إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

بحمد اللہ الملک العلام کہ درین ایام برکت التیام

رسالۂ ہدایت انضمام مفید خاص و عام موسوم بہ

حصۂ دوم

شریعۃ الاسلام

تالیف فاضل مجد جناب مولانا المولوی السید محمد صاحب
دام معالیہ ابن سرکار شریعتمدار آقا نجم العلما دام ظلہ العالی

باہتمام احقر الزمن سید نور الحسن مالک مطبع

در مطبع نور المطابع لکھنؤ



[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ المعبود فی الارض و السماء و الصلوۃ علی محمد اشرف الانبیاء و الہ الطاہرین السادۃ العرفاء۔

جاننا چاہیے کہ شرع کے احکام دو قسم کے ہین۔ ایک[۱] تکلیفی دوسرے[۲] وضعی۔ تکلیفی احکام وہ ہین جنہین صاحب شریعت نے بندون سے کامونکا بجا لانا یا بجا نہ لانا طلب کیا ہو یا اُنھین ان دونون باتونمین اختیار دیدیا ہو اور وہ احکام پانچ ہین۔ وجوب[۱]۔ استحباب[۲]۔ حرمت[۳]۔ کراہت[۴]۔ اباحت[۵]۔

وجوب کسی فعل کی لازمی طلب کا نام ہے پس واجب وہ فعل ہے جسکا کرنا ضروری اور نہ کرنا ممنوع ہو اور کرنے مین ثواب اور نہ کرنے مین عقاب ہے اور اسکو فرض بھی کہتے ہین۔

استحباب وہ طلب فعل ہے جو لازمی نہو پس مستحب وہ فعل ہے جسکا کرنا بہتر ہو اور ترک ممنوع نہو اور کرنے مین ثواب ہو اور ترک مین عقاب نہو اور اسکو سنت اور مندوب بھی کہتے ہین۔

پڑھتا نہو تو وہ فاسق ہے اور بعض روایات مین اُسکو بھی کافر فرمایا ہے جو بطور مجاز ہے۔ ایسے مسلمان کو حاکم شرع سزا دیگا اگر اسپر بھی نہ پڑھے تو دوبارہ سزا دے گا اور چوتھی مرتبہ مین اُسے قتل کردے گا۔

نماز کی عقلی خوبی

نماز اوقات کی پابندی سکھاتی ہے اعضامین چستی اور چالاکی پیدا کرتی ہے جسمانی عمدہ ریاضت ہی جن اوقات مین سونا عقلاً مضر ہے وہان بیداری کی تعلیم دیتی ہے بُرائیان دور کرتی ہے بدافعالی سے روکتی ہے لباس و بدن کو کثافت سے بچاتی ہے نیک صفتین پیدا کردیتی ہے اطاعت و فرمانبرداری کا سبق دیتی ہے دل مین معبود کی وقعت بڑھاتی ہے۔

فروع دین کیلیے دلیل عقلی طلب کرنا بے عقلی ہے

اس زمانے مین کچھ لوگ ایسے بھی ہین جو نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ ہر چیز کے لیے عقلی دلیل طلب کیا کرتے ہین اور جبتک ایسی دلیل نہ بتائی جائے اُس عمل کو تسلیم نہین کرتے۔ اگرچہ بحمدہ تعالے اسلام کا ہر حکم حکمت و مصلحت کا پہلو لیے ہوئے ہے اور اُسمین عقلی فوائد ضرور موجود ہین لیکن یہ طریقہ بالکل کجی کا ہے عقل بتا رہی ہے کہ کسی مذہب کی جانچ اگر منظور ہو تو اُسکے اُصول کی جانچ کیجائے اور جب عقل کے ذریعہ سے مذہبی اُصول مان لیے جائین تو اُسکے فروع و احکام مین چون و چرا کا موقع نہین۔ پس اگر اسلام مین کچھ کلام ہو تو اعتقاد توحید و نبوت و معاد کی جانچ کر لیجائے اور جب مثلاً ثابت ہو جائے کہ نبوت کا اعتقاد صحیح ہے

اور کسی شخص کو نبی برحق تسلیم کرلیا جائے تو پھر اسکے بعد اُسنے جو حکم دیا ہو جو کچھ ارشاد فرمایا ہو بے قیل وقال ماننا چاہیے۔ البتہ اس بات کی تحقیق ضرور مناسب بلکہ لازم ہے کہ اُس نبی نے ایسا حکم دیا ہے یا نہین پس جبکہ ثابت ہوگیا کہ جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ نبی برحق ہین اور ثابت ہوگیا کہ اُنھون نے مثلاً نماز کا حکم دیا ہے اور فلان نماز مین اتنی رکعتین اور فلان مین اتنی رکعتین ارشاد کی ہین تو ہمین دریافت کرنے یا اعتراض کرنے کا ہرگز موقع نہین ہے کہ ظہر کے لیے حضرت نے چار رکعتین کیون قرار دین اور مغرب کے لیے تین اور صبح کے لیے دو کیون قرار دین۔ حضرت جو کچھ حکم دین اُنکی نبوت کے ماننے والون کو اسکا ماننا لازم ہوگا اور شک وشبہہ کرنا بالکل بے عقلی قرار پائے گا۔ اسکی مثال یہ ہے کہ ہمارے سامنے اگر کوئی دنیاوی ملکی قانون بیان کیا جاے تو ہمین یہ معلوم کرنا بموقع ہوگا کہ بادشاہ نے ایسا حکم دیا ہے یا نہین اور یہ قانون اُسکا جاری کیا ہوا ہے یا نہین۔ مگر جب معلوم ہو جائے کہ یہ بادشاہی حکم ہے تو پھر یہ کہنا بالکل بےموقع ہے کہ بادشاہ نے یہ حکم کیون دیا حالانکہ بادشاہ معصوم نہین اور نبی معصوم ہوتا ہے۔ وہان غلطی کا امکان ہے یہان غلطی سے اطمینان ہے۔

واجب وسنت نمازونکا بیان

واجب نمازین نماز یومیہ۔ نماز جمعہ۔ نماز عیدین نماز آیات۔ نماز طواف

نماز میت ۔ نماز نذر و یمین وغیرہ ہین سُنتی نمازین کثیر ہین جنمین نوافل یومیہ سب سے افضل ہین۔

یومیہ واجب نمازین پانچ ہین جنکی کل سترہ رکعتین ہین اور تفصیل یہ ہے نماز صبح دو رکعت ۔ نماز ظہر چار رکعت ۔ نماز عصر چار رکعت ۔ نماز مغرب تین رکعت ۔ نماز عشا چار رکعت ۔

نوافل یومیہ ۔ روزانہ سنتی نمازین اٹھارہ ہین جنکی چونتیس رکعتین ہین۔ نافلۂ صبح ایک نماز دو رکعت ۔ نافلۂ ظہر و عصر چار چار نمازین آٹھ آٹھ رکعت نافلۂ مغرب دو نمازین چار رکعت ۔ نافلۂ عشا ایک نماز کھڑے ہوکر ایک رکعت یا بیٹھکر دو رکعت ۔ نافلۂ تہجد نماز شب چار نمازین آٹھ رکعت نماز شفع ایک نماز دو رکعت ۔ نماز وتر ایک نماز جو ایک ہی رکعت ہے۔

نماز کے بیان سے قبل طہارت و اوقات نماز اور استقبال قبلہ اور نمازگزار کے لباس و مکان کا بیان ضروری ہے۔

طہارت کا بیان

طہارت کی دو قسمین ہین ایک حدثی دوسرے خبثی ۔ جس طہارت مین نیت تقرب کی ضرورت نہین اسکو طہارت خبثی کہتے ہین جیسے کسی نجس چیز کا پاک کرنا ۔

اور جس طہارت مین تقرب خدا کی نیت ضروری ہے اُسکو طہارت حدثی کہتے ہین اور حقیقی طہارت یہی ہے اور اسکی تین قسمین ہین ۔ اول وضو دوسرے غسل تیسرے تیمم جنکا تفصیلی بیان آئے گا ۔

طہارت خبثی مین نجاسات اور اُنکی پاک کرنے والی چیزین اور پاک کرنیکا

طریقہ جو شرع مین معتبر ہے بیان کیا جاتا ہے۔

تنبیہ طہارت و نجاست کوئی عقلی حکم نہین ہے اور نہ کوئی چیز بالذات نجس ہے نہ طہارت ذاتی صفت ہی بلکہ یہ شرعی بات ہی شارعؑ نے جسکو نجس بتادیا وہ نجس ہے اور ہمین لازم ہے کہ اُسے نجس جانین اور اجتناب کرین اور جسے پاک بتادیا اُسکو پاک جاننا ہمارا فرض ہی خداوند عالم کی مرحمت ہی کہ اُسنے دنیا کی ہزارون لاکھون چیزون مین سے چند چیزین تو نجس قرار دین اور باقی تمام اشیا کو پاک و طاہر قرار دیا تاکہ اُسکے بندون کو زحمت نہو اور شارعؑ نے مفید عام قاعدہ یہ ارشاد فرما دیا کہ کل شئ طاہر حتی تعلم انہ قذر یعنی ہر چیز پاک ہے جبتک یقین اس بات کا نہو جائے کہ یہ چیز نجس ہے +

نجاسات کا بیان

نجاسات دس ہین اُول و دوم بول و براز اُس حیوان کا جسکا خون جہندہ اور گوشت حرام ہو عام اِس سے کہ اُسکے گوشت کی حرمت اصلی ہو یا کسی دوسرے سبب سے اُسکا گوشت حرام ہو گیا ہو جسطرح کسی حلال جانور کی غذا محض فضلہ ہو جائے یا اُسنے مادۂ خوک کا اسقدر دودھ پیا ہو کہ جس سے ہڈی مین مضبوطی پیدا ہو گئی ہو۔ یا کسی انسان نے اُس حیوان کے ساتھ وطی کی ہو کہ اِن وجوہ سے حلال جانور حرام ہو جاتے ہین۔ اور جن حیوانات کا خون جہندہ نہو مثل مچھر اور مکھی وغیرہ کے تو اُنکا بول و

براز پاک ہی۔ تیسرے خون جہندہ رکھنے والے حیوان کی منی خواہ حیوان حلال گوشت ہو یا حرام گوشت۔ انسان ہو یا غیر انسان۔

چوتھے خون جہندہ رکھنے والے ہر حیوان کا خون خواہ حلال گوشت کا ہو یا حرام گوشت کا۔ مقدار مین کم ہو یا زیادہ مگر ذبیحہ کے جسم مین معمولی مقدار نکلنے کے بعد جو خون رہجاتا ہے خواہ قلب مین یا کبد مین یا رگون مین یا گوشت مین یا دیگر اعضا مین وہ پاک ہی لیکن کھانا اُسکا حرام ہے مگر جسقدر کہ گوشت کا جز شمار کیا جائے۔ اور جو خون ذبح یا نحر مین نکلتا ہے یا گردن پر بعد ذبح رہ جاتا ہے وہ نجس ہی۔

پانچوین خون جہندہ رکھنے والے ہر حیوان کا مُردہ اور اسیطرح وہ اجزا جو زندگی مین اُسکے جسم سے جُدا ہو جائین مگر جن اجزا مین جان نہین ہوتی وہ مرنے سے یا زندگی مین جسم سے جُدا ہونے سے نجس نہین ہوتے مثل بال۔ ناخن۔ دانت۔ ہڈی۔ سینگ اور کھُر کے اور اسی طرح جاندار چھوٹے چھوٹے اجزا بھی اگر زندگی مین جُدا ہو جائین تو نجس نہین ہوتے جیسے کھُرنڈ یا وہ کھال جو ہونٹون پر سے یا خارش مین جدا ہو جاتی ہی۔

چھٹے اور ساتوین کُتّا اور سور جنگلی اور اِن دونون کے وہ اجزا بھی نجس ہین جنمین جان نہین ہے اور دریائی سگ و خوک نجس نہین ہین۔

آٹھوین کافر یعنی جو عقائد اسلام کا منکر ہو خواہ کافر اصلی ہو یا مرتد ہو یعنی جو بعد اسلام کے کافر ہو گیا اور اُنکے وہ اجزا بھی جنمین جان نہین ہوتی نجس ہین۔ اور چھوٹے بچے کفار کے بھی اِسی حکم مین داخل ہین۔

نوین شراب اور ہر نشہ لانے والی چیز جو اصل مین رقیق ہو اگرچہ کسی وجہ سے خشک بھی ہو جائے اور انگور کا پانی جب جوش کھا کر گاڑھا پڑ جاسے اور قوام تیز ہو جائے تو حرام ہو جاتا ہے اگرچہ نشہ اُسمین نہو اور نجاست اُسکی اختلافی ہے مگر علی الاحوط نجس ہے کشمش خرما منقے کے پانی سے جوش کھانے کے بعد احتیاط چاہیے اور اگر سُکر پیدا ہو جائے تو نجس و حرام ہے کشمش داغ کرنے سے نجس نہین ہوتی لیکن بغیر داغ کے پلاؤ وغیرہ مین ڈالنا کہ اُسمین جوش آجائے خلاف احتیاط ہو اور فقاع (شراب جو) بھی نجس ہے جبتک فقاع کا نام اُسپر بولا جائے۔

دسوین پسینہ اُس شخص کا جو بطور حرام جنب ہوا ہو خواہ زنا کیا ہو یا لواطہ یا کسی جانور سے وطی کی ہو اور زوجہ سے حالت حیض مین یا حالت صوم مین یا زمانۂ ظہار[ع] مین وطی کرنے سے جو پسینہ آئے اُس سے بنا بر احوط اجتناب چاہیے۔

نجاستہاے مذکورہ سے جو چیزین اثر پذیر ہون اُنکو متنجس کہتے ہین کسی متنجس چیز کا پاک کرنا بالذات یعنی بغیر کسی دوسری ضرورت کے واجب نہین البتہ مستحب ہی۔

ہان نماز و طواف کی صحت مین لباس اور بدن سے نجاست کا دور کرنا شرط ہے اور اسیطرح سجدے مین پیشانی رکھنے کا مقام پاک ہونا ضروری ہی اور اگر برتن نجس ہو جائین اور کھانے پینے مین اُنکا استعمال برطوبت کرنا

[ع] زوجہ کی پشت کو اپنی مان کی پشت سے تشبیہہ دینا اور کہنا۔ اشرف علی لظہر احمی ۱۲

مقصود ہو تو اُنکا پاک کرنا لازم ہے اور محترم چیزین مثل مسجد اور ورق قرآن کے اگر نجس ہو جائین تو اُنکا پاک کرنا واجب ہی اور یہی حکم ضریح مقدس کا ہے علی الاحوط۔

نجس العین چیزون سے فائدہ اُٹھانا علی الخصوص میت سے علی الاحوط ممنوع ہے مگر فضلے کا کھاد کے لیے اور نجس روغن کا جلانے کے لیے استعمال کرنا مستثنےٰ ہے۔

مطہرات پاک کرنے والی چیزین کئی ہین۔ ایک۱ پانی۔ دوسرے۲ آفتاب۔ تیسرے۳ زمین۔ چوتھے۴ اسلام۔ پانچوین۵ آب انگور کا جوش کھانے کے بعد بقدر دوثلث (⅔ حصہ) کم ہو جانا۔ چھٹے۶ انتقال یعنی نجس چیز کا ایک مقام سے دوسرے پاک مقام مین پہونچ کر اُسیکا جزو محسوب ہو جانا۔ ساتوین۷ نجاست کا خود بخود آدمی کے باطنی اعضا سے اور دیگر جانورون کے باطنی وظاہری اعضا سے دور ہو جانا۔ آٹھوین۸ تبعیت یعنی ایک شے کے پاک ہو جانے سے دوسری شے کا خود بخود پاک ہو جانا جیسے کنوئین کے پاک ہو جانے سے رسّی۔ ڈول۔ جگت وغیرہ کا پاک ہو جانا۔ نوین۹ استحالہ یعنی ایک چیز کا دوسری چیز ہو جانا یعنی اپنی صورت نوعیہ چھوڑ کر دوسری صورت نوعیہ مین آ جانا۔ دسوین۱۰ استبرا۔ اسی طرح اور چیزین بھی مطہرات مین شمار کی گئی ہین جو ضمناً آگے بیان مین معلوم ہو جائینگی۔

ع فضلہ خوار جانورون کو ایک محدود مدت تک اونکی عادت سے روکنا ۱۲

مطہرات کی تفصیل اور اُسکے احکام

پہلا مطہر آب مطلق ہے۔ اور مراد اس سے وہ پانی ہے جسکو بلاقید پانی کہہ سکین اور اگر کوئی قید بڑھائین بھی تو وہ ضروری نہو جسطرح دریا کا پانی۔ مینھ کا پانی۔ نہر کا پانی۔ اِن مقامات مین فقط پانی کہنا بھی صحیح ہے اِسکے مقابل مین آب مضاف یعنی جسمین جبتک کوئی قید نہ بڑھائین پانی حقیقۃً اُسے نہین کہتے جیسے گلاب۔ عرق گاؤزبان۔ کاسنی کا پانی کہ یہان فقط پانی نہین کہا جاتا۔

آب مطلق ہر نجاست کو پاک کرسکتا ہے بشرطیکہ وہ نجاست پاک ہونے کے قابل ہو پس آب مضاف یا شوربا یا کوئی روغن اگر نجس ہوجائے تو پاک نہین ہوسکتا اِسلیے کہ یہ چیزین پاک ہونے کے قابل ہی نہین **آب مطلق** مین اگر نجاست ملجاے تو بلحاظ احکام متعلقہ اُسکی چند قسمین کی گئی ہین۔ ایک آب جاری۔ دوسرے آب باران۔ تیسرے آب چاہ چوتھے آب حمام۔ پانچوین آب راکد۔ چھٹے وہ پانی جسمین کسی جانور کا جسم لگ جائے اور اُسکو سؤر کہتے ہین۔ ساتوین دہوون کسی چیز کا جسکو غسالہ کہتے ہین

آب جاری وہ پانی ہی جو زمین سے پھوٹ کر بہنے لگے یہ پانی کسی نجاست سے نجس نہین ہوتا ہان اگر نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ پانی میں [illegible] جائے تو نجس ہوجائے گا لیکن اگر متنجس یعنی نجس شدہ چیز کا [illegible] یا ذائقہ اثر کرے مثل اسکے کہ رنگا ہوا کپڑا کافر کا ہاتھ لگنے

سے نجس ہو جائے اور اُس کپڑے کی سُرخی پانی مین اثر کرکے تغیر کردے تو پانی نجس نہ ہوگا بشرطیکہ پانی مضاف نہو جائے اور جاری پانی کا جب تغیر زائل ہو جائے گا تو وہ خود بخود پاک ہو جائے گا۔ آب جاری گز اور کم از گز دونون برابر ہین۔

آب باران جب مینھ برس رہا ہو تو وہ آب جاری کے حکم مین ہے مگر مینھ تھم جانے کے بعد آب راکد کا حکم اُسپر جاری ہو جائے گا۔ جو آگے بیان ہوگا۔

آب چاہ بھی جاری کے حکم مین ہے جبتک نجاست کے باعث سے اُسمین تغیر نہو نجس نہین ہوتا۔ البتہ فرق یہ ہے کہ کنوئین مین بصورت عدم تغیر نجاستون کے گرنے سے پانی کھینچنا سنت ہی اور ہر نجاست کے لیے خاص مقدار پانی کی معین ہے جسکی تفصیل حاشیہ پر ہے۔[1]

آب حمام بھی آب جاری کے حکم مین ہے۔ اگر حمام کے چھوٹے حوضونکا پانی ایک بڑے حوض سے (جو گز بھر یا زیادہ ہو جسے مادّہ کہتے ہین) ملا ہوا ہو۔ اور اگر چھوٹے حوض اور مادّہ ملکر بقدر گز یا زیادہ ہون تو بھی یہی حکم ہوگا۔

آب راکد ٹھہرے ہوئے پانی کو کہتے ہین جیسے تالاب یا حوض کا پانی یا مٹکے اور گھڑے کا پانی۔ اس پانی کی دو قسمین ہین

[1] چھوٹی چڑیا اگر گر جاے یا دودھ پیتے بچے کا پیشاب گرے تو ایک ڈول۔ سانپ بچھو چھپکلی اور چوہے کیلیے تین ڈول۔ پلی ہوئی مرغی کے فضلہ کیلیے ۵ ڈول۔ کبوتر سے لیکر شتر مرغ تک کےلیے اور چوہے کیلیے اگر پھول جاے یا پاشیدہ ہو جائے یا جنب غسل کرے یا کتا گر کر زندہ نکل آئے تو سات ڈول

قلیل یعنی کُر سے کم۔ کثیر یعنی کُر بھر یا کُر سے زائد۔ قلیل پانی نجاست سے ملتے ہی نجس ہو جاتا ہے پس اگر تغیر نہین ہوا تو اُسکے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کُر بھر پانی اُسپر ایک دفعہ ڈالدین اور درصورت تغیر یہ بھی شرط ہے کہ کُر ڈالنے سے پہلے یا ساتھ ہی اُسکے تغیر بھی زائل ہو جائے۔

آب کثیر ملاقات نجاست سے نجس نہین ہوتا البتہ نجاست سے اُسمین اگر تغیر پیدا ہو جائے تو نجس ہو جائے گا اور کُر بھر پانی کے دفعةً ملنے سے پاک ہو جائے گا بشرطیکہ تغیر بھی زائل ہو جائے اور قلیل و کثیر دونون طرح کا پانی بارش سے بھی پاک ہو جاتا ہے اور اگر آب جاری (مثل آبِ دریا اور آبِ نہر کے) اُس سے ملجائے تو بھی پاک ہو جائے گا۔

کُر بھر پانی وہ ہے جو پیمائش مین (۳ ½) ساڑھے تین بالشت مکسّر کی مقدار مین ہو جو ۴۲ ⅞ بالشت مسطح کے برابر ہے چاہے وہ مقام جہان پانی ہے مربع ہو یا مستطیل یا مدوّر یا کوئی دوسری شکل لیکن مساحت مین کم نہو۔ یا وزن مین بارہ سو رطل عراقی بھر ہو جو انگریزی وزن سے قریب دس من کے ہوتا ہے۔

سُؤر یعنی وہ قلیل پانی جسمین کسی حیوان کا کوئی عضو لگ جائے اس پانی کا حکم اُس حیوان کے حکم کا تابع ہے جسکا جسم اس پانی مین لگ گیا ہے۔ اگر وہ طاہر ہے تو یہ سؤر بھی پاک ہی اور اگر وہ حیوان نجس ہے تو یہ پانی بھی نجس ہوگا۔ پس کافر اور سگ و خوک کا سؤر نجس اور باقی کل حیوانات

کا سور پاک ہی اگر اُن حیوانات کے اعضا پاک ہون۔ البتہ اگر وہ عضو جو پانی تک پہونچا ہے نجس ہو تو یہ سور بھی نجس ہوگا۔ اور گدھے۔ گھوڑے خچر کا سور اور اُس زن حائض کا سور جو بے احتیاط ہو مکروہ ہے اور مومن کا سور شفا ہے۔

وضو کرنے مین جو پانی استعمال ہو وہ طاہر بھی ہے اور مطہر بھی اور غسل کا پانی پاک تو ہے مگر دوبارہ اُس سے وضو یا غسل بیجا ہیے۔

آبِ غسالہ نجاست کے پاک کرنے مین جو پانی نجس چیز سے جُدا ہوتا ہے اگرچہ صاف رہے اُس سے نہ وضو و غسل ہو سکتا ہے نہ دوبارہ کوئی چیز پاک کر سکتے ہین۔

آبِ مضاف اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو مثلاً گلاب کا ایک حوض بھرا ہوا ہو یا شوربے کی دیگ بھری ہو بمجرد ملاقات نجاست کل نجس ہو جاتا ہے۔

آب مضاف اگر نجس ہو جائے تو اُسکے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آب کثیر مین اُسکو ڈالدیا جائے اور وہ آبِ کثیر مین مل کر آبِ مطلق کہا جائے

آفتاب جو دوسرا مطہر ہے وہ تمام غیر منقول چیزون کو پاک کرتا ہی مثل دیوار۔ سقف۔ زمین۔ ستون۔ درخت۔ زراعت پھل وغیرہ کے اور شرط یہ ہے کہ نجاست جرم دار نہو اور تابش آفتاب سے خشک ہو جائے۔

اگر نجاست بغیر دھوپ کے خشک ہو گئی تو اُسکو پھر تر کر دیا جاے۔ اور

آفتاب اُسکو خشک کردے تب پاک ہوجاے گی۔
اگر زمین کے بالائی سطح اور اندرونی حصہ سب نجس ہو اور سب کو دہوپ
خشک کردے تو سب پاک ہوجائے گا۔
منقول چیزون مین فقط چٹائی آفتاب سے پاک ہوسکتی ہے۔

زمین جو تیسرا مطہر ہے وہ پاؤن کے تلوون اور کھڑاؤن اور
جوتے کے تلے کو (جسمین نجاست لگ گئی ہو عین نجاست
صاف ہوجانے پر) پندرہ قدم راہ چلنے سے پاک کردیتی ہے۔
اور مٹی کے تین پاک ڈھیلے مبرز کو پاک کردیتے ہین جسکا بیان آئیگا
بنا براحوط زمین اشیاے مذکورہ کو اُسوقت پاک کرے گی جب وہ خود
خشک اور پاک ہو اور تلوے وغیرہ گیلے ہون۔

اسلام جو چوتھا مطہر ہے وہ کافر صلی اور مرتد ملی کو پاک کردیتا
ہے۔ ادھر اُسنے شہادتین اور عقائد اسلام کا اقرار کیا ادہر
اُسکا جسم پاک سمجھا گیا اگرچہ دلی حالت کا علم حاصل نہو۔
مرتد فطری کے باب مین بیان ہوچکا اُسکی توبہ پر جبتک پورا اطمینان نہو
پاک نہ سمجھا جائے گا۔
مسلمان ہوجانے سے کافر کا آب دہن آب بینی۔ ناخن۔ بال سب
پاک ہوجاتا ہے۔

آب انگور کا دو ثلث کم ہوجانا جو پانچوان مطہر ہے باقی ماندہ شیرے کو
پاک کردیتا ہے پس اگر جوش کے سبب سے

آب انگور نجس مانا جائے جیساکہ احوط ہے تو جل کر دو حصہ کم ہوجانے سے
جو ایک حصّہ اُسکا باقی رہجائیگا پاک ہوجائیگا۔

انتقال جو چھٹا مطہر ہے اُسکی صورت یہ ہے کہ مثلاً آدمی کا خون کھٹمل یا مچھّر کے بدن مین چلا جائے اور یہ کہنے کی نوبت آجائے کہ یہ خون مچھّر یا کھٹمل کا ہے تو پاک ہوجائیگا۔ یا نجس پانی درخت یا کھیتی مین دیا جائے اور اُسکے رگ و ریشہ مین پہونچ جائے اور یہ کہا جائے کہ یہ درخت یا کھیتی کی رطوبت ہے تو وہ پانی پاک ہے۔

زوال عین جو ساتوان مطہر ہے اُسکی صورت یہ ہے کہ مثلاً انسان کا منھ یا ناک اندر سے نجس ہوجائے پھر اصل نجاست زائل اور صاف ہوجائے تو ناک اور منھ خود بخود پاک ہوجائیگا۔
دیگر حیوانات کے ظاہری جسم کا بھی یہی حکم ہے کہ صرف نجاست کے زائل ہوجانے سے پاک ہوجاتا ہے۔

تبعیت جو آٹھوان مطہر ہے اُسکی صورت یہ ہے کہ مثلاً آب چاہ درحالیکہ نجس ہوجائے اور اُسکو نزح سے یعنی پانی کے ڈول کھینچکر پاک کیا جائے تو اُسکے بعد ڈول رسّی کنوئین کے کنارے بھی پاک ہوجائینگے۔
اسیطرح آب انگور دو ثلث کم ہوجانے سے چمچہ اور پتیلی بھی پاک ہوجائیگی اور شراب سرکہ ہوجائے تو اُسکا برتن بھی پاک ہوجائیگا۔ اور کافر اگر مسلمان ہوجائے تو اُسکی نابالغ اولاد اُسکے ساتھ خود بخود پاک سمجھی جائیگی۔

استحالہ جو نواں مطہر ہے اُس سے مراد یہ ہے کہ نجس چیز اپنی حقیقت چھوڑکر پاک چیز کی صورت مین آجائے اور اس دوسری چیز کا نام اُسپر صادق آنے لگے۔ مثلاً نطفے سے طاہر الجسد حیوان بنجائے تو پاک سمجھا جائیگا۔ یا کوئی چیز آگ مین جلکر راکھ ہوجائے یا بھاپ یا دُہوان ہوجائے یا فضلہ مٹی ہوجائے لیکن نجس العین چیز کا عرق پاک نہوگا۔ اور اگر شراب کسی تدبیر یا بغیر تدبیر کے سرکہ ہوجاے تو وہ بھی پاک ہوجائیگی مگر یہ استحالہ نہین بلکہ انقلاب ہے۔ لیکن اگر شراب مین کوئی اور نجاست بھی اگر گئی ہو اور اُسکے بعد وہ شراب سرکہ ہوجائے تو پاک نہوگی۔
واضح ہو کہ گنّے کا رس اگر نجس ہو تو سرکہ ہوجانے سے پاک نہوگا اسیطرح نجس گُندھا ہوا آٹا روٹی ہوجانے سے اور نجس دودھ دہی ہوجانے سے اور نجس لکڑی کوئلہ ہوجانے سے پاک نہوگی۔

استبرا جو دسوان مطہر ہے وہ فضلہ خوار حیوان کو پاک کردیتا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ ایسے حیوان کو ایک محدود مدت تک محفوظ رکھین تاکہ اُسکی یہ عادت ترک ہوجائے اور اُس مدّت تک کوئی دوسری غذا کھاتا رہے اور اب اُسکو فضلہ خوار نہ کہین یعنی یہ نام اُس سے زائل ہوجائے۔ اور وہ مدّت اونٹ کے لیے چالیس دن اور گاے کیلیے بیس دن اور بکری کے لیے دس دن اور خانگی مرغ کے لیے پانچ دن کی ہے علاوہ مذکورات کے غسل میت مسلمان کی میت کے لیے اور پانی کی معین مقدار کنوئین سے کھینچنا آب چاہ کے لیے مطہر ہے درصورتیکہ آب چاہ

نجس فرض کرلیا جائے۔
اسی طرح ذبح کے وقت خون کی معمولی مقدار کا نکلجانا باقی ماندہ خون کے لیے جو جسم کے اندرونی حصے مین رہجائے مطہر ہے اور غسالہ کا جُدا ہوجانا نجس شے کے لیے مطہر ہے

غیبت کو بھی مطہرات مین شمار کیا ہے اگرچہ درحقیقت غیبت خود مطہر نہین ہے بلکہ طہارت کو ثابت کرنے والی ہے۔ بہرطور اگر کسی کا جسم یا لباس یا برتن نجس ہو جائے پھر وہ شخص اور وہ نجس شدہ چیز سامنے سے ہٹ جائے اور اتنی مدّت گزرجائے کہ اُسمین طہارت کی گنجایش ہو اور پاک کرلینے کا احتمال بھی ہو بس اگر اسکے بعد نجس شدہ چیز سامنے آئیگی تو پاک سمجھی جائے گی مگر شرط یہ ہے کہ وہ شخص جاتے وقت علم رکھتا ہو کہ اُسکی یہ شے نجس ہے اور پھر اُسکو مدّت مذکورہ گزرنے کے بعد پاک چیز کے استعمال کیطرح استعمال بھی کرے پس اگر یقین ہو کہ پاک نہین کیا تو غیبت مفید نہو گی اور اگر وہ ایسا ہے جسے نجاست کی پروا نہو تو بھی طہارت کا حکم مشکل ہے۔

طہارت ونجاست کا مفید فائدہ

نجس العین چیزون کے سوا ہر چیز محکوم بطہارت ہی جبتک اُسکی نجاست کا یعنی نجس چیز سے اُسکے نجس ہو جانے کا علم نہو جائے شرع کا حکم ہے کہ ہم اُسے پاک جانین۔ پس اگر نجاست کا احتمال وہم گمان ہو تو اسکا اعتبار

نہین ہان اگر قطعی اور یقینی قرائن نجاست کے پائے جائین یا دو عادل گواہی
دین کہ یہ چیز نجس ہو گئی ہے یا ذوالید یعنی جو مالک اُسکا ہے یا جسکے قبضہ
مین ہو وہ خبر دے کہ یہ چیز نجس ہی تو وہ چیز نجس سمجھی جائیگی اور ایک عادل کی گواہی
سے اگر نجاست کا گمان بھی ہو جائے تو احتیاط چاہیے۔ اس سے اُن تمام چیزونکا
حکم جو ممالک کفار سے آتی ہین مثل بسکٹ و عرق وادویہ وغیرہ کے واضح ہو جاتا
ہی۔ گوشت۔ کھال اور اسی طرح دیگر اجزاے حیوانی اگر کفار سے لیے جائین گے
تو نجس سمجھے جائین گے تا وقتیکہ یہ ثابت نہو جائے کہ یہ ذبیحہ کے اجزا
ہین۔ جوتا۔ دستانے۔ چمڑے کے تسمے جو ٹوپی یا دیگر لباس مین ہوتے
ہین اسی حکم مین ہین۔ گھی۔ دودھ۔ پنیر۔ دہی۔ مکھن۔ انڈے بھی اگرچہ
حیوانی اجزا ہین لیکن انپر گوشت کا حکم جاری نہو گا اسلیے کہ انمین حیات
کا حلول نہین ہوتا بلکہ انکا حکم طہارت و نجاست مین وہی ہو گا جو غیر اجزاے
حیوان کا حکم ہے یعنی جبتک نجاست ثابت نہو یا یہ معلوم نہو جائے کہ یہ
چیزین حرام جانور کی ہین پاک سمجھین گے اگرچہ کافر سے بھی لین۔ مرے
ہوئے حلال جانور کے پیٹ کا انڈا اگر چھلکا سخت ہو گیا ہو حلال ہے مگر
دودھ سے اجتناب چاہیے۔

جب کسی چیز کے نجس ہو جانے کا علم ہو جائے تو پھر اُسپر طہارت کا حکم
جاری کرنے کے لیے طہارت کا یقین درکار ہے مثلاً خود اُسکو طاہر کرے
یا دوسرے کو بطور صحیح طاہر کرتے ہوئے دیکھے یا عادل یا مالک و قابض اُسکے
پاک ہو جانے کی خبر دے یا کسی دوسری طرح طہارت کا یقین حاصل ہو جائے

اگر نجس چیز کسی دوسرے کو طاہر کرنے کے لیے دیجائے تو چاہیے کہ وہ شخص طاہر کرنے کا طریقۂ شرعیہ جانتا ہو۔

مسئلہ۔ اگر نجس کپڑا دہوبی کو دیا جائے اور اُسے نجاست کی خبر نہ دیجائے یا پاک کرنے کا اُسے حکم نہ دیا جائے تو اُسکے دھوئے ہوئے کپڑے کو پاک نہ سمجھا جائے گا البتہ اگر علم ہوجائے کہ اُسنے باقاعدہ پاک کرلیا ہے یا طہارت حاصل ہوگئی ہے تو پاک ہوگا۔ ہان جب اُسکو مطلع کردیا جائے کہ کپڑا نجس ہے اسکو پاک کرلینا اور وہ کہے کہ مین نے پاک کرلیا ہے اور تطہیر کا طریقہ اُسے معلوم بھی ہو تو پاک سمجھا جائے گا۔

کسی چیز کے نجس ہو جانیکی صورتین

نجس العین چیز جب کسی پاک چیز سے اسطرح ملے کہ اُن دونون مین ایک مرطوب ہو تو پاک چیز نجس ہوجائے گی اور نجس شدہ چیز جب اِس طرح کسی اور پاک چیز سے ملے گی تو وہ بھی نجس ہوجائے گی اور اگر رطوبت نہو یا ایسی کم ہو کہ سرایت نہ کرے تو نجاست اثر نہ کرے گی۔

تطہیر کا بیان

نجس چیزونکی نجاست دور کرنا اور اُنھین پاک کرلینا سنت ہی اور جب تک کوئی شرعی ضرورت نہو واجب نہین ہے۔ اگر مسجد یا مصحف یا اسیطرح کے واجب الاحترام چیز نجس ہو جائے تو اُسکا پاک کرنا واجب ہی اور درصورتیکہ

پاک ہون تو اُنکا نجس کرنا حرام ہے اور نماز و طواف کے لیے بدن اور لباس کا تا بہ امکان پاک ہونا شرط ہے ایطرح سجدے کی جگہ کا حکم ہے اور کھانے پینے کے لیے کھانے پینے کی چیزون کا اور ہر طوبت پاک کرنے کے لیے برتنونکا پاک ہونا شرط ہے نجس چیزونکا کھانا پینا اور نجس برتنون مین مرطوب چیزونکا کھانا پینا جائز نہین حرام ہے۔

پانی سے نجس چیزونکے پاک کرنے کا طریقہ

نجس ہوجانے کے بعد تمام چیزون کے پاک کرنے کا طریقہ یکسان نہین ہے اور نہ ہر نجاست کا حکم یکسان ہے بلکہ مختلف چیزین مختلف نجاستون سے جدا جدا طریقے سے پاک ہوتی ہین لیکن ہر طریقے مین پاک کرنے سے پہلے عین نجاست کا دور کرنا لازم ہے اگر زوال عین کے بعد نجاست کا رنگ یا اُسکی بو دور نہ ہوسکے اور باقی رہجائے تو مضائقہ نہین پس اگر کپڑا یا بدن پیشاب سے نجس ہوجائے اور آب قلیل سے پاک کرین تو دو مرتبہ دھونا اور نچوڑنا ضرور ہے اور آب کثیر مین بھی احوط یہی ہے۔ آب جاری مین ایک مرتبہ کافی ہے۔ بول کے سوا دوسری نجاستون مین ایک مرتبہ دھونا چاہیے اور دو دفعہ احوط ہے۔

برتن اگر اندر سے نجس ہوجائین تو قلیل پانی سے تین مرتبہ دہونا چاہیے اور آب کثیر مین بھی یہی اولے ہے۔ اگر برتن مین کتّا پی جائے یا سور تو سات مرتبہ علے الاحوط دہونا لازم ہے۔ پہلی مرتبہ سوکھی مٹی سے پھر گیلی

مٹی سے پھر پانی سے اور اگر شراب سے برتن نجس ہو جاے یا صحرائی چوہا اسمین
مرجاے تو بھی سات مرتبہ احوط ہے اگر برتن اوپر سے نجس ہو جاے
تو اسکا وہی حکم ہے جو اور چیزون کا ہے شیر خوار بچہ کے پیشاب سے
اگر کپڑا نجس ہو جاے تو پانی سے خوب تر کر دینا کافی ہے نچوڑنے کی
ضرورت نہین قروح وجروح کا خون نجس ہے البتہ جب تک بند
نہ ہو جاے اسی طرح نماز پڑھ سکتے ہین پاک کرنے کی تکلیف نہین۔ خواہ
یہ خون بدن مین ہو یا لباس مین البتہ دوسرے شخصون کے لیے معاف
نہین ہے درہم بغلی سے جو خون مقدار مین کم ہو اسکا بھی معافی مین
یہی حکم ہے بشرطیکہ یہ خون حیض واستحاضہ ونفاس کا نہو اور نجس العین
کا بھی نہو درہم بغلی کی مقدار ہتیلی کے گڑھے کے برابر ہے اور بنا بر احوط
انگوٹھے کے ناخن کی مقدار پر اقتصار چاہیے۔ اتنا خون ایک مقام مین ہو
یا متفرق ہو برابر ہے۔

کپڑا پاک کرنے کا طریقہ اگر کپڑا رنگین ہے اور رنگ کچا ہے تو اول اسقدر دھوئین کہ رنگ چھوٹنا
موقوف ہو جاے پھر اسکے بعد پاک کرین اور اگر رنگ پکا ہو تو اسی طرح
پاک کرین۔ کپڑا دو مرتبہ دھونے اور نچوڑنے سے پاک ہو جاتا ہے
آب کثیر مین ایک مرتبہ دھونا نچوڑنا کافی اور دو مرتبہ احوط ہے۔

چند مسئلے اگر کسی برتن مین نجس پانی بھرا ہو اور اسپر مینہ برس جاے
پاک ہو جائیگا اگر ہاتھ مین خون لگا ہو اور زبان پر

مل ڈالنے سے چھٹ جاے پاک نہوگا پانی سے دھونا لازم ہے اگر کوئی عضو چکنا ہو اور نجس ہوجاے تو اول چکنائی دور کرنی چاہیے پھر پاک کرنا چاہیے کر پھر پانی مین اگر نجس ہاتھ ڈالا جاے اور پانی کی سطح بدلجاے یعنی پانی کے اندر ایک مقام سے دوسری جگہ ہٹا لیا جاسے تو دومرتبہ دھونا صادق آجاے گا۔ نجس تنور یا مٹی کے نجس برتن آگ سے پاک نہین ہوسکتے نجس یعین چیزون کا عرق نجس ہے پانی اگر بغیر نجاست کے بدبو ہوجاے جس طرح حقہ کا پانی یا خودبخود رنگ بدلجاے تو نجس نہوگا۔

برتنون کے احکام

سونے اور چاندی کے برتن مین کھانا پینا اور ان سے وضو اور غسل یا طہارت کرنا یا ان سے مسجدون اور مشاہد مشرفہ کی زینت کرنا یا مکانات مین بغرض زینت رکھنا حرام ہے بلکہ ذخیرہ کرنا بھی حرام ہے بیع وشرا بلکہ بنانا اور بنانے کی اجرت لینا بھی حرام ہے بلکہ اجرت اور قیمت بھی حرام ہے۔ اور توڑ ڈالنا انکا واجب ہے بلکہ غیر شخص کو بھی توڑ ڈالنا چاہیے اگر قادر ہو۔ البتہ اگر برتنون کو برتن اور اسکی صورت کے لحاظ سے بیع نکرے اور بلحاظ چاندی یا سونے کے بیع کرے یا توڑ ڈالنے کے لیے تو بیع وشرا جائز ہے۔ سونے چاندی کے ملمع برتنون سے بھی اجتناب احوط ہے نقرہ کوب اور طلاکوب یعنی بدری برتنون کا استعمال جائز ہے مگر مکروہ ہے جن برتنون پر چاندی سونے کا خول ہو یا پتر جڑے ہوے ہون ان کا استعمال بھی ممنوع ہے لیکن جو کھانے پینے کی چیز ان برتنون مین

رکھی جاسے گی وہ حرام ہو جائے گی جب دوسرے برتن مین پہونچ جاسے
استعمال کرسکتے ہین اگرچہ نکالنے والا گناہگار ہوگا اِس لیے کہ نکالنا
بھی استعمال ہے۔ کھوٹا یا ناقص سونا چاندی خالص سونے چاندی کے حکم مین ہو
اور انگریزی سونا چاندی اگر حقیقۃً سونا اور چاندی ہے تو اُس کا حکم بھی
یہی ہے اور اگر حقیقۃً اور کوئی چیز ہے جس طرح چاندی کو سفید پیتل بتاتے
ہین تو وہ اِس حکم سے خارج ہوگا۔ سونے چاندی کے سوا اور چیزون کے
برتن جائز ہین اگرچہ سونے چاندی سے قیمت مین بہت زیادہ بھی ہون
مثل عقیق و فیروزہ و یاقوت و زمرد و الماس وغیرہ کے حقہ کی ہنال گھڑی
کا ٹپ چھری تلوار کا نیام سونے چاندی کا ہو جائز ہے تعویذ کا ڈھولنا بھی
جائز ہے۔ اور گھنگرو والا زیور بھی جائز ہے۔ کلب و خنزیر کی کھال کے
برتن یا مردہ جانور کی کھال کے برتن کا اِستعمال ناجائز ہے۔ کافرون کے
برتن جب تک یہ نہ یقین ہو جاسے کہ اُنھون نے برطوبت اُنکو چھوا ہے پاک
ہین۔ کافر کے یہان اگر چمڑے کا برتن ہو اور یہ علم نہو کہ یہ کھال ذبیحہ کی
ہے تو وہ برتن نجس سمجھا جاسے گا تیل کی کپیان اور گھی کے کپّے اور
پانی بھرنے کے ڈول یا مشکین اور اِسی طرح کی چیزین جو حیوانات کی کھال
سے بنائی جاتی ہین سب اسی حکم مین ہین۔
خاکِ شفا کے برتن کا اِستعمال جائز ہے لیکن اگر بغرضِ احترام لیا ہے
تو اُسکا نجس کرنا حرام اور طاہر کرنا واجب ہے اور اگر استعمال کے لیے لیا
ہے تو کربلاے معلّٰی مین ہر طرح کا استعمال جائز ہے اور نجاست سے بچانا

واجب نہین لیکن کربلاے معلےٰ سے دوسری جگہ لے جاکر تخس کرنا جائز نہ ہوگا۔

بیت الخلا کے احکام

بول و براز کے وقت قبلہ رو اور پشت بقبلہ بیٹھنا حرام ہے۔ بوقت استنجا بھی اجتناب چاہیے۔ اور عورتین یعنی آگے پیچھے کا محترم رکھنے والے سے چھپانا واجب ہے یعنی شوہر زوجہ اور آقا و کنیز کے سوا سب سے چھپانا واجب ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت محرم ہو یا نامحرم۔ تمیزدار بچہ بلکہ مجنون بھی اسی حکم مین ہے۔ ہان اگر تاریکی ہو یا دیکھنے والا غیر ممیز بچہ ہو یا اندھا یا آنکھین بند کیے ہو یا اوسکی نگاہ اسطرف نہ ہو یا کوئی جانور ہو تو چھپانا واجب نہوگا۔ زوجین اور آقا کے سوا ہر دیکھنے والے کو دوسرے کے عورتین کا دیکھنا بھی جائز نہین کافر کافرہ کی عورتین کا دیکھنا بھی ممنوع ہے اور چھپانے مین احوط یہ ہے کہ ناف سے زانو تک بلکہ نصف ساق تک چھپالے بچون کو بھی رو بقبلہ اور پشت بقبلہ نہ بٹھانا بہتر ہے لیکن اگر وہ خود بیٹھ جائین تو روکنے کی ضرورت نہین مکروہات وقت تخلی آیۃ الکرسی ذکر خدا اذان کی حکایت کے سوا کوئی کلام کرنا۔ شاہ راہ دریا کے گھاٹ میوہ دار درخت کے نیچے قافلہ کے پڑاؤ مسجد اور گھرون کے دروازون پر آہ مومنین کی قبرون پر اور قبرون کے درمیان مین بول و براز کرنا مکروہ ہے اور اگر قبرون

سلہ علاوہ اُس کنیز کے جس کی شادی کردی ہو یا جسمین کوئی دوسرا شریک ہو ۱۲

کے لیے ہتک حرمت ہوتی ہو تو حرام ہے۔ اور چاند سورج کی طرف رُخ کرکے اور جانوروں کے سوراخوں میں بہتے ہوئے اور ٹھہرے ہوئے پانی میں سخت نیچے میں میں ہوا کے رُخ پر بلندی پر پیشاب کرنا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہے بوقت تخلی اور بیت الخلا میں کھانا پینا مسواک کرنا داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا بھی مکروہ ہے اور ایسے وقت سنت ہے سر کا ڈھک نکلنا جاتے وقت بایاں پاؤں رکھنا اور آتے وقت داہنا پاؤں نکالنا۔ پیشاب کا استنجا اول کرنا وقت بول و براز اور وقت استنجا دعائے منقول پڑھنا۔ بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا۔ ڈھیلوں سے استنجا کرنے میں اُنکا طاق رکھنا۔ پیشاب کے لیے اونچا یا نرم مقام اختیار کرنا پیشاب کے بعد استنجا سے پہلے استبرا کرنا۔

اِستنجا کا بیان

پیشاب کی طہارت فقط پانی سے ہوتی ہے ڈھیلے سے طہارت حاصل نہیں ہوتی اور پانی سے دو مرتبہ دھونا لازم ہے اور تین مرتبہ اولیٰ ہے اور جبکہ مخرج پر پیشاب خشک ہوگیا ہو تو دھونے میں ہاتھ سے ملنا بھی چاہیے براز (پائخانہ) کے استنجا میں پانی سے طہارت حاصل ہوجاتی ہے اور ڈھیلے پتھر وغیرہ سے بھی لیکن پانی سے بھی طہارت بہتر ہے۔ پانی کی طہارت اسقدر چاہیے کہ مقام صاف ہوجائے عین نجاست بالکل دور ہوجائے اور اِسکے بعد ایک مرتبہ دھونا کافی ہے ڈھیلے وغیرہ کی طہارت میں

شرط ہے کہ مخرج کے اطراف آلودہ نہوئے ہون اور اگر آلودہ ہوجائین تو پانی کے سوا کسی چیز سے طہارت نہوگی اسی طرح اگر براز کے ساتھ خون بھی آیا ہو تو بھی فقط پانی ہی سے طہارت لازم ہوگی جب ڈھیلے وغیرہ سے استنجا کیا جائے تو تین عدد کی ضرورت ہے ایک ڈھیلے کے تین کونون سے پاک کرنا کافی ہوگا اگر تین عدد سے زوال نجاست نہو تو عدد بڑھانا لازم ہے یہان تک کہ نجاست زائل ہوجائے غصبی چیز سے استنجا کرنا گوبر اور ہڈی اور متبرک چیز اور کھانے کی چیز سے استنجا کرنا حرام ہی استبرا کی صورت یہ ہی کہ مبرز سے پیشاب گاہ کی جڑ تک تین مرتبہ بیچ کی انگلی سے دبائے پھر انگوٹھے اور اسکے پاس کی انگلی سے تین مرتبہ وہان سے حشفہ تک دباتا آئے پھر حشفہ کو تین مرتبہ دبائے اور جھٹکا دے۔

استبرا کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کوئی مشتبہ رطوبت اسکے بعد نکل آئے گی تو پاک سمجھی جائے گی لیکن پیشاب کا یقینی قطرہ پھر بھی نجس ہوگا پیشاب مین بے احتیاطی کی ممانعت شرع مین بہت ہے اور حدیث مین ہے کہ زیادہ تر عذاب قبر پیشاب کی بے احتیاطی سے ہوتا ہے۔

شریعت اسلام اور خدا و رسول کے احکام مسلمانون کے فخر کرنے کے لائق ہین صفائی اور پاکیزگی مین جو اہتمام کیا گیا ہے اسلام کے سوا کسی مذہب مین اس خوبی اور ضابطہ کے ساتھ نہین ہے پیشاب پاخانے کے آداب و احکام دیکھنے سے اس بیان کی پوری تصدیق ہوسکتی ہو خداوند عالم سب مسلمانون کو پوری پابندی کی توفیق عطا کرے۔

طہارت حدثی کا بیان

حدثی طہارت وہ ہے جسمین نیت تقرب شرط ہے اور جب تک تقرب کی نیت اُس مین نہ کی جاے صحیح نہو گی اِس طہارت کی تین قسمین ہین وضو غسل تیمم وضو اور غسل اختیاری طہارت ہے اور تیمم اضطراری طہارت ہے۔

جس جس چیز سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اُسکو حدث اصغر کہتے ہین اور جس جس چیز سے غسل ٹوٹ جاتا ہے اُسکو حدث اکبر کہتے ہین۔

لطیف نکتہ جو لوگ میکروب یعنی بیماری کے کیڑون سے تحفظ کا اہتمام کرتے ہین اور اُسکے لیے طرح طرح کی تدبیرین نکالتے ہین وہ غور کرین کہ اِسلام کی شریعت نے جسوقت طہارت کی یہ تعلیم دی ہے تحقیقات نے اِن کیڑون کی طرف اُسوقت توجہ بھی نہ کی تھی۔ اور نہ کسی نے بیماریون کے پیدا ہونے کا سبب ایسے کیڑون کو بتایا تھا۔ مگر شارع حکیم نے ایسی تدبیر بتائی اور ایسی تعلیم دی کہ اُس سے خود بخود میکروب سے بھی اعلیٰ درجہ کا تحفظ ہو جاتا ہے دیکھیے کتنے مقامات پر وضو واجب فرمایا کتنے مقام پر سنت قرار دیا کتنے مقامات پر غسل واجب کیا اور بکثرت اغسال سنت قرار دیے جنکی تفصیل بیان ہو گی۔ تطہیر کے قواعد تعلیم کیے لباس اور بدن اور ظروف اور مکان کے پاکیزہ رکھنے کی تاکید کی اور اُسکے طریقہ بتاے۔ اگر حکم شرع کے موافق واجبات و مسنونات پر عمل کیا جاے تو میل اور کثافت کا کہین نام تک

نہین رہ سکتا اور ثواب آخرت کے علاوہ صحتِ جسمانی کے لیے ہر طرح کافی ہے۔ کم ازکم اگر واجبات کی ہی پابندی کی جاے تو ستھرائی اور پاکیزگی بہت کچھ حاصل ہوسکتی ہے۔

وضو کا بیان

نیت کر کے منھ اور ہاتھوں کے دھونے اور سر اور پاؤن کے مسح کرنے کا نام وضو ہے قرآنِ مجید مین اسکا حکم اس طرح ہے فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق اپنے مُنھ اور کہنیون تک اپنے ہاتھ دھوؤ وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین اور سرون کا اور کعبین تک پاؤن کا مسح کرو۔

مُنھ دُھونے کی مقدار

جہان سے سر کے بال شروع ہوتے ہین وہان سے ٹھڈی تک لمبان مین اور جسقدر متوسط ہاتھ کی بیچ کی اُنگلی اور انگوٹھا پہونچ سکے چوڑان مین منھ دھونا چاہیے۔ اور ہر طرف سے تھوڑا تھوڑا بڑھا لینا بھی چاہیے اور لازم ہی کہ منھ اوپر سے نیچے کو دھویا جاے اس طرح کہ ہر اوپر کا حصّہ اپنے مقابل کے نیچے جزو سے پہلے دھویا جاے اُلٹا دھونا جائز نہین اور ڈاڑھی اور مونچھ اور ابرو کے بال اگر گھنے ہون کہ جلد نظر نہ آتی ہو تو بالون کے نیچے پانی پہونچانا لازم نہین اور اگر جلد نظر آتی ہو تو اُسکا دھونا واجب ہوگا اور جو بال ڈاڑھی کے چہرہ کی حد سے خارج ہون اُنکا بھی دھونا واجب نہین

ہاتھون کے دھونے کی مقدار

کہنیون سے اُنگلیون کے سرے تک دھونا چاہیے اس طرح کہ

کہنیون سے دھونا شروع کرے اور اُنگلیون تک دھوتا ہوا آوے اور
کہنیون کے اوپر کا حصّہ بھی کسیقدر شامل کرنا لازم ہے اور اگر ہاتھ مین انگوٹھی
چھلہ ہو تو اُسکے نیچے بھی پانی پہونچانا ضرور ہے خواہ اُتار ڈالے یا حرکت
دیدے اور اگر ناخون مین میل ہو تو اُسکو پہلے سے دور کر ڈالنا چاہیے اور
اگر کوئی اُنگلی زائد ہو یا کہین گوشت بڑھا ہوا ہو تو اُسکا بھی دھونا لازم ہی۔

سر اور پاون کا مسح سر کا مسح سامنے کے حصّہ مین اُوپر سے
پیشانی کی طرف دہنے ہاتھ سے چاہیے طول
یا عرض مین اِسکے لیے کوئی مقدار معین نہین مسح کا نام صادق آجانا
چاہیے اور افضل یہ ہے کہ مِلا کر تین اُنگلیون سے مسح کرے۔ یہ مسح جلد پر
بھی ہو سکتا ہے اور بالون پر بھی بشرطیکہ وہ بال وہین کے ہون اور
پاؤن کا مسح انگلیون کے سِرے سے پنڈلی کے جوڑ تک علی الاحوط کرنا
چاہیے۔ چوڑان مین اِسکی کوئی حد مقرر نہین ایک اُنگلی سے بھی کافی ہے
اور افضل یہ ہے کہ پوری ہتیلی سے مسح کرے اور دہنے پاؤن کا مسح دہنے
ہاتھ سے اور بائین پاؤن کا بائین ہاتھ سے کرے اور لازم ہے کہ مسح
وضو کی تری سے کرے اور اگر ہاتھ خشک ہو جائین تو دیگر اعضا سے
لے سکتا ہے اور مسح مین اِس بات کا لحاظ رکھے کہ سر اور پاؤن ساکن
رہین اور ہاتھ کو حرکت ہو۔

وُضو کے شرائط پہلی شرط نیت ہے دوسری ترتیب یعنی اوّل مُنھ
دھوئے پھر داہنا ہاتھ پھر بایان ہاتھ پھر سر کا

مسح کرے پھر دونون پاؤن کا تیسرے موالات یعنی اعضا کو بلا بعد گیری دھوتا درمیان مین دیر نہ کرنا کہ پہلے عضو کی رطوبت خشک ہو جاے چوتھے جب تک مجبوری نہو افعال وضو خود بجالانا لیکن دوسرے سے پانی منگوانا یا پانی گرم کرانا مضائقہ نہین۔ دوسرے شخص کا اسکے چلو مین پانی ڈالتے جانا مکروہ ہے۔ پانچوین پانی کا مطلق ہونا مضاف نہونا چھٹے مباح اور پاک ہونا نجس اور غصبی ہونا۔ ساتوین وضو کرنے کی جگہ اور وضو کے برتن اور پانی گرنے کے مقام کا مباح ہونا اور مباح ہونے سے یہ مراد ہے کہ وضو کرنے والے کی ملک ہو یا مالک نے اجازت صریحی یا فحوائی دیدی ہو۔ یا قطعی طور پر قرائن موجود ہون کہ مالک کی اجازت ہے جس طرح نہر و تالاب وغیرہ۔ آٹھوین اعضاء وضو کا پاک ہونا۔ نوین یہ کہ پانی نجاست کا غسالہ اور غسل مین استعمال شدہ نہو۔ دسوین یہ کہ وضو کے برتن چاندی سونے کے نہون اور پاک اور مباح ہون۔ گیارھوین یہ کہ وضو کرنے سے ضرر کا خیال نہو بارھوین یہ کہ وقت مین وضو بجالانے کی گنجائش ہو اگر اعضاے وضو مین کوئی چیز پانی پہونچنے سے مانع ہو تو اس کا دور کر دینا بھی لازم ہے۔

وضو کی نیت کا بیان

نیت اس ارادہ کا نام ہے جو کسی کام کے کرنے کا باعث ہو۔ نیت مین قصد قربت یعنی خدا کی اطاعت و بندگی کا ارادہ لازم ہے وجوب یا سنت یا اداد قضا کا یا رفع حدث یا اباحت صلوٰۃ کا ارادہ لازم نہین قصد قربت

کے ساتھ کسی دوسرے امر کے ارادہ کا شریک کرلینا کہ مقصود اصلی وہی ہو جائے جائز نہین مثلاً گرم وقت مین اعضا کو خنکی پہونچانے کا ارادہ البتہ اگر ضمناً اسکا بھی خیال ہو اور اصلی غرض قصد قربت ہو تو مضائقہ نہین نیت مین ریا وسمعہ کا خیال جس سے مراد لوگون کے دکھانے یا شہرت کیلیے عمل کرنا ہی عمل کو باطل کردیتا ہے عام اس سے کہ یہ قصد مستقل ہو یا دوسرے قصد کے ساتھ شامل ہو خواہ اصل عمل سے متعلق ہو یا کسی جزو عمل سے متعلق ہو خواہ شروع مین ہو یا درمیان مین قصد ہو جاے۔

نیت مین استدامت بھی شرط ہی یعنی جو نیت کی ہو آخر تک اسکے خلاف حکم کا ارادہ نکرے نیت مین الفاظ کا زبان سے ادا کرنا یا دل مین حرف بحرف خیال کرنا لازم نہین۔ اور اولی یہ ہے کہ وضو کی نیت مین اسطرح قصد کرے کہ وضو کرتا ہون واجب یا سنت بسبب اسکے واجب یا سنت ہونے کے واسطے مباح ہونے نماز کے اور رفع ہونے حدث کے قربۃً الی اللہ۔

وضو کی نیت منھ دھونے کے وقت چاہیے اور بہتر ہے کہ قبل وضو ہاتھ دھوتے وقت نیت کرے اور منھ دھونے کے وقت تک اوس قصد کو برقرار رکھے۔

جبیرہ کا حکم

اعضا وضو مین اگر زخم یا پھوڑا یا کوئی بیماری ہو اور اُسپر کوئی بندش نہو اور وہ مقام پاک بھی ہو یا پاک کرنا ممکن ہو تو اگر پانی سے کسی طرح کا ضرر نہوتا ہو تو وضو کرنا اور پانی پہونچانا لازم ہے اور اگر پانی مضر ہو تو اُس مقام پر مسح کرنا چاہیے اور

اطراف کو دھونا چاہیے اور اگر وہاں کے جلد پر مسح کرنا ممکن نہو تو اُسپر پاک کپڑا رکھکر اُس کپڑے پر مسح کرنا چاہیے اور اگر زخم یا پھوڑے پر بندش ہو یا پھایا ہو اور پاک ہے تو اُسپر مسح کرے ورنہ پاک کپڑا رکھے اور مسح کرے اور اگر جبیرہ کا کھول ڈالنا ممکن ہو یا جبیرہ پر اتنا پانی ڈالنا کہ جلد تک پہونچ جاے یا جبیرہ سمیت عضو کا پانی میں ڈبونا ممکن ہو تو لازم ہوگا۔

وضو کے واجب یا سنت ہونے کا بیان

وضو نماز واجب اور طواف واجب کے لیے واجب ہے اور اگر قرآن کی تحریر کا چھونا کسی وجہ سے واجب ہو جاے تو اُسکے لیے بھی واجب ہے اور نذر و قسم و عہد سے بھی واجب ہو جاتا ہے۔

کبھی وضو کسی عمل کی صحت میں شرط ہوتا ہے اور واجب نہیں ہوتا جسطرح سنتی نماز کیلیے شرط ہے اور کبھی وضو کسی عمل کے جائز ہونے کی شرط ہوتا ہے مثلاً کتابت قرآن کا چھونا درصورتیکہ چھونا واجب نہوا ہو اور کبھی عمل کے کمال کی شرط ہوتا ہے مثلاً وضو قرآن پڑھنے کے لیے۔

اور جن مقامات پر وضو سنت ہے یہ ہیں سنتی نماز۔ سنتی طواف۔ اور دیگر مناسک حج کا بجالانا۔ داخلہ مسجد۔ داخلہ مشاہد مشرفہ۔ تلاوت قرآن قرآن کے حاشیہ اور جلد اور غلاف کا چھونا قرآن کا لکھنا تعقیبات پڑھنا سجدہ شکر یا سجدہ تلاوت کرنا زیارت قبور مومنین۔ نماز میت پڑھنا دعا کرنا سونا۔ زوجہ حاملہ سے ہمبستر ہونا مقدمات فیصل کرنا ہمیشہ باطہارت رہنا ائمہ کی زیارت کرنا اگرچہ دور سے ہو۔ اذان یا اقامت کہنا۔

یہ وہ سنتی وضو ہین جو بے وضو شخص کے لیے سنت ہین اسکے علاوہ جو وضو واجب کر چکا ہو اُس کو دو بارہ وضو کرنا چند مقام پر مستحب ہے۔

جھوٹ بولنے کے بعد ظلم کرنے کے بعد باطل شعر زیادہ پڑھنے کے بعد عورتین کے مس کرنے کے بعد نکسیر اور قے کے بعد بغیر استنجا جس نے وضو کر لیا ہو اُسے استنجا کرنے کے بعد وضو سابق مین خلل کا احتمال پیدا ہونے کے بعد یہی طرح اگر خلال کرنے سے خون نکل آے یا مذی ودی وذی نکلے یا وضو کیے ہوے دیر ہو گئی ہو یا اوس سے نماز ادا کر لی ہو ان صورتون مین دو بارہ وضو سنت ہے۔ علاوہ اسکے چند وضو ہین جو شخص جنب کے لیے سنت ہین مثلاً بحالت جنابت جب سونے کا ارادہ ہو یا کھانا پینا چاہے یا قصد مقاربت ہو یا غسل میت دینا مقصود ہو۔ احتلام کے بعد اگر زوجہ سے مقاربت کا ارادہ ہو تو یہی وضو سنت ہے اور جس نے میت کو غسل دیا ہو اگر وہ غسل اس میت سے پہلے دفن وکفن یا قبر مین اُتارنا چاہے اور جو میت کو مس کرے اور غسل کرنے سے قبل مقاربت کرنا چاہے تو وضو سنت ہے اور حائض اگر اپنے مصلے پر بیٹھکر بقدر نماز ذکر خدا کرے تو وضو کر لینا سنت ہی۔

جنب وحائض وغیرہ کے لیے جو سنتی وضو ہین وہ فقط وضو کی صورت مین ہین اور انسے افعال مذکورہ کی کراہت کا دور ہونا مقصود ہے طہارت ورفع حدث کا حصول نہین ہوتا۔ اور باوضو شخص کے لیے جو وضو ہین وہان پہلا وضو کافی ہے اور دوسرے سے ثواب کی زیادتی مقصود ہوتی ہے

اور بے وضو شخص کے لیے جو وضو سنت ہین اُنسے رفع حدث بھی ہوجاتا ہے اور نماز وغیرہ بھی ادا ہوسکتی ہے لیکن وضو کی نیت مین امور مذکورہ کے نتیجہ کا بھی لحاظ کرلیا جاے البتہ وضو و تو ہم مین تامل ہے۔

شک اور سہو

اگر بھولے سے نماز بغیر وضو کے پڑھ لے تو جب یاد آے وضو کرکے نماز کا اعادہ لازم ہوگا اور اگر کسیکو وضو کرلینے کا یقین ہو اور اِس بات مین شک ہو کہ اسکے بعد حدث صادر ہوا یا نہین تو وضو کی ضرورت نہین اور اگر حدث کا یقین ہو اور اِس بات مین شک ہو کہ اِسکے بعد وضو کیا تھا یا نہین تو وضو کرنا لازم ہوگا اور اگر دونون کا یقین ہو اور اسمین شک ہو کہ آخر مین کیا تھا تو بھی وضو کرنا لازم ہوگا۔

وضو توڑنے والی چیزین

پیشاب یا پائخانہ ریاح معدہ کا اسفل سے دفع ہونا سونا جبکہ آنکھ اور کان دونون غافل ہوجائین جنون بیہوشی نشہ میت کا مس کرنا عورتون کو خون حدث کا آنا ان چیزون سے باوضو شخص کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور جہان وضو کی ضرورت ہے وہان وضو کرنے کا حکم ہوجاتا ہے اور استحاضۂ قلیلہ کے علاوہ خونِ حدث مین وضو کے ساتھ غسل کا بھی حکم ہوجاتا ہے جنابت بھی ناقض وضو ہے لیکن جنابت کے بعد وضو کا حکم نہین بلکہ فقط غسل کیا جاتا ہے علاوہ اِن چیزون کے اور کسی چیز سے وضو نہین ٹوٹتا۔

مسنونات وضو

وضو کے قبل بسم اللہ کہنا سنت ہے اور جب بسر کشادہ برتن سے نوم یا پیشاب کے بعد وضو کرے تو برتن مین ہاتھ ڈالنے سے پہلے گٹون سے ایک مرتبہ ہاتھون کا دھولینا اور پائخانہ کے بعد دو مرتبہ ہاتھون کا دھونا اور ایسے ظرف کا داہنی طرف رکھنا اور دہنے ہاتھ سے چلو مین پانی لینا سنت ہی اور مسواک کرنا اور تین مرتبہ کلی کرنا اور تین مرتبہ ناک مین پانی ڈالنا بھی سنت ہے اور وضو کے اول و آخر مین سورۂ انا انزلنا کا پڑھنا اور آخر مین آیۃ الکرسی کا پڑھنا اور وضو کے وقت آنکھون کا کھلا رکھنا اور انمین پانی پہونچانا اور وضو ٹھنڈے پانی سے کرنا بھی سنت ہے اور دہنے ہاتھ سے منھ دھونا اور وضو کی منقول دعاؤن کا ہر ایک کے موقع پر پڑھنا اور ایک مد پانی وضو مین صرف کرنا اور دھونے مین ہاتھ کا بھی منھ اور ہاتھون پر پھیرنا سنت ہی۔

مکروہات وضو

بدبو پانی سے وضو کرنا اور فضلہ خوار جانور اور مرغی اور گدھے اور خچر اور چوہے اور سانپ وغیرہ اور ولد الزنا اور حائض و نفسا کے سور؏ سے وضو کرنا تصویر دار برتن سے وضو کرنا دھوپ کے گرم شدہ پانی سے وضو کرنا وضو کے پانی کا نجس جگہ مین بہانا آب وضو رومال سے خشک کرنا بائین ہاتھ سے منھ دھونا دوسرے شخص سے وضو مین مدد لینا مکروہ ہے۔ اور وضو مین زیادہ پانی بہانا وضو مین زیادہ شک کو دخل دینا بھی مکروہ ہے۔ اور اگر

؏ سور سے وہ قلیل پانی مراد ہے جسمین حیوان کا کوئی عضو لگ گیا ہو ۱۲

وسواس کی حد تک پہونچ جاے تو حرام ہے۔

وضو کے چند ضروری حکم

(۱) اگر وضو کی توڑنے والی کئی چیزین مثل پیشاب پاخانہ اور نوم کے جمع ہو جائین اور یکے بعد دیگرے وقوع مین آئین تو سب کیلیے ایک وضو کافی ہے (۲) جس شخص پر کئی چیزون کے لیے وضو واجب ہو مثلاً نماز کا وقت آگیا اور طواف کا بھی وقت آگیا ہے اور قرآن کا چھونا بھی نذر وغیرہ سے واجب ہو گیا ہے تو سب کی نیت سے ایک وضو کافی ہے۔ (۳) جو شخص خود وضو کرنے سے معذور ہو تو دوسرا شخص اُسکو وضو کرا سکتا ہی اسطرح کہ خود نیت کرے اور دوسرا شخص اپنے ہاتھ سے منھ ہاتھ دُھلا دے مسح کر دے اور جو شخص بعض اعضا کے دھونے مین مجبور ہو تو جو خود کر سکتا ہے خود کرے اور جسمین مجبور ہے اُسے دوسرا شخص پورا کر دے اور اگر موقع تقیہ کا ہے تو بجاے مسح کے پاؤن کا دھونا یا موزہ پر مسح کرنا جائز ہے بلکہ واجب ہو جاتا ہے۔ (۴) جس شخص کو پیشاب برابر جاری ہو یا قطرہ قطرہ آتا ہو یا دست جاری ہون پس اگر کوئی وقت معین طور پر منجملہ اوقاتِ نماز کے خالی ملتا ہو جسمین وضو اور نماز کی گنجائش ہو تو اُسی وقت وضو اور نماز کا بجالانا لازم ہے اور اگر کوئی وقت نہ ملتا ہو تو ہر نماز کے لیے جدا گانہ وضو کرنا چاہیے اور اسی حالت مین نماز پڑھ لینا کافی ہے (۵) اگر ہوا بہت گرم ہو اور دھوتے دھوتے پانی خشک ہو جاتا ہو تو اعضا کا یکے بعد دیگرے دھو لینا کافی ہے اور مسح کیلیے ہاتھوں

تری نرہے تو دیگر اعضاء وضو سے رطوبت لیکر مسح کرنا چاہیے اور اگر اعضا اور دونون ہاتھون مین کسی طرح تری نرہ سکے تو خشک ہاتھ سے مسح کافی ہے اور احوط یہ ہے کہ آب تازہ سے بھی اسکے ساتھ مسح کر لے اور بعد اسکے تیمم بھی کرلے۔

ناظرین غور کرین کہ خدا کی عبادت کی اسلام مین کیا عزت ہے اور اہلبیت اطہار نے نماز کے لیے طہارت کا کیا اہتمام تعلیم فرمایا ہے اور بارگاہ خدا مین حاضری دینے کے لیے پاکیزگی کی کسقدر ضرورت ہی اور شریعت مین اُسکے لیے کیسے محکم اور عاقلانہ قواعد ہین۔ خدا خود بھی پاک و پاکیزہ ہے اُسکے صفات بھی پاک ہین اور اُسکی کتاب بھی اور جسپر وہ نازل ہوئی وہ بھی طاہر اور جس جنت مین بندون کو پہونچانا مقصود ہی وہ بھی پاک اور پاکون کے لیے سزاوار اسلیے وہ طہارت کرنے والون کو خود دوست رکھتا ہے اِنَّ اللّٰہ یحب التوابین و یحب المطہرین

غسل کا بیان

تمام ظاہری بدن بقصد اطاعت بندگی خدا دھونے اور سب جگہ پانی پہونچانے کا نام غسل ہے اور اُسکے دو طریقے ہین ترتیبی اور ارتماسی۔

غسل ترتیبی کے کئی طریقے ہین اور سب مین جسم کے تین حصہ کیے جاتے ہین اوّل سر و گردن جسکو پہلے دھوتے ہین دوسرے گردن کے نیچے کل جسم کا داہنا حصّہ جو سر و گردن کے بعد دھویا جاتا ہے تیسرے بایان حصّہ جو آخر مین دھویا جاتا ہے اور اسمین اسکا بھی لحاظ لازم ہے کہ پانی

سب جگہ پہونچ جاے کوئی جگہ باقی نرہے بالون کی جڑون مین بغل کے نیچے
کان اور ناک مین جسقدر جگہ کھلی ہوئی ہے کان اور ناک کے سوراخون مین اور
ناف مین جہان جہان نمایان جگہ ہے۔ اگر کان مین بالیان یا انگلیون مین
انگوٹھیان ہون تو اُنھین حرکت دینا چاہیے تاکہ پانی جلد تک پہونچ جاے
لیکن جو اعضا اندرونی سمجھے جائین مثلاً منھ اور ناک کے اندر پانی پہونچنا
لازم نہین اور اگر جسم نجس ہے تو پہلے پاک کر لینا اور اگر چکنائی ہے تو اُسکا
دور کرنا ہو۔ اگر کوئی چیز پانی پہونچنے سے مانع ہے تو اُسکا بھی دور کردینا
لازم ہی اور **غسل ترتیبی** کے کئی طریقے ہین۔
(۱) آب قلیل سے غسل کیا جاے اور نیت کرکے لوٹے وغیرہ سے اول سر گردن پھر
داہنی طرف پھر بائین طرف دھوے (۲) چلوون مین پانی لے لیکر ترتیب کو ر
غسل کرے (۳) آب کثیر مین سروگردن دھونے کے قصد سے غوطہ لگاے
اور باہر نکل کر دوبارہ داہنی جانب دھونے کے ارادہ سے اور اسیطرح تیسری مرتبہ
بائین جانب دھونے کے قصد سے پانی مین داخل ہو یا ہر مرتبہ باہر نہ نکلے
بلکہ اول سروگردن کو ڈبوے پھر داہنے شق کو پھر بائین شق کو (۴) پانی کے
اندر نیت کرکے سروگردن دھونیکے ارادہ سے سروگردن کو حرکت دے اسیطرح
داہنی طرف کو پھر بائین طرف کو (۵) بعض اعضا کو چلو یا کسی ظرف سے دھولے
اور بعض کو پانی مین داخل کرے۔
تنبیہ لازم ہے کہ ہر حصہ جسم کے دھونے مین دوسرے حصون کا کوئی
جزو شریک کرلے تاکہ حصہ مذکورہ کے پوری طرح دھو جانے کا یقین ہو جاے

مثلاً سر وگردن کے دھونے مین سینہ اور شانہ اور پشت کے کنارے بھی کسیقدر دھوے اور داہنی شق کے دھونے مین بائین طرف کا کچھ حصہ اور کچھ حصّہ گردن کا اور بائین شق دھونے مین داہنی طرف اور گردن کا کچھ حصّہ شریک کرلے اور ناف اور عورتین کو داہنی بائین دونون طرف دھوے۔

تنبیہ دوم جتنے شرائط وضو مین بیان ہوے مثلاً پانی کا پاک ہونا وہ سب غسل مین بھی معتبر ہین البتہ موالات غسل مین شرط نہین اور جائز ہے کہ ایک حصہ کے بعد جسم کے دوسرے حصہ کو دیر مین دھوے پھر کچھ زمانہ تک توقف کرکے تیسرے حصہ کو دھوے اگرچہ حصہ سابقہ خشک بھی ہوگیا ہو البتہ اولیٰ یہ ہے کہ موالات کی پابندی کی جاے لیکن اگر وقت تنگ ہو تو موالات کا لحاظ واجب ہی۔

دوسرا طریقہ غسل کا جوارتماسی ہے وہ اسطرح کیاجاتا ہے کہ تمام جسم پانی کے باہر ہو اور نیت کرکے ایک مرتبہ پانی مین کود پڑے اور تلودن کو حرکت دیدے تاکہ انکے نیچے بھی پانی پہونچ جاے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ پانی کے اندر نیت کرکے ایک جگہ سے دفعۃً دوسری جگہ ہٹ جاے اور اگر کچھ پانی کے اندر اور کچھ باہر ہو اور نیت کرکے پانی مین غوطہ لگاے تو بھی کافی ہے لیکن احوط ترک ہی۔

آب کثیر مین غسل ارتماسی اور ترتیبی دونون ہوسکتے ہین اور آب قلیل کم از کر مین غسلِ ترتیبی محل تامّل ہے۔

جسپر غسل واجب ہو اُسے اختیار ہے چاہے ترتیبی غسل کرے یا ارتماسی البتہ

روزہ اور احرام مین غسل ترتیبی لازم ہے ارتماسی حرام ہے اور عمداً غسل ارتماسی کرنے مین نہ روزہ صحیح ہوگا نہ غسل اور جب وقت تنگ ہو اور جانتا ہو کہ ترتیبی کی گنجائش نہین تو ارتماسی لازم ہے ترتیبی صحیح نہوگا۔ اور غسل جب دونون طرح ممکن ہو تو ترتیبی افضل ہے۔

جو غسل کہ واجب ہین پانچ ہین غسل جنابت غسل مس میت ان دونون مین مرد اور عورت شریک ہین غسل حیض غسل استحاضہ غسل نفاس یہ تینون خاص عورتون کے غسل ہین علاوہ اسکے ایک اور غسل واجب ہی جو دوسرے کو دیا جاتا ہے یعنی غسل میت جس طرح سنتی غسل اغسال مسنونہ مین غسل مولود ہے جو بچے کو دیا جاتا ہے۔

سنتی غسلون کی کئی قسمین ہین **اوّل** جو بلحاظ مقام سنت ہین اور وہ یہ ہین کعبہ مین داخل ہونے کے لیے مسجد الحرام مین حرم کعبہ شہر مکہ مین داخلے کے لیے شہر مدینہ حرم مدینہ مسجد نبی مین داخل ہونے کے لیے مشاہد مشرفہ اور ہر مقام شریف مین داخل ہونے کے لیے **دوسرے** وہ جو بلحاظ زمانہ سنت ہین مثلاً روز عید فطر روز عید قربان شب عید فطر روز عرفہ روز ترویہ روز غدیر روز مباہلہ سترھوین ربیع الاول یعنے روز ولادت رسولؐ ستائیس رجب یعنی روز مبعث اور روز نوروز شب نیمہ شعبان ماہ رمضان کی ہر طاق رات مین روز جمعہ **غسل** جمعہ کی شرع مین بہت تاکید ہے بلکہ بعض حدیثون مین واجب فرمادیا ہے وقت اسکا صبح سے زوال تک ہے اور روز شنبہ بنیت قضا غسل کرنا سنت ہی اور شب جمعہ اور پنجشنبہ

کے دن مین تقدیم بھی جائز ہے بشرطیکہ جمعہ کے دن پانی نہ ملنے کا اندیشہ ہو۔ تیسرے وہ غسل جو بلحاظ کسی فعل کے اُس فعل سے پہلے کیے جاتے ہین مثلاً غسل طواف غسل احرام غسل زیارت اور غسل وقوف عرفات ومشعر کے لیے اور ... مین قربانی کے لیے چوتھے وہ غسل جو بلحاظ کسی فعل کے بعد فعل کے کیے جاتے ہین مثلاً توبہ کے بعد چھپکلی مارڈالنے کے بعد سولی دیے ہوے شخص کو بعد تین دن گذرنے کے دیکھنے کی وجہ سے۔ علاوہ انکے اور بہی اغسال ہین جن کا بیان بلحاظ اختصار ترک کیا گیا۔

غور کرنے والون کو معلوم ہو سکتا ہے کہ اِس کثرت سے واجب و سنت غسل قرار دینے مین کیسی کیسی دینی و دنیوی مصلحتین ملحوظ ہین اور کسقدر کثافت و گندگی اور میل کچیل سے بچایا ہے اور کس حد تک خدا اور رسول کو صفائی و پاکیزگی مطلوب ہے۔ درحقیقت اگر کوئی شخص تمام واجب و سنت اغسال بجا لانے کی پابندی کرے تو ہزارون قسم کی بیماریون اور خرابیون سے محفوظ رہے گا اور چونکہ پابندی اسکی زحمت سے خالی نہین اور اکثر نفوس پر شاق ہوتی ہے اسلیے خدا کی حکمت مقتضی ہوئی کہ دنیاوی فوائد کے علاوہ اخروی ثواب بھی مقرر کیا جاے اور اِس پابندی کرنے والون کی قدر بڑھائی جاے لہذا کہین وجوبی حکم دیا کہین سنت قرار دیا اور ثواب کثیر کا وعدہ فرمایا تاکہ اُس کے بندے اُس ثواب کی اُمید مین غسل کرین اور ضمناً دنیوی اور جسمانی مضرتون سے بھی محفوظ رہین۔

واضح ہو کہ غسل جنابت کے ساتھ وضو نہین ہے فقط غسل کافی ہی بلکہ ضروری سمجھ کر وضو کرنا حرام ہے اور غسل حیض واستحاضہ ونفاس کیساتھ وضو لازم ہے خواہ غسل سے پہلے بجالاے یا غسل کے بعد اور یہی حکم غسل مس میت کا ہے اور جتنے غسل سنتی ہین انسے حدث رفع نہین ہوتا اگر حدثِ اصغر کا رفع مقصود ہو تو وضو کرنا غسل کے قبل یا بعد لازم ہی۔ غسل واجب وقت نماز داخل ہونے سے واجب ہو جاتا ہے اسی طرح اُن کامون کا وقت آجانے سے واجب ہو جاتا ہے جنکے لیے وجوب غسل مذکور ہوا لیکن غایات مسنونہ کے لیے مثل تلاوتِ قرآن وغیرہ کے اغسالِ واجبہ بہ نیتِ ادا کیے جایٔن گے اور امورِ واجبہ کے لیے کافی ہوجایٔن گے ہان اگر غایات مسنونہ نذر وقسم وغیرہ کے سبب سے واجب ہو جایٔن تو غسل بھی اُنکے لیے واجب ہوجائے گا اِس بیان کے بعد غسل کی ہر قسم کے احکام جدا جدا بیان کیے جاتے ہین ۔

غسلِ جنابت کے اسباب کا بیان

پہلا سبب منی نکلنا ہے خواہ جاگتے مین نکلے خواہ سوتے مین قصد وارادہ سے نکلنے یا مجبوری اور اسمین مرد اور عورت کا حکم یکسان ہے اگر ایسی رطوبت نکلے جسکا منی ہونا نہونا مشتبہ ہو تو شناخت کیلیے علامتون پر نظر چاہیے پس اگر شہوت اور جہندگی کے ساتھ نکلی ہی اور اسکے بعد عضو مین سستی بھی پیدا ہوئی ہے تو منی ہے ورنہ منی نہین لیکن بیمار کے لیے جہندگی کا اعتبار ساقط ہے۔

دوسرا سبب عورت کی قبل یا مرد وعورت کی دبر مین حشفہ کا داخل ہونا ہی خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ پس فاعل ومفعول دونون پر غسل واجب ہوجاتا ہی چاہے یہ فعل دیدہ ودانستہ اور ارادہ واختیار سے ہوا ہو یا غفلت یا مجبوری کی حالت مین۔

مسئلہ نابالغ بھی اس فعل سے جنب ہوجاتا ہے مگر نابالغی مین غسل کرنا اُسپر واجب نہین ہوتا بجرد بلوغ اگرچہ وہ بلوغ سن پورا ہونے سے ہوا ہو غسل واجب ہوجائیگا۔

مسئلہ عورت کے ساتھ وطی فی الدبر حرام ہے لیکن اگر کوئی اسکا مرتکب ہو تو غسل کا حکم وہی ہے جو بیان ہوا۔

مسئلہ مرد کے ساتھ لواطہ مین حرمت شدید ہے اور حد بھی جاری ہوگی اور یہ فعل داخل کبائر ہے لیکن غسل کا یہان بھی وہی حکم ہے۔

واضح ہو کہ غسل جنابت کے بجالانے پر اتنی چیزین موقوف ہین نماز واجب وسنت طواف واجب اور روزہ ماہ رمضان کی ابتدا یعنی صبح سے پہلے غسل کرلینا لازم ہے۔

جو چیزین جنب پر حرام ہین

مسجد نبی اور مسجد الحرام مین داخل ہونا دیگر مساجد مین ٹھہرنا اور مشاہد مقدسہ بھی اسی حکم مین ہین داخل ہین عزائم اربعہ کا پڑھنا یعنی جن سورون مین سجدہ واجب ہی اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور وہ آیہ سجدہ بھی نہو اور قرآن کی تحریر کا چھونا اسمائے خدا واسمائے معصومین کا بھی یہی حکم ہے مسجد مین

کسی چیز کا رکھنا اگرچہ وہ پاک ہو اور مسجد کے باہر سے ہو۔

مکروہاتِ غسل قرآن کی جلد یا غلاف یا حاشیہ اور خالی ورق کا چھونا قرآن کا اٹھانا یا گلے مین لٹکانا بغیر غسل کیے ہوے سونا خضاب لگانا تیل ڈالنا کھانا پینا مگر سونے کی کراہت وضو کر لینے سے اور کھانے پینے کی کراہت وضو سے یا کلی کرنے اور ناک مین پانی ڈالنے سے دور ہو جاتی ہے۔

غسل کے مستحبات غسل سے پہلے پیشاب کر لینا گٹون تک تین مرتبہ ہاتھون کا دھونا تین تین مرتبہ کلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا ایک صاع پانی سے غسل کرنا پانی کے ساتھ جسم پر ہاتھ بھی پھیرنا ہر حصہ جسم کو تین تین مرتبہ دھونا شروع مین بسم اللہ کہنا اول و آخر دعا پڑھنا۔ انگوٹھی وغیرہ جو پانی کی مانع نہو اوسکو حرکت دینا یہ امور غسل مین سنت ہین۔

مسئلہ۔ اگر غسل کرنے مین حدث اصغر صادر ہو تو غسل کو تمام کر کے دوبارہ غسل کرنا احوط ہے اور وضو بھی کرنا چاہیے۔

مسئلہ جس کے ذمہ کئی غسل ہون اور اس مین غسل جنابت بھی ہو تو ایک غسل بقصد غسل جنابت کافی ہے اور کئی سنتی غسلون کی صورت مین کوئی ایک غسل کافی ہے۔

عورتون کے خاص غسل کے احکام علیحدہ ضمیمہ مین مذکور ہین۔

غسل مس میت آدمی جب مر کر ٹھنڈا ہو جاے اور ابھی غسل پورا نہوا ہو

تو اُسکے چھو لینے سے غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ میت بچے کی ہو یا بڑے کی مسلمان کی ہو یا کافر کی اگر ساقط شدہ حمل چار مہینہ کا ہو تو اُس کا بھی یہی حکم ہے بلکہ اس سے کم مین بھی غسل احوط ہے اگر کسی کا بال میت کے لگ جاے یا کوئی شخص میت کے بال کو چھوے تو غسل کی ضرورت نہین باقی اجزا کا حکم یکسان ہے خواہ جاندار ہون یا مثل ہڈی اور ناخن کے بے جان ہون۔ اگر مس برطوبت ہوا ہے تو جس عضو سے چھوا ہی اسکا دھونا بھی لازم ہے اور بغیر رطوبت کے احوط ہے۔

زندہ یا مردہ کا اگر کوئی جدا شدہ عضو ہو اور اسمین ہڈی بھی ہو تو اُسکے بھی چھونے سے غسل واجب ہوگا البتہ خالی گوشت بے ہڈی کا ہو تو غسل واجب نہین لیکن اگر خالی ہڈی ہے تو اُسکے چھونے مین غسل احوط ہے۔

جسکے جسم کا ٹکڑا جدا ہوکر مردہ ہوگیا ہی وہ خود بھی اسکو چھوے تو غسل واجب ہو جائیگا۔

زندہ آدمی کا ٹوٹا ہوا دانت چھونے سے غسل لازم نہین ہوتا شہید کا جسم چھونے سے غسل واجب نہین ہوا۔

مسئلہ جسپر مس میت کا غسل واجب ہو وہ مسجد مین جا سکتا ہے عزائم کی تلاوت کرسکتا ہے۔

تنبیہ میت کے چھونے سے جو غسل کا حکم دیا ہے اسمین شارع نے مصلحت جو قرار دی ہو اُسکو وہ خود بہتر جانتا ہے لیکن بظاہر اِسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہی کہ انسان کے جسم مین جب تک روح باقی رہتی ہے جو مُدبر بدن ہے اُس وقت تک اصلاح کرتی رہتی ہے لیکن جب روح جدا ہوگئی فوراً جسم مین تغیر

شروع ہوجاتا ہے اور فساد پیدا ہوجاتا ہے اور چونکہ زندون کی مصلحت مقدم ہے اس لئے غسل کا حکم دیکر اُنکا تحفظ فرمایا ہے علاوہ اسکے موت اور حیوۃ مین چونکہ شدید مغایرت ہے اس لئے زندون کو مُردون سے وحشت رہتی ہے اور قوت خیال طرح طرح کے وسواس پیدا کرتی ہے جس سے ضرر کا اندیشہ ہے اس لئے مناسب ہوا کہ مردہ کے چھونے سے زندون کو غسل کا حکم دیا جائے تاکہ وسواس دفع ہوجاسے اور ضرر پیدا نہو

غسل میّت اور اموات کے دیگر احکام ضمیمہ کے طور پر یکجا تحریر کئے گئے ہین۔

تیمم کا بیان

تیمم اضطراری طہارت ہے جو وضو اور غسل کے بدلہ مین کیجاتی ہے۔ واضح ہو کہ تیمم اُسوقت جائز ہے جب پانی کا استعمال نہو سکے خواہ اس لئے کہ پانی ہی بقدر ضرورت موجود نہو یا موجود ہو اور نجس یا غصبی ہو یا وہان تک دست رس نہو یا اُس کے استعمال سے ضرر کا اندیشہ ہو یا اتنا وقت نہو کہ وضو یا غسل کر سکے۔

جب پانی موجود نہو تو آبادی یا قافلہ مین تلاش کی کوئی حد مقرر نہین اس قدر ڈھونڈھنا لازم ہے کہ پانی سے نا امیدی ہوجائے اور صحرا مین تلاش کے لئے حد مقرر ہے پست و بلند زمین مین چار طرف اتنی اتنی دور تک کہ متوسط قوت کا آدمی معتدل کمان سے معتدل وقت مین اگر تیر لگاسے تو وہان تک پہونچ جائے اور صاف وہموار زمین مین اسکا دونا لیکن جہان جہان پانی نہونے کا یقین ہو اُدھر تلاش کی ضرورت نہین اور اگر اس مقدار سے زیادہ فاصلہ پر یا اطراف اربعہ کے درمیان مین پانی کا یقین ہو اور وقت مین بھی گنجایش ہو تو حاصل کرنا

واجب ہے۔ پانی کی تلاش کے لئے کسی معتبر شخص کو وکیل کرنا جائز ہے۔ اگر دو عادل گواہی دین کہ یہان پانی نہین ہے تو تلاش کرنا پھر بھی احوط ہے۔ اگر اتنا پانی ہو جو کافی نہو تو بمنزلہ نہوسنے کے ہے۔

پانی تک دسترس نہوسنے سے یہ مراد ہے کہ پانی موجود ہے مگر راہ مین درندہ یا چور یا کسی طرح کا خوف ہے جس سے جان یا مال یا آبرو کو ضرر پہونچ سکتا ہے یا ضعف و پیری مانع ہے یا پانی کنوین مین ہے اور ڈول رسّی موجود نہین اور نہ کوئی لباس ایسا ہے جسے صحیح طور پر یا پھاڑ کر رسّی کی جگہ کام مین لاسکے اور نہ یہ چیزین بقیمت ملسکتی ہون یا ملسکتی ہون اور قیمت دینے کی قدرت نہو یا پانی دوسرے کی ملک ہو اور وہ راضی نہو یا قیمت مانگتا ہو اور قیمت دینے سے یہ شخص عاجز ہو پس اگر پانی بقیمت ملتا ہو اگرچہ دونی چوگنی قیمت ہو اور یہ شخص دے بھی سکتا ہو اور اس کی حالت کے لئے مضر نہو تو مول لینا واجب ہوگا چنانچہ حضرت امام جعفرؑ صادقؑ سنے وضو کا پانی سو اشرفی کو مول لیا تھا اسی طرح ڈول رسّی کی قیمت کا حکم ہے۔ اور اگر قیمتی کپڑا ہو اور اس کے چاک کرنے سے پانی کنوین سے نکل سکتا ہو تو چاک کرنا لازم ہوگا۔ بلکہ اگر زمین کھود کر پانی نکل سکتا ہو اور کھودنا باعث ضرر نہو تو لازم ہوگا۔ اور پانی کے استعمال سے ضرر کا اندیشہ جو مذکور ہوا اُس سے ایسا ضرر مراد ہے جسکا برداشت کرنا بحسب عادت شاق ہو مثلاً خوف ہو کہ کوئی بیماری پیدا ہو جائے گی یا بڑھ جائے گی یا طول مرض ہو جائے گا۔ اگر خوف ہو کہ پانی کے استعمال کرنے سے کوئی پیاسا جو قابل حفاظت ہے بالفعل پیاس سے ہلاک ہو جائے گا یا کچھ دیر بعد تشنگی لاحق ہوگی

اور پانی نہ ملے گا اور ہلاکت کا اندیشہ ہو عام اس سے کہ اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہو یا کسی اپنے متعلق کی ہلاکت کا یا اپنے قافلہ مین کسی کی ہلاکت کا بلکہ کسی اپنے محترم حیوان کی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو بھی تیمم کا حکم ہے۔

جن چیزون پر تیمم صحیح ہے

تیمم خالص مٹی پر کرنا چاہیئے خواہ وہ سفید ہو یا رنگین اور اگر مٹی نہو تو بالو یا غیر معدنی پتھر پر کرنا چاہیئے۔ پکی ہوئی مٹی پر مثل اینٹ اور خزف کے تیمم صحیح نہو گا اور سونے چاندی تانبے رانگے لوہے یا مثل سنگ مرمر کے معدنی پتھر پر یا عقیق و فیروزہ پر صحیح نہین مٹی نہو تو غبار پر بھی تیمم صحیح ہے غصبی اور نجس زمین پر تیمم ناجائز ہے آٹے اور راکھ پر تیمم صحیح نہین اور زمین شورہ زار پر تیمم مکروہ ہے بشرطیکہ اُس پر نمک جما نہو اور راستہ کی مٹی پر اور جس مٹی پر لوگ چلتے پھرتے ہون اور بالو پر تیمم مکروہ ہے اور سنّت ہے کہ تیمم کی مٹی اونچی زمین کی ہو۔ مسئلہ اگر تیمم کی مٹی سونے یا چاندی کے برتن مین ہو تو تیمم صحیح نہو گا۔ اور یہی حکم غصبی برتن کا ہے۔ زمین اگر نہ ممکن ہو تو کپڑون اور نمد کے غبار پر تیمم ہو سکتا ہے مسئلہ جس شخص کو نہ تیمم کی چیز ممکن ہو اور نہ پانی اُس سے نماز ساقط ہے لیکن بعد تمکّن قضا واجب ہے اور احوط ہے کہ بے طہارت کے بھی نماز پڑھے اور قضا بھی کرے۔

اُن امور کا بیان جنکے لئے تیمم کیا جاتا ہے

نماز واجب اور طواف واجب کے لئے تیمم واجب ہے اسیطرح اُن سب چیزون کے لئے جن کے لئے وضو اور غسل واجب ہے۔

اگر کوئی شخص مسجد الحرام یا مسجد نبوی مین محتلم ہو تو اُسپر تیمم واجب ہی تاکہ وہان
سے باہر آسکے یہ وہ مقام ہے جہان باوجود پانی کے تیمم کا حکم ہے اسیطرح نماز میت
کے لئے اور سونے کے لئے بھی باوجود پانی کے تیمم ہوسکتا ہے مگر واجب نہین
سنت ہے۔ اور جہان وضو غسل شرط ہے مثل نماز سنتی کے وہان بحالت عذر
تیمم بھی شرط ہے۔

تیمم کے شرائط اقتضائے تیمم کا پاک ہونا ماسح و ممسوح مین کسی حائل و مانع کا نہونا
تیمم کی جگہ کا پاک و مباح ہونا۔ افعال تیمم کا خود بجالانا۔ ترتیب
یعنی اوّل پیشانی کا مسح کرنا پھر دہنے ہاتھ کا پھر بائین ہاتھ کا۔ موالات یعنی بے تاخیر
ان افعال کا بجالانا۔

تیمم کا طریقہ دونون ہاتھ بعد نیت کے زمین پر ایک ساتھ مارنا واجب ہے
زمین پر رکھدینا کافی نہین اور نہ ایک ہاتھ کی ضرب کافی ہے
اور نہ علے التعاقب دونون ہاتھون کا مارنا کافی ہے پھر دونون ہاتھون سے
پیشانی اور کنپٹیون کا مسح کرنا واجب ہے اور اسکی ابتدا بالون کے اُگنے کی جگہ سے
چاہئے اور انتہا ابروؤن اور ناک کی جانب اعلے تک چاہئے اور مسح اوپر سے
نیچے کو ہونا چاہئے اس کے بعد بائین ہاتھ سے دہنے ہاتھ کی پشت کا مسح کرنا چاہئے
گٹون سے اونگلیون کے سرے تک پوری کف دست سے پھر بائین ہاتھ کا
اسیطرح دہنے ہاتھ سے مسح کرنا چاہئے اونگلیون کے درمیان کا مسح لازم نہین ہی
اور مسح مین لازم ہے کہ پیشانی ساکن رہے ہاتھون کو حرکت دیجاے اور پشت
دست ساکن رہے اور جس ہاتھ سے مسح کرتا ہے اُسے حرکت ہو۔ تیمم بدل وضو مین

ایک ہی ضرب پیشانی اور ہاتھون کے لئے کافی ہے اور غسل کے بدلہ مین ایک ضرب پیشانی کے لئے اور دوسری ضرب ہاتھون کے لئے چاہیئے اور احوط ہی کہ وضو اور غسل دونون کے لئے یک ضربی تیمم بھی کیا جائے۔ اور دوضربی بھی۔

تیمم کے احکام آخر وقت سے پہلے تیمم کرنا جائز ہے اگرچہ اخیر وقت تک عذر برطرف ہوجانے کی امید بھی ہو اور انتظار کرنا احوط ہے۔

وقت سے پہلے تیمم جائز نہین۔ تیمم کے بعد وہ سب چیزین جائز ہوجاتی ہین جو وضو اور غسل سے جائز ہوتی ہین اور جو تیمم ایک نماز کے لئے کیا جائے اُس سے دیگر اوقات کی نمازین بھی پڑھ سکتا ہے جب تک عذر باقی رہے اور تیمم کی توڑنے والی کوئی چیز صادر نہو۔ تیمم بدل وضو ہو یا بدل غسل حدث اکبر سے ٹوٹ جاتا ہے اور وضو کے بدلہ کا تیمم حدث اصغر سے بھی ٹوٹ جاتا ہے لیکن تیمم اگر بدل غسل کیا ہے تو حدث اصغر کے بعد احتیاط یہ ہے کہ تیمم پھر کرے مگر نہ اُسمین بدل وضو کی نیت کرے اور نہ بدل غسل کی بلکہ یہ نیت کرے کہ جو کچھ میرے ذمہ واجب ہے خواہ وہ وضو ہو یا غسل اُس کے بدلہ مین تیمم کرتا ہون۔ اور احتیاطاً وضو بھی کرے۔ اگر تیمم پانی نہ ملنے کی وجہ سے کیا ہے تو پانی کا دستیاب ہوجانا بھی تیمم کو توڑ دیتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو وضو یا غسل لازم ہوجاتا ہے۔ جو نمازین تیمم سے پڑھی ہین پھر اُن کے اعادہ کی ضرورت نہین ہوتی۔ بلکہ کافی ہین اگر وہ عذر جسکی وجہ سے تیمم کیا ہے برطرف ہوجائے تو تیمم خود بخود ٹوٹ جاتا ہی اور اگر مثلاً نماز پڑھ چکا تھا اور وقت ابھی باقی ہے تو نماز کا اعادہ احوط ہے۔

اگر اعضائے تیمم پر جبیرہ ہو تو جبیرہ پر مسح کیا جائے گا اور اگر زخم یا پھوڑا ہو اور اُسپر ہاتھ پھیرنا مضر ہو یا مقام نجس ہو تو اُس پر جبیرہ کیا جائیگا اور جبیرہ پر مسح کیا جائیگا۔

قبلہ کا بیان

اہل اسلام کا قبلہ خانہ کعبہ ہے جو ملک حجاز شہر مکہ مین واقع ہے۔ واضح ہو کہ کعبہ کا استقبال یعنی اُس طرف مُنھ کرنا کہین واجب ہے اور کہین صحت عمل کی شرط ہے۔ اور بعض جگہ سنت اور بعض جگہ حرام ہے اور کہین مکروہ بھی ہے۔

نماز واجب مین خواہ ادا ہو یا قضا یومیہ ہو یا غیر یومیہ نماز احتیاط ہو یا اعادہ استقبال واجب ہے۔ نماز میت کا بھی یہی حکم ہے۔ سجدۂ شکر اور سجدۂ قرآن مین البتہ واجب نہین۔ نماز کے علاوہ بوقت ذبح بھی ذبح کرنے والے کو روبقبلہ ہونا اور ذبیحہ کو روبقبلہ کرنا واجب ہے اور نزع کی حالت مین محتضر کو روبقبلہ کر دینا واجب ہے اور وقت نماز میت میت کو اسطرح رکھنا چاہیئے کہ قبلہ کا خط اُسکے جنازہ پر عمود ہو اور سرہانا نماز پڑھنے والے کے داہنی طرف ہو۔

سنتی نماز مین قبلہ رو ہونا شرط صحت ہے لیکن سواری پر یا راہ چلنے مین اگر نماز کا موقع ہو تو یہ شرط بھی اُٹھ جائے گی

بیت الخلا مین استقبال قبلہ حرام ہے اور پشت بقبلہ ہونا بھی حرام ہے جو بیان ہو چکا۔ اور جن مقامات مین استقبال سنت ہے یہ ہین۔ تعقیبات نماز۔ سجدۂ شکر تلاوت قران۔ دعا کے وقت۔ قاضی کے پاس جب مقدمات پیش کرے۔

اور تھوکنے کے یا ناک صاف کرنے کے وقت پائجامہ پہننے کے وقت ہم بستری کے وقت اور اُن اوقات مین کہ قبلہ رو ہونا قبلہ کی تعظیم واحترام کے خلاف ہو استقبال مکروہ ہے۔

نمازمین استقبال کا طریقہ

اسقدر کافی ہے کہ عرف مین کہا جائے کہ یہ شخص قبلہ رو ہے جسکا استقبال کیا جاتا ہو فقط وہ عمارت کعبہ نہین ہو بلکہ زمین کے نیچے کے طبقہ سے لیکر آسمان تک جسقدر تحت و فوق مین عمارت کعبہ کے مقابل ہے قریب و بعید سب کے لئے یہی قبلہ ہے۔ پس اگر قریب ہے اور کعبہ کو دیکھ سکتا ہے تو اُس کے مقابل اسطرح کھڑا ہو گا کہ اگر خط مستقیم کھینچا جائے تو کعبہ پر پہونچے۔ اور اگر دور ہے کہ کعبہ تک نظر نہین پہونچسکتی تو اس طرح کھڑا ہو گا کہ اگر حجاب اُٹھ جائین تو قبلہ رو نظر آئے اور بالفعل علامات و قرائن سے مقابل ہونے کا یقین نہو تو گمان کافی ہے اور گمان خواہ اپنی تحقیق سے حاصل ہو یا عادل کے کہنے سے یا فاسق یا کافر کے کہنے سے سب یکسان ہے۔ اور واضح رہے کہ جسقدر دوری بڑھتی جاتی ہے اُسیقدر مقابلہ کی مقدار وسیع ہوتی جاتی ہے مثلاً پانچ گز چوڑا مینار ہو تو قریب کے مقام مین برابر برابر دس آدمی کھڑے ہو سکین گے اور ایک میل کے فاصلہ پر بجائے دس کی جگہ بیس آدمی مقابل نظر آوینگے اور سب کو ظاہر نظر مین یہی معلوم ہو گا کہ ہم مقابل ہین اور دو تین میل کے فاصلہ پر چالیس آدمی یہی سمجھین گے غرض جتنا فاصلہ زیادہ ہوتا جائے گا مقابلہ کی وسعت بڑھتی جائیگی۔ یہان تک کہ شہر کا شہر اور ملک کا ملک بھی مقابلہ مین محسوب ہو جاتا ہے چنانچہ ہندوستان کا بڑا حصہ قطب کو دہنے شانے کے مقابل لیکر نماز پڑھتا ہے اور سب مستقبل کعبہ سمجھے جاتے ہین اور نمازین صحیح ہوتی ہین۔ اگرچہ خط مستقیم مصلی کے قدم سے کعبہ تک نہ پہونچے لیکن مقابلہ کی صحت کے لئے

بعید مقامات پر کسی علامت کی ضرورت ہے خواہ اُس علامت کا اعتبار شرع
سے ثابت ہو یا قواعد سے لہذا کچھ علامتین جو معتبر قرار دیگئی ہین بیان کی جاتی ہین۔
منجملہ دایرہ ہندیہ ہی کہ جسکو با اطلاع لوگون نے معتبر مان لیا ہی اور جہان کا قبلہ معلوم کرنا
ہو وہان کا عرض وطول بلد اور مکہ کا عرض وطول بلد معلوم ہونے کے بعد بقاعدۂ
معیّنہ اُس سے معلوم ہو سکتا ہی۔ ایک علامت کسی معصوم کی قبر شریف ہی۔ ایک
علامت وہ محراب ہی جہان کسی معصوم کا نماز پڑھنا ثابت ہو۔ نیز مسلمانون کے
قبور اور مسجدین بھی علامت قبلہ ہین جبتک غلط بنائے جانیکا علم نہو جائے۔ اہل مغرب کے لئے
ثریا کا دہنے جانب اور عیوق کا بائین جانب لینا اور عراق والون کے لئے
افتاب کا بعد زوال دہنے ابرو کے مقابل آجانا بھی علامت قبلہ ہے۔
ایک بڑی علامت ستارہ جدی ہے جسکو پس پشت لینا اہل موصل کے لئے
دہنے کان کے عقب مین لینا اہل عراق کے لئے اور بائین کان کے عقب
مین لینا اہل شام کے لئے اور ناک کے مقابل لینا اہل عدن کے لئے
اور دہنے شانہ کے مقابل لینا اہل ہند کے لئے علامت قبلہ ہے۔

قبلہ کے احکام

جو شخص باوجود علم عمداً نماز مین استقبال ترک کرے نماز
اُسکی باطل ہے اور جسنے غفلت سے یا بھولکر یا نادانی
سے خلاف قبلہ نماز پڑھی ہو اور انحراف اتنا ہو کہ قبلہ دہنے یا بائین شانہ پر
ہو جائے تو غلطی معلوم ہونے کے بعد اگر وقت باقی ہے تو دوبارہ پڑھے
اور اس سے کم انحراف ہو اور بعد نماز ظاہر ہو تو نماز صحیح ہے اور اگر پڑھتے
مین ظاہر ہو تو قبلہ رو ہو جانا چاہئے اور اگر قبلہ پشت پر ہو گیا ہے تو وقت

مین اعادہ اور بعد وقت کے قضا لازم ہے۔

کشتی اور جہاز مین ابتدائً استقبال کر لینا چاہئیے پھر اگر رُخ بدل جائے اور اُس شخص کو معلوم بھی ہو جائے اور گھوم جانا ممکن ہو تو رُخ بدل دینا چاہئیے اور اگر نہ ممکن ہو تو اُسیطرح نماز تمام کرے۔

جہان قبلہ بالکل معلوم نہو سکے اور گمان بھی کسی طرف نہو تو وہان جہان چاہے نماز پڑھنا چاہئیے۔

مصلی کے لباس کا بیان

مرد پر آگے پیچھے کا چھپانا اور علی الاحوط ناف سے گھٹنون تک چھپانا واجب ہے خواہ کوئی دیکھنے والا ہو یا نہو یہان تک کہ اندھیرے مین بھی۔ اور اسیطرح عورت پر وضو مین دھونیکی مقدار چہرہ اور گٹون سے ہاتھ چھوڑ کر تمام جسم کا چھپانا نماز مین واجب ہے لیکن اگر نامحرم سامنے موجود ہے تو پورا ستر چاہئیے اور بالونکا چھپانا کنیز پر واجب نہین اگر نامحرم نہو ستر مذکور ہر طرف سے واجب ہے مگر بالات کی جانب واجب نہین البتہ اگر ستون پر کھڑا ہو اور نیچے کیطرف سے عورتین کا نظر آنا ممکن ہو تو تحت کی جانب سے بھی ستر واجب ہوگا۔

لباس کے اوصاف و شرائط

نماز کا لباس چاہئیے کہ پاک ہو اُس کا کوئی قلیل جزو بھی اگر نجس ہو گا بلکہ نجس تاگے سے بھی اگر سیا ہوا ہو گا تو نماز صحیح نہو گی مگر جو کپڑا اتنا چھوٹا ہو کہ تنہا اُس سے ستر نہو سکتا ہو جیسے ٹوپی ازار بند تو اُس کا پاک ہونا لازم نہین البتہ اوڑھنے [illegible] جو ستر کے قابل ہو اور اُسکو تہ کر کے جیب مین رکھ لے تو نماز صحیح نہو گی کسی [illegible] پر

کا نماز مین ہمراہ رکھنا مثلاً نجس پیسہ یا چاقو یا کاغذ قابل احتیاط ہی۔ دوسرے یہ کہ مباح ہو پس اگر کوئی لباس خواہ ساتر ہو یا غیر ساتر یا کوئی چیز لباس کے ہمراہ غصبی ہو تو اُس مین دانستہ عمداً نماز پڑھنے سے نماز باطل ہے یہانتک کہ ایک تار غصبی لباس کا غصبی ہوگا تو نماز باطل ہوگی۔

تیسرے یہ کہ لباس سونے کے تارون کا نہو۔ مگر یہ حکم خاص مردون کے لئے ہے اور مردون کو غیر نماز مین بھی ایسا لباس پہننا جائز نہین ہے۔ اگرچہ نیچے چھپا ہوا ہو اور جس پر سونے کا پانی ہو اُس کا بھی حکم یہی ہے اور سونے کی کوئی چیز اگر جیب وغیرہ مین ہو تو ضرر نہین لیکن اگر ہاتھ مین انگوٹھی سونے کی ہو یا گھڑی کی زنجیر یا عینک کی کمانی سونے کی ہو اور مستور نہو تو نماز باطل ہے اور غیر نماز مین بھی پہننا جائز نہین اس لئے کہ مردون کو سونے سے زینت کرنا حرام ہے۔

چوتھے یہ کہ وہ لباس مردون کے لئے حریر محض کا نہو خواہ ساتر عورت ہو یا اُس کے علاوہ یہان تک کہ جو لباس تنہا نماز کے لئے کافی نہین وہ بھی حریر محض کا نہونا چاہیے۔ ہان اگر خالص نہو تو جائز ہے اور مردون کو غیر نماز مین بھی جائز نہین ہے بشرطیکہ کوئی ضرورت شرعی پیش نہو ورنہ جائز ہے بلکہ وقت ضرورت نماز بھی جائز ہے۔ مثلاً لڑائی کا وقت ہے یا سخت سردی ہے اور دوسرے لباس کا موقع نہین ہے۔ عورتون کے لئے نماز اور غیر نماز دونون حال مین جائز ہے اور چار انگشت سے زاید گوٹ کا ترک احوط ہے بلکہ مطلقاً ترک احوط ہے۔ اگر ریشم کا کپڑا تہ کیا ہوا جیب مین ہو تو مضائقہ نہین اور لباس کے

سوا دیگر استعمالات جائز ہین مثل فرش و لحاف وغیرہ کے مسئلہ نابالغ لڑکون کو لباس حریر پہنانا ناجائز ہی **پانچوین** یہ کہ وہ لباس غیر ماکول کے اجزا کا نہو اگرچہ اجزا پاک بھی ہون یا اُس حیوان کو ذبح کر لیا ہو یا ابھی زندہ ہو۔ یا خون جہندہ نہ رکھتا ہو یہانتک کہ اگر مصلے کے کپڑے یا بدن مین اُس حیوان کے بال یا دیگر اجزا، فضلات مثل پسینہ و آب دہن کے چھٹے ہوئے یا لگے ہوئے ہون تب بھی جان بوجھکر پڑھنے سے نماز نہوگی۔ البتہ اگر یہ چیزین اپنی یا کسی دوسرے انسان کی ہون تو مضائقہ نہین۔ ہان اگر آدمی کے بالونکا لباس بنا ہوا ہو تو اجتناب چاہئے۔

خز اور سنجاب اگر خالص ہون تو اُن مین نماز صحیح ہوگی۔ شہد اور موم اگرچہ حیوان سے تعلق رکھتے ہین لیکن نماز ان مین صحیح ہے جس حیوان مین گوشت نہین ہوتا مثل مکھی اور مچھر کے اس کے اجزا کا بھی مضائقہ نہین۔

مسئلہ اگر معلوم نہو کہ لباس ماکول اللحم کی بال یا کھال کا ہے یا غیر ماکول کی تو اس مین ترک نماز احوط ہے بانات وغیرہ بشہادت تجار ماکول کے بال ہین۔

چھٹے یہ کہ وہ لباس میتہ کے اجزا کا نہو چاہے ماکول اللحم کا میتہ ہو یا غیر ماکول کا وہ میتہ نجس ہو یا پاک۔ میتہ کی کھال دباغت کے بعد بھی قابل نماز نہین ہوتی۔ مسلمان کے ہاتھ سے جو حیوانی اجزا کا مشکوک الحال لباس لیا جائے ذبیحہ کے حکم مین ہے۔ اور اگر کسی کافر کے ہاتھ سے لیا جائے تو میتہ کے حکم مین ہے اسی طرح اگر مسلمان سے لیا جائے اور معلوم ہو جائے کہ اُس نے کافر سے بے تحقیق لیا ہی لیکن اگر کافر سے لیا جاسے اور یقین ہو کہ اُس نے مسلمان سے

لیا ہے تو اشکال ہے اگر لباس کے سوا میتہ کے اجزا نماز گذار کیساتھ ہون تو بھی نماز باطل ہے

ساتوین یہ کہ لباس شہرت نہو اور اُس سے یہ مُراد ہے کہ اپنی حیثیت و حالت و شان کے بحسب عرف خلاف ہو مثلاً عالم کے لئے ایک سپاہی کا لباس یا سپاہی کے لئے عالم کا۔

مردون کو خاص زنانہ لباس اور عورتون کو مخصوص مردانہ لباس پہننا جائز نہین ہے اور نماز مین بھی اجتناب چاہیئے۔

مکروہات لباس

موزہ اور چادر اور عمامہ اور عبا کے سوا سیاہ لباس مرد اور عورت دونون کے لئے نماز مین مکروہ ہے۔

فقط پائجامہ پہنکر نماز پڑھنا کرتہ پر لنگی باندھکر دہنے ہاتھ کے نیچے سے کپڑا نکالکر شانہ پر ڈالنا تصویر دار لباس یا انگوٹھی پہننا لوہے کی چیز کھلی ہوئی ہمراہ رکھنا مردون کو ڈھاٹا باندھنا عورتون کو نقاب ڈالنا بشرطیکہ یہ دونون مانع قراءۃ نہون عورتون کو پازیب چھاگل جسمین صدا ہو پہننا لباس کے بند کھلے رکھنا کفار اور اعدائے دین اور بے احتیاط لوگون کا لباس پہننا بہت میلے کپڑے پہننا بہت چُست کپڑے پہننا بھی حالت نماز مین مکروہ ہے اور نجس ٹوپی یا ازار بند کے ساتھ نماز پڑھنا تصویر دار پیسہ روپیہ اشرفی نماز مین ہمراہ رکھنا تکبر کے کپڑون مین نماز پڑھنا بڈھون کو جوانون کا لباس نماز مین پہننا بھی مکروہ ہے۔

لباس کے مستحبات

عمّامہ مین تحت الحنک رکھنا ردا پہننا علے الخصوص امام کو متعدد کپڑے پہننا عقیق کی انگھوٹھی پہننا ردئی کا

بنا ہوا لباس پہننا سفید لباس پہننا زیادہ صاف و پاکیزہ لباس پہننا خوشبو لگانا نماز مین سنت ہے۔

نماز کے مکان کا بیان

شرط ہے کہ مکان نماز مباح ہو خواہ وہ فرش ہو یا فرش کے نیچے کی جگہ یا چھت کے نیچے کا حصہ ہو یا چھپر وہ سقف قائم ہے یا دوسری تیسری چھت نیچے کی ہو یا سب سے نیچے کی زمین ہو یا مکان کی فضا ہو جسمین قیام وقعود واقع ہوتا ہو سب کا مباح ہونا شرط ہے یہان تک کہ جس خیمہ مین نماز پڑھتا ہے وہ خیمہ اور اسکی میخ اور طناب تک بھی مباح ہونی احوط ہے اور اسی طرح اگر اوپر کی چھت یا اطراف کی دیوارین یا کوئی اینٹ غصبی ہو تو اجتناب احوط ہے اللہ اکبر شریعت کو بندون کے حقوق مین کسقدر اہتمام ہے اور عبادات کو مظالم سے کس قدر بچایا ہے اور اُس مین کسقدر صفائی اور پاکیزگی مقصود ہے۔ اللھم صل علی محمد و آل محمد

غصبی مکان مین چونکہ نماز باطل ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ غصب کی کچھ تفصیل کیجائے غصب سے مراد غیر کے عین مال یا منفعت مین بے اجازت ورضامندی تصرف کرنا ہے لہذا غیر کے مکان مین مالک کی اجازت لازم ہے اور اپنا مکان اگر بکرایہ دیدیا جاوے تو بھی اسمین کرایہ دار کی اجازت لازم ہے مشترک مکان مین شرکا کی اجازت لازم ہے اور رہن مین راہن کو مرتہن کی اور مرتہن کو راہن کی اجازت لازم ہے۔ اگر قرض خواہون کا حق مال میت سے متعلق ہو یا میت کی وصیت کسی مال سے متعلق ہو تو یہ بھی قابل لحاظ ہے یہان تک کہ اگر مسجد مین کوئی شخص کسی جگہ بیٹھ جائے یا کسی مدرسہ مین کوئی حجرہ

کوئی زاانب ظلم قبضہ کرلے اور اُسے ہٹا کر قبضہ کیا جائے تو نماز صحیح نہوگی۔ اجازت کی کئی صورتین ہین اوّل یہ کہ بصراحت ہو دوسرے اجازت مخوائی مثلاً کسی کو مکان مین رہنے کی اجازت دی ہو تو نماز مین بدرجہ اولے اُسکی اجازت سمجھی جائیگی تیسرے اجازت بقرائن حال جس طرح حمام اور کاروان سرا مین رضائے مالک سمجھی جاتی ہے لیکن چاہیئے کہ یقینی رضامندی کے قرائن ہون۔

مسئلہ ماں باپ بہن بھائی ماموں خالہ چچا پھوپھی دادا نانا دوست احباب کے گھر ون مین بے پوچھے ہوئے نماز پڑھ سکتے جب تک انکی ناراضی کا علم نہ ہو۔

مسئلہ وسیع میدانون اور جنگلون مین نماز کے لئے مالک سے دریافت کرنے کی ضرورت نہین البتہ اگر اُسنے منع کر دیا ہے تو نہ پڑھنا ممکن احوط ہے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ نماز کی جگہ مستقر ہو کہ بدن ساکن رہ سکے پس بحالت اختیار غلہ کے انبار پر اور روئی کے ڈھیر پر اور بالو پر اور جہان قدم نہ جم سکے نماز صحیح نہوگی اسیطرح چلتی ہوئی گاڑی اور کشتی یا چوپایہ پر صحیح نہوگی لیکن بحالت ناچاری و اضطرار یا تنگی وقت صحیح ہے چاہئے بدن کو تکان ہو یا مکان متحرک ہو اگر قبلہ کا رُخ بدل جائے تو چاہیئے کہ خود بھی گھوم جائے مسئلہ تیز ہوا اور سخت بارش اور جہان لوگون کا ہجوم ہو کہ استقرار باقی رہنا دشوار ہو نماز پڑھنے سے اجتناب چاہیئے مسئلہ جہان شور وغل زیادہ ہو اور افعال نماز ادا کرنے مین اطمینان حاصل نہو وہان سے اجتناب چاہیئے مسئلہ جس مقام مین بسبب خوف کے اطمینان حاصل نہو وہان بھی نماز نہ پڑھنی چاہیئے مثلاً شیر ونکا بیشہ یا گرتی ہوئی دیوار یا چھت کے نیچے مسئلہ معصوم

کی قبر یا قران کے ورق پر اگر معاذ اللہ نمازمین قدم رکھے تو نماز صحیح نہوگی۔
قبر معصوم کو پس پشت لیکر یا اُس قبر کے مقابل کھڑے ہوکر بھی نماز نہ چاہیے۔
بلکہ کچھ پیچھے ہٹ کر نماز ادا کرنا چاہیئے۔ مسئلہ ایسے پست یا تنگ مقام مین نماز صحیح
نہوگی جہان قیام وقعود ممکن نہو مسئلہ کعبہ کے اندر اور اُسکی چھت پر جبتک کوئی
مجبوری نہو واجب نماز نہ چاہیئے اور بحالت مجبوری مقام سجدہ کے آگے کوئی
جزو بڑھا ہونا لازم ہے۔

یہ بھی شرط ہے کہ مکان نماز اسطرح نجس نہو کہ مصلی کا بدن اور لباس اُس سے
نجس ہوجائے لیکن اگر خشک ہو تو نماز صحیح ہوجائے گی
البتہ اگر عین نجاست ہو تو اجتناب چاہیئے اور احتیاط یہ ہے کہ مکان نماز بالکل پاک
ہو۔ لیکن سجدہ کا مقام ہرطرح پاک ہونا چاہیئے۔
مسئلہ چاہیئے کہ مرد اور عورت برابر مین نماز نہ پڑھین جبتک کہ درمیان مین
کوئی آڑ یا دس ہاتھ کا فاصلہ نہو اور مرد کے سامنے بھی عورت مشغول نماز نہو
البتہ اگر عورت پیچھے ہو یا اسطرح برابر ہو کہ عورت کے سجدہ کی جگہ سے مرد کا قدم
آگے ہو تو مضائقہ نہین۔ اسمین محرم و نامحرم اور زوجین یکسان ہین۔ اگر عورت
بغیر نماز کے سامنے یا برابر کھڑی یا بیٹھی ہو تو مرد کی نماز مین خلل نہ ہوگا۔

جہان جہان نماز مکروہ ہے وہ یہ مقام ہین کھلے دروازہ کے سامنے جہان کوئی آدمی
اُسکی طرف رُخ کئے ہوئے سامنے ہو جس گھر مین شراب ہو
جس گھر مین کوئی جنب ہو جہان نقش و نگار ہون کہ طبیعت
اُس طرف متوجہ ہو جہان سامنے کھلا ہوا قران ہو یا کوئی کتاب تصویر کے

مقابل مین ہو جہان سامنے آگ یا شمع یا چراغ روشن ہو آتشخانہ مین عام گذرگاہ پر
پانی کے بہاؤ کی جگہ اگرچہ بالفعل پانی نہو زمین شورہ زار مین باورچیخانہ مین گھوڑے
پر پاک فرش بچھاکر مسلخ مین جہان گائے یا بکری باندھی جاتی ہون جہان لوگ
پیشاب کرتے ہون اگرچہ اب خشک ہو کثیف جگہ جس سے طبیعت کو نفرت
ہو قبرستان مین حمام مین قبر پر قبر کی طرف منھ کرکے (معصوم کی قبر مستثنیٰ ہے)
دو قبرون کے درمیان مین اگر کوئی حائل اور آڑ نہو شراب خانہ مین مجوسی کے
گھر مین اصطبل مین برف کے اوپر جس گھر مین کتا ہو جہان سامنے لوہا ہو لالہ زار مین

جہان جہان نماز پڑھنا سنت ہی

یہ مقامات ہین۔ مسجدین اور ائمہ معصومین کے مشاہد
ہین اور انبیاء کے روضہ مین علما کے گھرون مین نماز
پڑھنا سنت ہے خواہ وہ زندہ ہون یا مردہ اور سنت
ہے کہ متفرق مقامات مین نماز پڑھے تاکہ ہر مقام گواہی دے نماز کے آگے
کوئی آڑ ہونا سنت ہے گھر مین نماز کی کوئی جگہ خاص کرنا بھی سنت ہے۔

مساجد کا بیان

مسجد کا بنانا سنت ہے اور اس کا ثواب بہت عظیم ہے
مسجد کے وقف کرنے مین اُسیطرح صیغہ پڑھا جاتا ہی
جسطرح اور چیزون مین اور ایک مسلمان کے وہان نماز پڑھ لینے سے قبضہ صادق
آجاتا ہے۔ اور اختیار ہی کہ چاہی اوپر کے طبقہ کو مسجد قرار دے یا نیچے کے طبقہ کو
البتہ اگر تخصیص نہ کی ہو تو مسجد کے مقابل نیچے کے طبقہ سے لیکر آسمان تک
سب مسجد ہے اور اگر صیغہ نہ پڑھا گیا ہو لیکن قصد تقرب کے ساتھ بارادہ مسجد عمارت
بنائی گئی ہو اور ایک مسلمان نے بانی کی اجازت سے نماز پڑھ لی ہو تو احکام مسجد

جاری ہوجائین گے۔

مسجد کے احکام مسجد کو سونے سے زینت دینا اُسپر تصویرین بنانا مسجد کو نجس کرنا حرام ہے۔ مسجد کے سنگریزے اور اجزا کا باہر نکالنا بھی جائز نہین اور اگر نکالے تو پھر اُسی مسجد یا دوسری مسجد مین پہنچانا واجب ہے مٹی کوڑا اس حکم مین داخل نہین مسجد مین دفن کرنا بھی ممنوع ہے۔

مستحبات سب سے پہلے مسجد مین جانے کی کوشش کرنا اور سب کے بعد وہان سے آنا سنت ہے مسجد مین چراغ جلانا جھاڑو دینا جاتے وقت دہنا پاؤن رکھنا اور آتے وقت بایان پاؤن نکالنا۔ مسجد مین جا کر نماز تحیۃ مسجد پڑھنا جاتے وقت خوشبو لگانا عمدہ لباس پہننا سنت ہے مسجد مین زیادہ آمدرفت کرنا تاریک رات مین مسجد مین جانا سنت ہے۔

مکروہات دیوارون اور مینار کا بلند کرنا کنگرے بنانا سونے کے سوا نقش و نگار اس پر بنانا بغیر دو رکعت نماز پڑھے ہوئے مسجد مین آمدرفت کرنا آب دہن ڈالنا پیاز و لہسن خام کھاکر مسجد مین جانا مسجد مین خرید فروخت کرنا شور و فریاد کرنا جوئن مارنا لغو شعر پڑھنا مقدمات فیصل کرنا حدود جاری کرنا مسجد مین بیٹھکر دنیا کی باتین کرنا بچون اور دیوانون کو مسجد مین جگہ دینا عورتین زانو ناف گھٹنے کا کھولنا تلوار غلاف سے نکالنا صنائع مین مشغول ہونا مکروہ ہے۔

مسجد و نمین نماز پڑھنے کا ثواب سربازار جو مسجد ہو تو وہان ایک نماز بارہ نمازون کی برابر ہے۔ محلے کی مسجد مین ایک نماز پڑھنے سے پچیس نماز و نکا

ثواب ملتا ہے مسجد جامع مین ایک نماز سو نمازون کی برابر ہے مسجد نبوی مین جو مدنیہ مین ہے ایک نماز دس ہزار نماز کی برابر ہے مسجد الحرام مین ایک نماز دس لاکھ نماز کی برابر ہے روضہ رسالتماب کے حرم مین اور حرم امیرالمومنین مین بھی ثواب عظیم ہے ایک حدیث مین دو لاکھ نماز کا ثواب مروی ہے اور حرم جناب سید الشہدا مین نماز کی فضیلت مخصوص ہے اور بعض علما نے مسجد الحرام سے افضل فرمایا ہے مسجد کوفہ و مسجد اقصیٰ مین ایک ہزار نماز کا ثواب ملتا ہے۔ مسجد سہلہ اور مسجد خیف منی مین بھی ثواب بہت ہے جس مسجد مین لوگ نماز نہ پڑھتے ہون اور خالی پڑی ہو اُسکا اور مسجد ہمسایہ کا خاص حق ہے۔

تنبیہ مسجد مین نماز پڑھنے کا ثواب جو بیان ہوا خاص مردون کے لئے ہے عورتون کی مسجد اُن کا گھر ہے اُنھین خداوند عالم وہین ثواب عطا کر دیتا ہے اور اُن کے لئے گھر مین نماز پڑھنا مسجد مین جا کر نماز پڑھنے کی برابر یا اُس سے افضل ہے اور جس مسجد مین اُسے جانیکا موقع ہو اور ارادہ ہو اور اُسے ترک کر کے گھر مین نماز پڑھے تو اُسی مسجد کے موافق ثواب ملے گا۔ گھر مین بھی عورتون کے لئے افضل یہ ہے کہ صحن چھوڑ کر اندر نماز پڑھین بلکہ جو سب سے اندر حجرہ ہو وہان نماز پڑھنا سب سے افضل ہے۔

قابل غور ہے کہ شرع کو عورتون کے پردہ کا کس قدر اہتمام ہے۔ جو لوگ پردہ دری اور عورتون کے باہر نکالنے مین سرگرم ہین وہ عبرت حاصل کرین اور اپنے خیالات فاسدہ کی اصلاح کرین۔

ہدایہ مسجد مین نماز پڑھنے کی عام طور پر تاکید ہے لیکن مسجد کے ہمسایہ پر بہت

زیادہ تاکید ہے حدیث مین جناب رسالتمآبؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسجد کے ہمسایہ شخص کی نماز ہی نہوگی جبتک مسجد مین نہ پڑھے اور جو شخص مسجد کی حاضری سے روگردانی کرتا ہو سنت ہے کہ اُسکے ساتھ کھانا پینا اور اُس سے مشورہ کرنا اور نکاح کا سلسلہ قائم کرنا اور اُس کے ہمسایہ ہوکر رہنا ترک کردیا جائے۔

روزانہ نماز کے اوقات کا بیان

نماز واجب کے اوقات کا بیان

نماز صبح کا وقت طلوع صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور طلوع آفتاب تک باقی رہتا ہے اور نماز ظہر کا وقت اُسوقت شروع ہوتا ہے جب دائرہ نصف النہار سے آفتاب کا زوال ہوجائے اور جب فقط چار رکعت کا وقت غروب آفتاب مین رہ جائے ظہر کا وقت ختم ہوجاتا ہے اور نماز عصر کا وقت اُسوقت سے شروع ہوتا ہے جب باشرائط نماز ظہر ادا کرنے کی مقدار گذر جائے اور غروب آفتاب تک باقی رہتا ہے اور مغرب کا وقت غروب حقیقی کے بعد شروع ہوتا ہے اور جب بقدر ادائے عشا وقت رہ جائے تو وقت مغرب ختم ہوجاتا ہے اور نماز عشا کا وقت باشرائط مغرب ادا کرنے کی مقدار گذر کر شروع ہوتا ہے اور نصف شب تک باقی رہتا ہے۔

زوال کی پہچان یہ ہے کہ جو دیوار خط نصف النہار کے محاذی اور قطب کے مقابل ہو جانب مشرق اسکا سایہ ظاہر ہوجائے اور غروب حقیقی کی پہچان یہ ہے کہ مشرق کی طرف سے سیاہی بلند ہوکر سر کے مقابل سے گذر جائے اور نصف شب سے مُراد

غروب شمس سے طلوع شمس تک کی مقدار کا وسط ہے اور بعضون نے غروب شمس سے طلوع صبح تک کا حساب کیا ہے اور احتیاط کا لحاظ احوط ہے۔

اس بیان سے واضح ہوا کہ سوائے صبح کے ہر نماز کے دو وقت ہین ایک خاص دوسرا مشترک ظہر و مغرب کا وقت اوّل مین اور عصر و عشا کا وقت آخر مین خاص ہے باقی مشترک ہے لیکن ظہر عصر سے پہلے اور مغرب عشا سے پہلے پڑھی جائے گی البتہ اگر سہواً اسکے خلاف ہوجائے تو پہلی نماز آخر مین پڑھ لی جائے گی۔ ہر نماز کے لئے علاوہ اسکے ایک وقت فضیلت بھی ہے پس نماز صبح کا وقت فضیلت اُس وقت تک ہے کہ مشرقی سرخی نمودار ہوجائے اور ظہر کی فضیلت کا وقت اُسوقت تک ہے کہ ہر شئے کا مشرقی سایہ اُس کے برابر ہوجائے اور عصر کی فضیلت کا وقت دونا سایہ ہوجانے تک رہتا ہی اور مغرب کی فضیلت کا وقت اُس وقت تک ہے کہ جب تک مغربی سرخی باقی رہے اور عشا کی فضیلت کا وقت ثلث شب تک رہتا ہے۔

وقت کے بعض احکام

اوّل وقت فضیلت نماز پڑھنا افضل ہی لیکن جہان نماز نافلہ نماز واجب سے قبل ہے وہان نافلہ کا مقدم کرنا افضل ہے۔ اور اگر جماعت کا انتظار ہو تو شرکت جماعت کا لحاظ اولےٰ ہے۔ اسیطرح نماز عشا مین زوال حمرت کا انتظار کرنا اولےٰ ہے۔ اسیطرح اور بھی بعض مقام پر تاخیر بہتر ہوتی ہے۔ آخر مین اگر ایک رکعت وقت مین ادا ہوجائے گی تو پوری نماز ادا سمجھی جائے گی۔ لیکن عمداً اتنی تاخیر کرنا جائز نہین ہے وقت سے پہلے نماز کا پڑھنا جائز نہین اور اُس وقت پڑھنا چاہیے جب وقت

آجانے کا یقین ہوجاے۔ اگر وقت آجانے کا یقین کر کے نماز پڑھی اور وقت درحقیقت نہ آیا تھا پس اگر پوری نماز وقت سے قبل واقع ہوئی تو اعادہ لازم ہے اور اگر پڑھتے مین وقت آگیا تھا تو صحیح ہوجاے گی۔ اگر عصر کو ظہر سے پہلے یا عشا کو مغرب سے پہلے بھولے سے شروع کردیا ہو پس اگر نماز پڑھتے مین یاد آجائے تو نیت بدل لینی چاہیئے اور اگر ختم کے بعد یاد آئے پس اگر دوسری نماز کے وقت خاص مین یہ نماز واقع ہوئی ہو تو فاسد ہے اور اگر وقت مشترک مین واقع ہوئی ہے یا پڑھتے مین وقت مشترک آگیا ہے تو کافی ہوجائیگی ظہر یا مغرب اس کے بعد پڑھنی چاہیئے۔

روزمرہ کی سنت نمازونکے اوقات نافلہ ظہر کا وقت زوال سے اسوقت تک ہے کہ سایہ ہر شے کا بقدر دو قدم کے ہوجائے جس سے مراد یہ ہو کہ کسی شے کے سات حصّے کئے ہین اور دو حصّونکی برابر اُسکا سایہ پہونچ جائے اور نافلہ عصر کا وقت چار قدم تک ہے یعنی جب تک سایہ چار حصہ کی برابر ہوجائے اور ان دونون جگہ نافلہ نماز واجب سے پہلے ہے نافلہ مغرب نماز مغرب کے بعد ہے اور اُس وقت تک اس کا وقت رہتا ہے جب تک مغربی سرخی باقی رہے۔ نافلہ عشا بھی نماز عشا کے بعد ہے۔ نماز شب جسے نماز تہجد کہتے ہین اُس کا وقت نصف شب کے بعد ہے۔ اگر چار رکعت پڑھنے سے قبل وقت ختم ہوجائے تو نماز شب کا موقع گذر جاتا ہے اور اگر چار رکعتین وقت مین ہوجائین تو تمام کرنا چاہیئے اور صبح صادق تک باقی رہتا ہے۔ یہان جسقدر تاخیر ہو اور جس قدر صبح کا قرب ہو ادے لائے ہے۔ نافلہ صبح نماز

شب کے ساتھ ساتھ آخر مین پڑھ سکتے ہین اور وقت اُس کا صبح صادق سے سے اُسوقت تک ہے کہ مشرق مین سرخی نمودار ہوجائے۔ جو لوگ کسی عذر کی وجہ سے نماز شب اُس کے وقت پر ادا نہین کر سکتے مثل مسافر و مریض اور پیر ضعیف کے یا اُس جوان شخص کے جس پر نیند غالب ہو تو وہ نصف شب سے پہلے اس نماز کو پڑھ سکتے ہین لیکن قضا پڑھنا مقدم کرنے سے بہتر ہے۔

نافلہ ظہر اور نافلہ عصر مین سے اگر ایک رکعت بھی وقت مین ہوجائے تو پوری رکعتین نافلہ کی خارج وقت پڑھ سکتے ہین اور نافلہ مغرب کی اگر ایک رکعت ملجائے تو دوسری رکعت اور اگر تین رکعتین ہوجائین تو چوتھی رکعت تمام کر سکتے ہین۔ فریضہ کے قبل سنت نماز پڑھنے کا ترک احوط ہے۔ نافلہ صبح و ظہر مستثنےٰ ہے تنبیہہ نماز شب پڑھنے کا ثواب عظیم ہے اور اُسکی تاکید احادیث مین بہت زیادہ ہے نماز شب باعث ادائے دین اور موجب وسعت رزق اور سبب زوال رنج و غم ہے نماز شب سے آنکھون مین جلا ہوتی ہے نماز شب پڑھنے والے کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہین فقر دور ہوتا ہے جس گھر مین نماز شب پڑھی جائے وہ گھر آسمان والون کو اسطرح چمکتا ہوا نظر آتا ہے جسطرح ہمین آسمان کے تارے چمکتے ہوئے دکھائی دیتے ہین۔ یہ وقت خاص راز و نیاز کا وقت ہے۔ یہ وقت خاص خضوع وخشوع و رجوع کا وقت ہے اس وقت کی دعا خاص اثر رکھتی ہے خدا سب کو توفیق عطا کرے اسیطرح دیگر نوافل یومیہ کی بھی بہت تاکید ہے یہانتک کہ ایک حدیث مین ہے کہ ہر روز اکاون رکعت پڑھنا (۱۷ واجب ۳۴ سنت) مومن کی علامت ہے

اذان واقامت کابیان

پنجگانہ نماز کے لئے اذان واقامت سنّت ہے ادا نماز ہو یا قضا جماعت ہو یا فرادی سفر مین بھی سنت ہے اور حضر مین بھی۔ اذان واقامت کی اسقدر تاکید ہے کہ بعض علما وجوب کے قائل ہو گئے ہین نماز مغرب اور نماز صبح مین اور بھی زیادہ تاکید ہے۔ بروز عرفہ اور جمعہ کے دن اگر نماز عصر نماز جمعہ یا ظہر کے ساتھ جمع کی جائے تو اذان ساقط ہو جاتی ہے۔

اگر نماز جماعت ہو رہی ہو اور کوئی شخص اثنا مین آکر شریک ہو کہ اُسنے اذان واقامت کو نہ سنا ہو تو اس سے اذان واقامت دونون ساقط ہین۔ اسیطرح جو شخص مسجد مین بوقت جماعت یا بعد فراغ جماعت جب تک صفین متفرق نہوئی ہون آئے اُس سے بھی اذان واقامت ساقط ہے بشرطیکہ آنے والے کی اور جماعت کی نماز دونون ادا ہون اور ایک ہی وقت کی ہون اور جماعت کے فاسد ہونے کا علم نہوگیا ہو اور ایسا اتفاق خاص مسجد مین ہوا ہو اور جماعت اذان واقامت کے ساتھ ادا ہوئی ہو۔ جو شخص دوسرے شخص کی اذان سُن لے اُسے خود کہنے کی ضرورت نہین امام ہو یا ماموم یا منفرد ہو خواہ حکایت اذان خود بھی کرتا رہا ہو یا نہین بشرطیکہ پوری اذان سنی ہو۔ عورتین اذان مین تکبیر وشہادتین پر اختصار کرسکتی ہین اگر قضا نمازین ایک وقت مین بہت سی پڑھنی منظور ہون تو پہلی نماز کے لئے اذان واقامت کہین اور باقی نمازون کے لئے اقامت کافی ہے۔

اذان کا طریقہ

چار مرتبہ اللہ اکبر دو مرتبہ اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ اشہد ان محمداً رسول اللہ دو یا ایک مرتبہ اشہد ان علیاً ولی اللہ دو مرتبہ حی علی الصلاۃ دو مرتبہ حی علی الفلاح دو مرتبہ حی علی خیر العمل دو مرتبہ اللہ اکبر دو مرتبہ لا الہ الا اللہ شہادت ولایت بجائے خود واجب ہے اور جزو ایمان ہے لیکن اذان میں قصد جزئیت نکرے

اقامت کا طریقہ

اللہ اکبر دو مرتبہ اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ اشہد ان محمداً رسول اللہ دو مرتبہ حی علی الصلاۃ دو مرتبہ حی علی الفلاح دو مرتبہ حی علی خیر العمل دو مرتبہ قد قامت الصلوۃ دو مرتبہ اللہ اکبر دو مرتبہ لا الہ الا اللہ ایک مرتبہ

مسائل سفر میں اور قلیل الفرصۃ شخص کے لئے اذان و اقامت میں ایک ایک مرتبہ کہنا کافی ہے۔ عورتیں اقامت میں فقط اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ پر اختصار کر سکتی ہیں سننے والے کو اذان کی حکایت سنت ہے یعنی جو موذن کہے یہ بھی کہتا جائے۔ اذان و اقامت میں نیت قربۃ اور صحیح طور پر ادا کرنا اور وقت نماز آجانے کے بعد کہنا اور اذان کو اقامت سے پہلے کہنا دونوں کے فصول میں ترتیب کی پابندی اور موالات عرفی شرط ہے البتہ اُس اذان میں جو فقط اطلاع کے لئے کہی

جائے جسے اذان اعلام کہتے ہین نیت قربت اور دخول وقت نماز شرط نہین کسی فقرہ مین اگر اسوقت شک ہو جب دوسرا شروع کردیا ہو تو اسکا اعتبار نہو گا۔

مستحبات باطہارت ہونا قبلہ رو ہونا کھڑے ہو کر کہنا درمیان مین بات نکرنا ہر فقرے کے آخر مین وقف کرنا۔ اذان کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لینا یا فقط بیٹھ جانا یا دعا کرنا سنت ہے اور اذان مین دونون انگلیان کانون مین رکھنا آواز کا بلند کرنا سنت ہے اور سنت ہے کہ اذان ٹھہر ٹھہر کر کہے اور اقامت مین کم ٹھہرے جلدی کرے اور اقامت مین علی الاحوط طہارت و استقبال ترک نکرے۔

موذن مین شرط ہے کہ عاقل ہو مجنون نہو مومن ہو مخالف نہو اور اگر جماعت مردون کی ہے یا اذان اعلام ہے تو مرد ہونا بھی شرط ہے اور ممیز لڑکے کی اذان صحیح ہے اور اسپر اکتفا بھی ہو سکتی ہے اگرچہ عدم اکتفا اولے ہے۔ جو شخص اذان کے لئے مقرر کیا جائے اُسے اذان کی اجرت لینا حرام ہے البتہ اجرت کا عنوان نہو تو جائز ہے اور سنت ہے کہ جسکو مقرر کیا جائے وہ عادل ہو بلند آواز ہو مینا ہو وقت شناس ہو۔ اور بلند مقام پر اذان کہے۔

نماز کی پوری تصویر

اس بیان مین نماز کے واجبات و مستحبات سب شامل ہین واجبات پر علامت کے لئے خط کھینچا جاتا ہے اور جن پر خط نہین انھین مستحب سمجھنا چاہئے قبلہ رو سیدھا کھڑا ہو کر ہاتھون کو کھلا ہوا لٹکا کر انگلیان باہم ملا کر رانون پر رکھے

دونون پاؤن بقدر تین کھلی ہوئی انگلیونکے فاصلہ کو جدا جدا رکھے اور پاؤن کی انگلیان
بھی قبلہ رو ہون تین مرتبہ اللہ اکبر کہے پھر دعا پڑہے پھر دو مرتبہ اللہ اکبر کہے اور
دعا پڑہے پھر اللہ اکبر کہے اور نیت کرے کہ فلان نماز واجب پڑھتا ہون قربۃً
الی اللہ اور اسی طرح استقبال اور درست سیدھا کھڑے ہونے کی حالت مین
نیت کے ساتھ کانون تک ہاتھ بلند کرکے تکبیرۃ الاحرام کہے اللہ اکبر پھر
دعاے توجہ پڑہے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے پھر بقصد سورۂ حمد
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر پورا سورۂ حمد پڑہے پھر کسی دوسرے سورہ
کے ارادہ سے بسم اللہ کہکر وہ سورہ پڑہے بعد ازان تکبیر کھڑے کھڑے کہے اسکے بعد
رکوع مین جائے اور دونون گھٹنون پر دونون ہاتھون کو اس طرح
رکھے کہ انگلیان کشادہ ہون اور گھٹنے آگے کی طرف نہ نکلے ہوئے
ہون مطمئن ہوکر کہے سبحان ربی العظیم وبحمدہ اور ایک مرتبہ سے زیادہ تین
مرتبہ یا پانچ یا سات مرتبہ اسکو پڑھے پھر مستقل کھڑا ہوکر کہے سمع اللہ لمن حمدہ
پھر ہاتھون کو اٹھاکر کھڑے کھڑے تکبیر کہے اس کے بعد سجدہ مین جائے کہ
پیشانی اور ہاتھ کی دونون ہتھیلیان اور دونون گھٹنے اور پاؤن کے دونون
انگوٹھے اور ناک زمین پر رکھے اور زور دے اور ہاتھ چہرہ کے مقابل ہون
اور مطمئن ہوکر سجدہ مین کہے سبحان ربی الاعلی وبحمدہ اور اسے بھی ایک مرتبہ
سے مثل رکوع کے زیادہ کہے پھر اٹھکر درست بیٹھے اور بحال تکبیر اللہ اکبر
کہے پھر استغفر اللہ ربی واتوب الیہ کہے پھر بیٹھے بیٹھے تکبیر کہے اور دوسرا
سجدہ مثل پہلے سجدہ کے بجا لائے اور اٹھکر اور درست بیٹھکر پھر تکبیر کہے بعد

ازان کھڑا ہو جائے اور اٹھنے وقت کہے بحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد بحال
قیام پھر سورہ حمد اور کوئی دوسرا سورہ پڑھے اور اسیطرح بحال قیام تکبیر کہے
اور دونون ہاتھون کو سائل کی طرح منھ کے مقابل پھیلا کر قنوت پڑھے اور
جو دعائین منقول ہین قنوت مین پڑھے بعد ازان تکبیر کہکر رکوع وسجود مثل
مثل سابق بجالائے پھر دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھے اور اگر دورکعتی نماز ہو تو تشہد اور سلام
بجالائے اور کہے اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہدان
محمداً عبدہ ورسولہ اللہم صل علی محمد وال محمد السلام علیک ایہا النبی
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ اور بیٹھنے مین تورک کی صورت یہ ہے کہ دونون گھٹنون کو زمین
پر رکھے اور دونون پاؤن دہنے طرف خارج کر دے اور دہنے پاؤن
کی پشت بائین پاؤن کے تلوے پر رکھے سجدون کے درمیان اور دوسرے
سجدہ کے بعد اور تشہد وسلام سب مین نشست کا یہی طریقہ سنت ہے۔ اور اگر
نماز سہ رکعتی یا چہار رکعتی ہے تو دوسری رکعت کی تشہد کے بعد کھڑا ہو جائے
اور تین مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہے اور آخر
مین استغفر اللہ بھی کہے باقی بدستور سابق آخری رکعت مین تشہد کے بعد سلام بجالائے

نماز کا تفصیلی بیان

نماز ایک عبادت ہے جو چند افعال اور اقوال کا مجموعہ ہے جنھین بعد نیت
طریقۂ خاص اور ہیئت مخصوصہ کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے اور تکبیر سے اسکی

ابتدا اور سلام پر ختم ہے اور اُسمین واجبات بھی ہین اور مستحبات بھی جو مفصل معلوم ہون گے۔

نماز مین جو افعال واجب ہین اُنکی دو قسمین ہین واجب رکنی اور واجب غیر رکنی رکن نماز وہ ہے جس کے ترک ہو جانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے خواہ عمداً ترک ہو یا سہواً اور واجب غیر رکن وہ ہے جس کا عمداً ترک کرنا مبطل نماز ہو اور سہواً اُس کے ترک سے نماز باطل نہو اور دونون جگہ زیادتی بھی اکثر مقامات مین کمی کے حکم مین ہے

نیت نماز کا بیان

بعض علما نیت کو رکن کہتے ہین لیکن شرط کہنا اولےٰ ہے بہرحال کسی عبادت کی نیت اُس کے لئے ارادۂ قلبی کا نام ہے جس کے لئے نہ زبان پر کسی لفظ کے جاری کرنے کی ضرورت ہے نہ ان الفاظ کے دل مین تصور کرنے کی البتہ یہ ضرور ہے کہ تقرب و بندگی خداوند عالم کے لئے اُسے کیا جائے یعنی تنہا اُس عبادت کا ارادہ کافی نہین بلکہ یہ ارادہ ہونا چاہئے کہ اس عبادت کو قربۃً الی اللہ یعنی اللہ کی طاعت و بندگی کے خیال سے بجالاتا ہون یا اُسکی خوشنودی کے لئے یا اُسکی نعمت کے شکریہ مین یا بغرض حصول ثواب یا بلحاظ دفع عقاب جس عبادت کو بجالانا منظور ہے اُس کا معیّن کرلینا واجب ہے کہ بالخصوص فلان عبادت کو قربۃً الی اللہ بجالاتا ہون۔ نیت مین اس عبادت کے واجب یا سنّت ہونے کا یا اس کے ادا یا قضا ہونے کا قصد لازم نہین زبان سے تلفظ کرنا بھی نیت کا جائز ہے البتہ نماز احتیاط مین نیت زبان سے نکیجائے۔

ریا اور سمعہ (دکھانے اور سنانے کا قصد) عبادت کو فاسد کردیتا ہے اس لئے
کہ نام آوازہ یا مخلوق کی خوشی یا دنیاوی فائدہ و تقرب جو ریا و سمعہ کے لوازم
ہین اگر عبادت کی نیت مین شامل ہون گے تو خلوص باقی نہ رہیگا اور عبادت
مین شرط ہے کہ خاص اور خالص خدا کے لئے ہو۔
ریا و سمعہ سے عبادت باطل ہے خواہ عبادت کی غرض محض ریا و سمعہ ہو یا تقرب
خدا کے ساتھ اس کا بھی لحاظ کیا ہو خواہ پورے عمل سے اس کا تعلق ہو یا بعض
اجزا سے اجزاء واجبہ ہون یا مستحبہ نفس عمل سے تعلق ہو یا اس عمل کے وقت
یا مکان سے مثلاً نماز تو خدا کے لئے ادا کرتا ہے لیکن اس کا ادا کرنا مسجد مین یا
جماعت مین یا صف اوّل مین یا اوّل وقت مین لوگون کے دکھانے کے لئے
ہے۔ اور یہی حکم ہے اگر نماز کی صفات مین ریا ہو۔
نماز کی نیت کا وقت تکبیر الاحرام کا شروع ہے اور لازم ہے کہ آخر نماز تک اُس
سے غافل نہو اور اُس کے خلاف ارادہ نکرے جن لوگون کو نیت مین مشکلات
پیش آتی ہین اور گھنٹون اس مین مبتلا رہتے ہین وہ وسواسی ہین اور انکی
عبادت مین شیطان کی طرف سے خلل اندازی ہے جو نیکی کی صورت مین
اُسنے ظاہر کی ہے۔ ہر مومن کو ایسے وسوسون کی پابندی سے اجتناب چاہئے۔

تکبیرۃ الاحرام کلمہ اللہ اکبر تکبیر ہے اور جب یہ کلمہ نماز کے شروع مین نیت کیساتھ کہا
جائے تو تکبیرۃ الاحرام کہا جائے گا تکبیرۃ الاحرام رکن ہے عمداً
اور سہواً اُس کا ترک موجب بطلان نماز ہے اور زیادتی سے بھی نماز باطل
ہوجاتی ہے اور از سر نو نماز کی ابتدا کرنا لازم ہے اور صورت اُسکی یہ ہے (اللہ اکبر)

ترجمہ یا کوئی دوسرا ہم معنی کلمہ بجائے تکبیرۃ الاحرام کے کافی نہین اور نہ کمی یا دتی جائز ہے نہ دل مین خیال کر لینا کافی ہے بلکہ زبان سے کہنا لازم ہے کہ حروف مخارج صحیحہ سے ادا ہون اور حرف لام و حرف را مین تفخیم احوط ہے اور تکبیر کے دونون کلمون مین فاصلہ کرنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے اور لفظ اکبر کو اسطرح نہ کہنا چاہئے کہ آکبار ادا ہو یعنی ایک الف بڑھ جائے اور اکبر کی رے کو مشدد بھی نہ پڑھنا چاہئے۔ اور تکبیر بلکہ جملہ اذکار کو اسطرح کہنا چاہئے کہ اپنے کان تک آواز پہونچ سکے اور آخر مین وقف کرنا احوط ہے۔

واجب ہے کہ یہ تکبیر قیام کی حالت مین کہے کہ جسم اور جائے قیام متحرک نہو اور تکبیر نیت سے ملی ہوئی ہو۔ تکبیر کہنے کے وقت دونون ہاتھون کو کانون تک بلند کرنا سنت ہے اسطرح کہ انگلیان اور انگوٹھا سب باہم ملی ہوئی اور ہتھیلیان قبلہ رو رہین۔ تکبیرۃ الاحرام کے ساتھ چھ تکبیرون کا اضافہ سنت ہے اور دعاؤن کا اضافہ زیادہ تر باعث ثواب ہے تکبیرات جو قیام یا قعود کی حالت مین نماز مین مستحب ہین اُن مین بھی مکان نماز اور مصلی کا جسم مستقر ہونا چاہئے کھڑے ہوتے مین یا جھکتے مین کہنا بے موقع ہے بلکہ بعض علما نماز کی صحت مین اشکال کرتے ہین لہذا اگر ایسا اتفاق ہو تو نو ذکر مطلق کا ارادہ کر لینا چاہئے۔

قیام

جو شخص کھڑے ہونے پر قادر ہے اُس پر نماز مین کھڑا ہونا واجب ہے۔ قیام تکبیرۃ الاحرام کے وقت رکن ہے اور قبل رکوع متصل برکوع بھی رکن ہے اور حمد و سورہ کے وقت اور رکوع کے بعد واجب ہے۔ رکن نہین ہے اور بوقت تکبیر رکوع سنت ہے اور اسیطرح اُس تکبیر مین جو

رکوع سے اُٹھکر سجدہ مین جانے کے وقت کہی جاتی ہے اور قنوت مین بھی اور قنوت سے پہلی تکبیر مین بھی قیام سنت ہے بلکہ باوجود قدرت کے بیٹھکر قنوت پڑھنے سے قنوت کی صحت بلکہ نماز کی صحت مین خلل آجاتا ہے

قیام مین سیدھا کھڑا ہونا لازم ہے اور جائے قیام کا مستقر ہونا متزلزل نہونا اور جسم کا دونون پاؤن پر مستقل ہونا متحرک نہونا کسی چیز پر تکیہ نکرنا بھی لازم ہی قیام مین دونون پاؤن کا قریب قریب رکھنا بھی لازم ہے جو معمولی طور پر ہوتا ہے بہت پھیلا دینا پاؤن کا جس سے قیام کی ہیئت بگڑ جائے ناکافی ہے اور جو شخص معذور ہو پورا قیام نکرسکتا ہو تو جسقدر ممکن ہو لازم ہوگا اور وہ قیام مین تکیہ بھی کرسکتا ہے اور اگر یہ بھی نہ ممکن ہو تو بیٹھکر پڑھنا واجب ہوگا اسکے بعد درجہ ہے تکیہ کرکے بیٹھنے کا پھر دہنی کروٹ لیٹنے کا پھر بائین کروٹ لیٹنے کا پھر چت لیٹنے کا خلاصہ جو حالت ممکن ہو اُسکو اختیار کرنا ادائے نماز کے لئے لازم ہوگا۔ اگر درمیان مین معذوریت پیدا ہو جائے تو مجبوری کی صورتون کو یہ ترتیب اختیار کرنا جائے گا اور اگر درمیان مین قدرت حاصل ہو جائے تو جس صورت کی قدرت حاصل ہوگی اُس کا اختیار کرنا لازم ہوگا۔

قیام مین سر و گردن کا سیدھا رکھنا شانون کا درست جھکانا مردون کو انگلیان باہم ملاکر ہاتھون کا گھٹنون کے مقابل مین رانون پر رکھنا اور عورتون کو دہنے ہاتھ کا دہنے سینہ پر اور بائین ہاتھ کا بائین سینہ پر رکھنا اور پاؤن مین تین انگشت سے کم اور ایک بالشت سے زیادہ فاصلہ نہ دینا پاؤن کی انگلیونکا قبلہ رو رکھنا اور دونون پاؤن پر برابر زور دینا قیام مین اپنی نگاہ مقام سجدہ

پر رکھنا مثل ایک ذلیل و حقیر غلام کے خضوع و خشوع کے ساتھ کھڑا ہونا سنت ہے

قرأۃ کا بیان

قرأۃ سے مراد سورہ حمد اور ایک کوئی دوسرا سورہ ہے جو حمد کے بعد پڑھا جاسکے ہر نماز واجب کی پہلی دو رکعتوں مین خواہ دو رکعتی نماز ہو یا سہ رکعتی یا چہار رکعتی سورہ حمد اور ایک پورے سورہ کا پڑھنا واجب ہے۔ سورہ کا حمد پر عمداً مقدم کرنا باعث بطلان نماز ہے اور سہو کی صورت مین حمد کے بعد سورہ کا پھر پڑھنا لازم ہے۔ خوف اور بیماری اور تنگی وقت مین سورہ ترک کر سکتے ہین۔ مگر حمد کا ترک کرنا کسیطرح جائز نہین البتہ اگر ماموم کو موقع حمد کے تمام کرنے کا نہ ملے تو جسقدر گنجائش ہو اُسی پر اختصار کر سکتا ہے قرآن کا ہر سورہ نماز مین پڑھ سکتے ہین خواہ چھوٹا ہو یا بڑا لیکن عزائم یعنی جن سورون مین سجدہ واجب ہے نماز فریضہ مین اُن کا پڑھنا بلکہ ایک آیت بھی اُن مین سے پڑھنا ممنوع ہے اسیطرح وقت کی گنجائش سے زیادہ بڑا سورہ پڑھنا بھی جائز نہین۔ نوافل مین عزائم کا پڑھنا جائز ہے اور سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرنا واجب ہوگا پھر نماز تمام کیجائے گی نوافل مین فقط سورہ حمد پر بھی اقتصار جائز ہے اور ناتمام سورہ پڑھنا بھی جائز ہے سورہ براءۃ کے سوا بسم اللہ ہر سورہ کا جز ہے لہذا اُس کے ترک کر دینے سے نماز باطل ہوجائے گی۔ اور جس سورہ کے پڑھنے کا ارادہ ہو اُسی کے ارادہ سے بسم اللہ بھی کہنی چاہیے کسی ایک سورہ کے ارادہ سے بسم اللہ کہنا اور پھر کسی دوسرے سورہ کا پڑھنا کافی نہین۔

نماز واجب مین نصف سے پہلے کسی سورہ کا چھوڑ دینا اور اُسکی جگہ دوسرے

سورہ کا پڑھنا جائز ہے مگر سورہ توحید اور قل یاایہا الکافرون کا نصف سے
پہلے بھی چھوڑنا اور دوسرے سورہ کی طرف عدول کرنا جائز ہین - نماز واجب
کی ایک رکعت مین حمد کے بعد ایک ہی سورہ پڑھنا اور ایک سے زیادہ پڑھنے
سے احتراز کرنا چاہیئے - سورہ فیل اور لایلاف اور اسیطرح والضحیٰ اور الم نشرح
نماز واجب مین ایک سورہ محسوب ہین تنہا ایک کا بغیر دوسرے کے پڑھنا
کافی نہین اگر پڑھنا ہو تو مع درمیانی بسم اللہ کے دونون کو پڑھے لیکن احوط
مطلقاً ترک ہے - اگر سورہ حمد یاد نہو تو اُس کا سیکھنا واجب ہے اور اگر
کچھ یاد ہو تو جسقدر یاد ہو پڑھے اور باقی کی جگہ اور آیات قران پڑھے اور اگر
قران بالکل یاد نہو تو ذکر خدا بجالائے - تیسری چوتھی رکعت مین اختیار ہے
چاہے سورہ حمد پڑھے یا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تین مرتبہ
مع استغفار اور تسبیحات حمد سے افضل ہین البتہ جو شخص پہلی دو رکعتون
مین حمد کا پڑھنا بھول گیا ہو اُسے ان رکعتون مین سورہ حمد پڑھنا احوط ہے
نماز کی عبارت چونکہ عربی ہے لہذا اسطرح ادا کرنا واجب ہے کہ زبان عرب
کے قواعد مسلمہ کے خلاف نہو اور محاورہ عرب مین صحیح سمجھی جائے اور حروف
کے جو مخارج صحیحہ ہین اُن سے ادا ہوجائین صفات حروف مین فن تجوید کا
پورا التزام واجب نہین - اگر ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف مثلاً بجائے
طا کے تا کہے یا کسی کلمہ کو درست ادا نکرے یا اعراب مین غلطی کرے یا تشدید
یا مد واجب یا سکون لازم مین غلطی کرے تو نماز باطل ہوجائے گی - وسط
کلام مین ہمزۂ وصل کا گرانا لازم ہے - حرکت پر وقف کرنا اور سکون پر وصل کرنا

دونون کا ترک احوط ہے اور الف لام کا ادغام جہان واجب ہے اُس کا لحاظ ترک نہ کیا جائے جو شخص حروف کو مخارج سے ادا نکر سکتا ہو اُس پر لازم ہے کہ سیکھنے مین کوشش کرے ہان اگر کوئی شخص سیکھنے پر قادر نہو یا سیکھنے کے بعد بھی صحیح ادا کرنا اُسے ممکن نہو تو جہانتک ممکن ہو جماعت مین نماز پڑھے ورنہ جس طرح ادا ہو کافی ہے۔ آیتون مین ترتیب کا لحاظ واجب ہے اور موالات بھی ترک نکرے ورنہ نماز باطل ہوگی۔

جہر و اخفات کا قاعدہ

مردون پر نماز صبح مین اور مغرب وعشا کی پہلی دو رکعتون مین جہر واجب ہے۔ ظہر و عصر مین تماماً اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری اور چوتھی رکعت مین اخفات واجب ہے اور عورتون پر جہریہ نمازون مین جہر واجب نہین بلکہ جہر و اخفات دونون جائز ہین البتہ اگر نامحرم تک آواز پہونچے تو جہر ممنوع ہے اور اخفاتی نمازون مین اُن پر بھی اخفات واجب ہی۔ مردون کو اخفاتی نماز مین بسم اللہ بجہر کہنا سنت ہے اور جہری مین بسم اللہ بھی بجہر کہنا واجب ہے۔ اور روز جمعہ نماز جمعہ اور نماز ظہر مین جہر مستحب ہے لیکن تیسری چوتھی رکعت مین اگر سورہ حمد پڑھے تو بسم اللہ مین اخفات احوط ہے۔ جاہل مسئلہ یا بھولکر جہر کی جگہ اخفات اور اخفات کی جگہ جہر کرے تو نماز صحیح ہوگی جہر یا اخفات کے وجوب کا تعلق فقط حمد اور سورہ سے ہے باقی اذکار خواہ واجب ہون یا سنت تکبیرات ہون یا اُس کے غیر سب مین جہر و اخفات دونون جائز ہین البتہ قنوت جہر سے پڑھنا سنت ہے اور امام کے لئے اذکار مین جہر اولے ہے۔ جہر سے آواز تکلم کرنا مراد ہے کہ صدا ظاہر ہو جائے اور اخفات سے مراد

مراد آہستہ تکلم کرنا ہے کہ جو ہر آواز ظاہر نہو اگرچہ قریب کے آدمی سنتے بھی رہین۔
اخفات مین اسقدر ضروری ہے کہ خود سن سکتا ہو دل ہی دل مین پڑھنا یا
اسطرح پڑھنا کہ خود بھی نہ سن سکے کافی نہین۔
جہر مین اسقدر آواز بلند کرنا کہ معمولی طریقہ سے زاید ہوا ور چیخنے کی حد تک پہونچ
جائے ناجائز ہے۔
سنت نمازون مین جہر و اخفات کا اختیار ہے مگر دن کی نوافل مین اخفات
اور رات کی نوافل اور فافلہ صبح مین جہر اولے ہے۔

مستحبات سورہ حمد سے پہلے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم آہستہ کہنا
سنت ہے اور اسیطرح سورہ حمد کے بعد الحمد للہ رب العالمین
کہنا اور سورہ قل ہو اللہ کے بعد کذٰلک اللہ ربی کہنا اور حروف کا واضح طور پر
اور خوش آوازی سے ادا کرنا معانی کا لحاظ رکھنا آیہ نعمت یا آیہ عذاب پہ پہونچکر
حصول نعمت یا دفع عذاب کی دعا کرنا سنت ہے۔
نماز عصر و مغرب مین چھوٹے سورون کا پڑھنا اور ظہر و عشا مین متوسط سورون کا
اور نماز صبح مین بڑے سورون کا پڑھنا سنت ہے چھوٹے سورون مین سورہ
انا انزلنا اور قل ہو اللہ کا خاص رتبہ ہے بلکہ سورہ توحید کا فرایض خمسہ مین ترک
کرنا پسند فرمایا ہے پنجشنبہ اور دوشنبہ کی نماز صبح مین پہلی رکعت مین ہل اتے
اور دوسری مین غاشیہ کا پڑھنا اور بروز جمعہ سورہ جمعہ اور قل ہو اللہ نماز صبح
مین اور سورہ جمعہ و منافقین ظہر و عصر مین سنت ہے معوذتین (سورہ قل اعوذ
برب الفلق قل اعوذ برب الناس) قران کا جزء ہین نماز مین پڑھنا جائز ہے۔

مکروہات ایک سانس مین قل ہو اللہ پڑھنا اور اسیطرح حمد و سورہ کے پڑھنے مین جلدی کرنا دونون رکعتون مین ایک ہی سورہ پڑھنا مکروہ ہے۔

رکوع کا بیان

نماز واجب بلکہ نماز سنت کی ہر رکعت مین ایک مرتبہ رکوع واجب ہے اور وہ رکن ہے اُسکی زیادتی اور کمی سے نماز باطل ہوجاتی ہے خواہ عمداً ہو یا سہواً الا نماز آیات مین ہر رکعت مین پانچ پانچ مرتبہ رکوع واجب ہے اور نماز جماعت مین اگر ماموم اشتباہاً امام سے پہلے رکوع سے کھڑا ہو جائے تو شرکت جماعت کیلئے دوبارہ رکوع جائز ہے

رکوع کے واجبات رکوع مین بقصد رکوع اس قدر جھکنا کہ گھٹنون تک ہاتھ پہونچ جائین واجب ہے اور جھکنے کا طریقہ معمولی ہونا چاہئے گھٹنون کو آگے نکالکر کمر کا جھکا دینا کافی نہوگا اور سکون و استقرار بقدر ادائے ذکر واجب بھی واجب ہے اور ایک مرتبہ تسبیح کبیر سبحان ربی العظیم وبحمدہ یا تین مرتبہ تسبیح صغیر یعنی سبحان اللہ کہنا واجب ہے۔ رکوع کے بعد طمانیت و استقرار کیساتھ کھڑا ہونا بھی واجب ہے اگر کوئی شخص اسقدر جھکنے پر قادر نہو توجسقدر ممکن ہو جھکے اور اگر بالکل قدرت نہو تو کھڑے کھڑے سر سے اشارہ کرے اور اگر کوئی شخص رکوع کرنے والے کی صورت پر کھڑا ہو تو قیام اور رکوع مین اپنی ہیئت و قصد سے فرق کرلے اور احوط یہ ہے کہ رکوع کے لئے کچھ زیادہ جھک جائے مسئلہ تسبیح کبیر و صغیر دونون کو ملاکر رکوع مین کہنا بھی جائز ہے اور ذکر اسوقت چاہئے جب رکوع کی حد مین پہونچکر مستقر ہوجائے اور اُٹھنے سے قبل ذکر تمام ہوجانا چاہئے جبتک

[illegible]

اور اعراب کا صحیح ادا کرنا لازم ہے اور ترجمہ کسی دوسری زبان مین پڑھ لینا ناکافی ہی
اگر بیٹھکر رکوع کیا جائے تو اتنا جھکنا چاہیے کہ چہرہ گھٹنون کے مقابل ہوجائے

مستحبات | رکوع کے قبل تکبیر کانون تک ہاتھ اُٹھاکر کہنا انگلیان کھولکر پوری ہتھیلی سے گھٹنے کو ہاتھ مین لینا گھٹنون کو پوری طرح پیچھے

کو جھکانا پشت کا سیدھا رکھنا گردن کا بڑھانا نگاہ پاؤن کے درمیان رکھنا
بازوؤن اور کہنیون کا جسم سے ہٹا ہوا رکھنا عورتون کا اپنے ہاتھون کو رانون
پر رکھنا تسبیح کبیر تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا زیادہ کہنا دعاے رکوع
پڑھنا کھڑے ہو کر سمع اللہ لمن حمدہ کہنا سنت ہے اور ہاتھون کو ملاکر گھٹنون
کے بیچ مین رکھنا اور رکوع مین قران پڑھنا اور ہاتھون کو کپڑون کے
نیچے جسم سے ملا ہوا رکھنا اور کہنیون کا پہلوؤن سے ملا ہوا رکھنا مکروہ ہے

سجود کا بیان

نماز کی ہر رکعت مین دو سجدے واجب ہین اور دونون سجدے ملکر ایک
رکن ہین جنکی کمی اور زیادتی عمداً اور سہواً نماز کو باطل کردیتی ہے اور ایک
سجدہ کی کمی اور زیادتی اگر عمداً ہے تو مبطل ہے سہواً مضر نہین البتہ زیادتی
مین احوط ہے کہ اعادہ بھی کرے۔

زمین پر بارادہ تعظیم پیشانی رکھنے کا نام سجدہ ہے سجدہ طاعت وعبادت
وخضوع وخشوع کی اعلےٰ فرد ہے سجدہ متکبرون اور سرکشون کے لئے عمل
تادیب ہے اور بجائے خود اعظم عبادت ہے اور آدمی کا کوئی عمل شیطان

پر سجدہ سے زیادہ شاق اور گران نہین ہے۔ سجدہ سے گناہ اسطرح گرجاتے ہین جسطرح ہوا سے درخت کے پتے گرتے ہین کثرت سجود خدا کو محبوب اور سجدہ کو طول دینا مستحب اور مندوب ہے۔ افعال نماز مین سجدہ کے لیے مرتبہ اعلے ہے۔

سجدہ کے واجبات

اوّل پیشانی اور دونون ہاتھون اور دونون گھٹنون اور پاؤن کے دونون انگوٹھون کا رکھنا اور جسم کا بوجھ سب پر ڈالنا واجب ہے۔ مگر رکنیت کا تعلق فقط پیشانی سے ہے۔

دوسرے ذکر اور اس کا حکم سجدہ مین اسیطرح ہے جسطرح رکوع مین مذکور ہوا۔ لیکن سجدہ کا ذکر سبحان ربی الاعلےٰ وبحمدہ ہے یا تین مرتبہ سبحان اللہ۔ تیسرے اعضاے سجود مین طمانیت و استقرار اتنی دیر کے لئے کہ ذکر واجب ادا ہوجائے۔ چوتھے سجدہ اولے سے سر اُٹھا کر استقرار و استقلال کے ساتھ بیٹھنا۔ پانچوین جاے قیام اور جاے سجدہ کا ملی ہوئی چار انگلیون سے زیادہ پست و بلند نہونا۔ سجدہ مین بھی عربیت اور اداے حروف اور مراعاۃ ترتیب و موالات لازم ہے۔

جاے پیشانی کے شرایط

اوّل جہان سجدہ کے لئے پیشانی رکھی جاے لازم ہو کہ پاک ہو نجس مقام پر اگرچہ خشک ہو سجدہ جائز نہین جسکی تفصیل بیان ہوچکی ہے دوسرے یہ کہ جائز السجود ہو

جائز السجود چیزونکا بیان

سجدہ یا زمین پر صحیح ہوسکتا ہے یا اُن چیزون پر جو زمین سے اُگی ہون اور عادۃً کھانے یا پینے پہننے مین آتی

ہون پس وہ اجزا زمین جنکو اب زمین نہین کہا جاتا مثل تانبے اور چاندی سونے اور جواہرات اور دیگر معدنی پتھرون کے کسی چیز پر سجدہ جائز نہین اسیطرح روٹی اور ان پتون پر جو کھائے جاتے ہین مثل شلجم و چقندر اور مختلف قسم کے ساگ اور پان وغیرہ کے اور اسی طرح ہر قسم کے لباس پر سجدہ جائز نہین اگر کسی درخت کا فقط پھل کھایا جاتا ہو تو اسکے پتہ اور لکڑی پر سجدہ جائز ہے اسیطرح اس کے عکس مین اسیطرح ان چیزون پر جائز ہے جو حیوان کی غذا ہین انسان کی غذا نہین ہین۔ جیسے گھانس اور بھوسہ اور درختون کی چھال اور پتے اور پھول جنکا دوا یا غذا مین کھانا معمول نہو اور جس شئے کو ایک شہر والے نہ کھاتے ہون لیکن دوسرے شہر مین ماکول ہو اسپر سجدہ جائز نہین۔

جو دوا مین اکثر استعمال ہوتی ہون مثل تیزپات اور برگ گاوزبان اور برگ کاسنی و نکوہ کے وہ قابل اجتناب ہین۔ لیکن جو اتفاقی استعمال ہوتی ہین ان پر سجدہ ممنوع نہین۔ کاغذ پر سجدہ جائز ہے خواہ سفید ہو یا رنگین ہان اگر گاڑھی سیاہی سے لکھا ہوا ہو یا رنگ جرم دار یا ریشمی کاغذ ہو تو سجدہ جائز نہوگا چونے اور گچ اور پختہ برتنون کے ٹکڑون اور اینٹون پر بھی سجدہ جائز نہین۔

جن چیزون پر سجدہ جائز ہے ان سب مین افضل مٹی اور خاک ہے اور سب سے افضل خاک شفا یعنی تربت حضرت سید الشہدا ع ہے اس لئے کہ خاک شفا پر سجدہ آسمان کے ساتون حجابون کو توڑ دیتا ہے اور جو قبول عبادت کے مراتب ہر ہر آسمان مین ہین انھین اٹھا دیتا ہے اور زمین کے ساتون طبقے

جاے سجدہ کے نیچے نورانی ہوجاتے ہین اور بہ نسبت بنی ہوئی سجدہ گاہ کے نفس خاک پاک پر سجدہ زیادہ فضیلت رکھتا ہو اور جسقدر قبر مطہر کے قریب کی خاک ہو زیادہ اولی ہے مسئلہ بحالت مجبوری ہر چیز پر سجدہ جائز ہوجاتا ہے خواہ لباس ہو یا دوسری کوئی چیز یہانتک کہ جب کچھ ممکن نہو تو پشت دست پر سجدہ جائز ہوجاتا ہے لیکن اگر اثنائے نماز مین جائز السجدہ چیز گم ہوجائے تو اگر وقت نماز وسیع ہے نماز کو قطع کر دے اور انتظام کر کے پھر نماز پڑھے ورنہ جس طرح ممکن ہو اُسی نماز کو تمام کرے تیسری شرط یہ ہے کہ پیشانی مقام سجدہ پر برقرار ہوجائے پس اگر بسبب تری یا نرمی کے پیشانی جم نہ سکے تو سجدہ صحیح نہوگا۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ پیشانی پر یا مقام سجدہ پر کوئی چیز حائل نہو پس اگر سجدہ گاہ پر میل ہو یا پیشانی پر ضماد ہو تو سجدہ صحیح نہوگا۔ اگر پہلے سجدہ مین پیشانی پر مٹی چمٹ جائے یا چپک جائے تو دوسرے سجدہ کے لئے اُسکو دور کر دینا چاہئے۔ غبار کا البتہ مضائقہ نہین۔

تنبیہ پیشانی کے سوا دوسرے اعضا مین شرط نہین کہ اُن کا محل جائز السجود ہو۔ اور چاہئے کہ پاؤن کے انگوٹھون کے کنارے رکھے جائین دونو ہاتھون کی ہتھیلیان پوری رکھی جائین تخت کا شگاف یا باریک جالی دار چیز پر ہاتھ رکھنا کافی ہے۔ اگر زیادہ بڑے سوراخ ہون تو کافی نہوگا کہ مٹھیان باندھ کر ہاتھ رکھنا یا انگلیون کے سرون کا رکھنا بھی ناکافی ہے۔ مسئلہ اگر پیشانی غیر جائز السجود پر رکھی جائے تو اُس کا اُٹھانا اور جائز السجود مقام پر رکھنا جائز نہین بلکہ پہلے مقام سے دوسرے مقام پر کھینچ لینا چاہئے مسئلہ

جسکی پیشانی پر پھوڑا ہو تو ایک گڑھا کھودنا لازم ہے کہ صحیح مقام زمین تک پہونچ جائے یا پھوڑے کو بچا کر سجدہ کرلے۔ اور اگر تمام پیشانی گھری ہوئی ہو تو دہنی کنپٹی پر ورنہ بائین کنپٹی پر سجدہ کرے اور اگر سجدہ کے لئے ویسا جھکنا ممکن نہو تو مقام سجدہ بلند کرلینا چاہئے اور اگر بالکل نہین جھک سکتا ہے تو اشارہ سے سجدہ کریگا۔ مسئلہ اگر پیشانی ٹکر کھا کر اٹھ جائے اور پھر بے اختیار محل پر پہونچ جائے تو ایک سجدہ شمار کرنا چاہئے۔ اور اس نماز کا دوبارہ پڑھ لینا اولے ہے۔

سجدہ کے مستحبات

سمع اللہ کے بعد سجدہ کے لئے بحالت استقرار تکبیر کہنا۔ سجدہ مین گھٹنون سے پہلے ہاتھون کا پہونچانا اور کھڑے ہونے کے وقت ہاتھون سے قبل اول گھٹنے اٹھانا۔ اعضائے سجدہ کو کامل طور پر رکھنا اور ناک کو بھی جائے سجدہ تک پہونچانا۔ ہاتھون کی سب اونگلیان ملا کر کانون کے مقابل قبلہ رو رکھنا۔ دعائے سجدہ پڑھنا۔ ذکر سجدہ متعدد مرتبہ کہنا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا زیادہ۔ دعا مانگنا سجدون کے درمیان تورک سے تشہد کیطرح بیٹھنا۔ بیٹھنے مین ہاتھ رانون پر رکھنا پہلے سجدہ سے اٹھکر تکبیر کہنا دوسرے سجدہ کے لئے جھکنے سے پہلے تکبیر کہنا۔ بیٹھکر استغفر اللہ ربی واتوب الیہ کہنا۔ دوسرے سجدہ بعد تورک اور باطمینان بیٹھنا بلکہ اس کو ترک نکیا جائے۔ مردون کو سجدہ مین کہنیان اور شکم کو زمین سے اونچا رکھنا اور بازوؤن کو پہلوؤن سے جدا رکھنا۔ کھڑے ہونے مین بحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد کہنا۔ سجدہ کو طول دینا سجدہ مین تسبیح اور ذکر خدا زیادہ کرنا۔ سجدہ مین ناک کی طرف نگاہ رکھنا۔

تشہد کا بیان

تشہد نماز کی دوسری اور آخری رکعت مین واجب ہے عمداً ترک کرنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے اگر سہواً ترک ہوجائے اور رکوع سے پہلے یاد آجائے تو تشہد پڑھنا اور بعد نماز کے دو سجدہ سہو لازم ہین اور رکوع مین جانے کے بعد یاد آئے تو نماز کے بعد اُسکی قضا اور سجدۂ سہو لازم ہین۔

تشہد کے واجبات اوّل شہادت توحید و رسالت مع صلوات اسطرح اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشھدان محمداً عبدہ ورسولہ اللھم صل علی محمد وآل محمد۔ دوسرے بمقدار ذکر مذکور مطمئن بیٹھنا تیسرے بہ ترتیب مذکور تشہد پڑھنا۔ چوتھے موالات یعنی فقرات مذکورہ مین زیادہ فاصلہ نکرنا۔ پانچوین اعراب وحروف کو بالفاظ عربیہ مذکورہ صحیح طور پر ادا کرنا۔

مستحبات بطور تورک بیٹھنا اور تورک کا طریقہ یہ ہے کہ بائین کولے پر زور دیکر بیٹھے اور دونون پاؤن کو دھنی طرف خارج کرے کہ بائین پاؤن کے تلوے پر دہنے پاؤن کی پشت رہے۔ اونگلیان ملاکر ہاتھون کا رانون پر رکھنا نگاہ آغوش کی طرف رکھنا اور کار مستحبہ تشہد مین پڑھنا۔

سلام کا بیان

تشہد کے بعد سلام واجب ہے مگر تشہد اور سلام رکن نہین ہین عمداً ترک کرنا باعث بطلان نماز ہے اور سہواً ترک ہونے مین اگر اسوقت یاد آئے کہ نماز

کے منافی امور واقع نہین ہوئے تو ادا کرنا لازم ہے اور اگر واقع ہو گئے ہین تو سجدۂ سہو کی ضرورت ہوگی سلام کے لئے تین فقرے ہین اول السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ دوسرے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تیسرے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ انمین پہلا فقرہ مستحب ہے بلکہ سلام سے خارج اور صلوات کا ضمیمہ ہے اور احوط یہ ہے کہ اسکو بھی ترک نکیا جائے باقی دو فقرون مین ایک واجب ہے جو پہلے کہا جائے اور دوسرا سنت لیکن اگر دوسرا فقرہ مقدم کیا جائے تو وہی کافی ہے مگر احوط ہے کہ دونون فقرے ترتیب مذکور ادا کئے جائین۔

واجبات	سلام مین بیٹھنا اور مستقر ہونا اور بپابندی عربیت فقرات صحیح اعراب اور صحیح مخارج سے ادا کرنا اور موالاۃ کا لحاظ

رکھنا واجب ہے۔

مستحبات	تورک اور ہاتھون کا رانون پر رکھنا سلام مین سنت ہے تشہد وسلام مین امام کو جہر اور ماموم کو اخفات سنت ہے اور منفرد

مختار ہے اور امام کو سلام اخیر مین گوشہ چشم سے دہنی طرف اشارہ کرنا اور ماموم کو بھی اسیقدر سنت ہے اگر بائین طرف کوئی نہو ورنہ دوبارہ سلام کہنا اور بائین طرف اشارہ کرنا بھی سنت ہوگا سلام پر نماز ختم ہوجاتی ہے۔

نماز کے دیگر واجبات و مستحبات

واجبات	نماز مین جسطرح مذکور ہوا ترتیب واجب ہے اول نیت پھر

تکبیرۃ الاحرام پھر حمد و سورہ پھر رکوع پھر سجدے اسی طرح دوسری رکعت اور اس کے آخر مین تشہد اور اگر دو رکعتی نماز ہے تو پھر سلام اور اگر سہ رکعتی ہے تو ایک رکعت بطرز سابق اور پڑھکر اور اگر چہار رکعتی نماز ہے تو دو رکعتین اور پڑھکر تشہد و سلام پڑھے اور نماز کو تمام کرے پس اگر کوئی عمداً ترتیب بدل دے نماز باطل ہو جائے گی۔

نوین ہے موالات واجب ہے یعنی ایک فعل سے دوسرے فعل کو فاصلہ نہ دے اور اتنا نہ کرے کہ نماز کی صورت بگڑ جائے لیکن رکوع و سجود مین طول دینا یا بڑے بڑے سورے یا زیادہ دعائین اور قنوت پڑھنا مضر نہین۔

مستحبات

ہر نماز مین قنوت سنت ہے خواہ نماز واجب ہو یا سنت اور جہری نماز مین خصوصاً صبح و نماز جمعہ و نماز وتر مین تاکید زیادہ ہے اور احوط ہے کہ قنوت ترک نہ کرے۔ ہر نماز مین قنوت ایک مرتبہ سورہ کے بعد اور رکوع سے پہلے دوسری رکعت مین چاہیے۔ مگر عیدین مین پہلی رکعت مین پانچ قنوت اور دوسری مین چار قنوت ہین اور نماز آیات کی پہلی رکعت مین دو قنوت اور دوسری مین تین قنوت ہین یعنی ہر دوسرے رکوع سے پہلے ایک قنوت ہے اور نماز جمعہ مین ایک قنوت پہلی رکعت مین رکوع سے پہلے اور دوسری رکعت مین رکوع کے بعد سنت ہے۔

قنوت کا جہر سے پڑھنا مستحب ہے خواہ نماز جہری ہو یا اخفاتی خواہ امام ہو یا منفرد بلکہ ماموم کے لئے بھی جہر سنت ہے اگر امام تک آواز نہ پہونچے۔

اور قنوت سے پہلے دونون ہاتھون کو اُٹھا کر تکبیر کہنا بھی سنت ہے اور پھر چھوڑ کر قنوت کے لئے دوبارہ اسطرح اٹھانا سنت ہے کہ ہاتھ کھلے ہوئے اور ہتھیلیان آسمان کی طرف اور پشت دست زمین کیطرف ہو اور نگاہ ہتھیلیون پر ہو اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ سے اور ہر ہاتھ کی اُنگلیان انگوٹھا چھوڑ کر باہم ملی ہوئی چہرہ کے مقابل ہون جسطرح سائل محتاج ہاتھ پھیلاتا ہے۔ مگر ہاتھون کا اٹھانا سنت ہے جس طرح بیان ہوا شرط نہین ہے اور نہ کوئی خاص دعا یا ذکر مخصوص ہے بلکہ ہر طرح کی دعا دنیا و آخرت کی حاجتین طلب کرنا مناجاۃ نظم ہو یا نثر صلوات قرآن کی قرارت قرآن کی آیات دعا کا پڑھنا سب جائز ہے لیکن اولے وہی دعائین ہین جو حضرات معصومین ؑ سے قنوت کے لئے وارد ہین اور کلمات فرج کی فضیلت بھی بہت ہے اور اوّل و آخر درود پڑھنا اولے ہے مگر امر حرام کے لئے دعا نا جائز ہے اور قنوت مین طول دینے کا ثواب بہت عظیم ہے علی الخصوص نماز وتر مین۔ مسئلہ جو شخص قنوت بھول جائے تو رکوع کے بعد پڑھ لینا سنت ہے یہانتک کہ اگر نماز کے بعد یاد آجائے تو اسی وقت قضا پڑھ لے۔

مکروہات نماز

نماز مین انگلیان چٹخانا، انگڑائی لینا جماہی لینا جو امور مانع خضوع و خشوع اور حضور قلب مین خلل انداز ہون اُن کا بجالانا فضول و بے کار شغل کرنا۔

مبطلات نماز

حدث اکبر و اصغر عمداً ہو یا سہواً - مخالفین کی طرح بحالت قیام ہاتھ کا ہاتھ پر رکھنا یعنی نماز مین ہاتھ باندھنا جسکو تکفیر کہتے ہین خواہ ناف کے اوپر یا ناف کے نیچے قبلہ سے عمداً منحرف ہوجانا عمداً کلام کرنا اگرچہ ایک حرف بامعنی یا دو حرف مہمل ہون قہقہہ اور امور دنیا کے رونا جس فعل سے نماز کی صورت بگڑ جائے اُسکا بجالانا کھانا پینا سورہ فاتحہ کے بعد لفظ آمین کہنا یہ سب امور نماز کو باطل کردیتے ہین -

مسئلہ کھنکارنا نماز مین مبطل نہین مسئلہ قرآن اور دعا اور ذکر خدا کلام ممنوع مین داخل نہین مسئلہ اگر کوئی شخص نماز گذار پر سلام کرے تو جو صیغہ سلام وہ کہے جواب مین مصلی بھی وہی کہے لیکن جو سلام ازراہ تمسخر ہو اُس کا جواب واجب نہین چھینکنے کے بعد الحمد للہ کہنا اور چھینکنے والے کو نماز مین دعا دینا جائز اور مسنون ہے - مسئلہ جو شخص پیاسا ہو اور صبح کو روزہ رکھنا ہو اور وقت مین بھی گنجائش نہو تو نماز وتر مین پانی پینا مستثنیٰ ہے اسکے سوا باقی چیزون مین نماز واجب و سنت دونون یکسان ہین -

تعقیبات

تعقیب سے مراد نماز کے بعد بے فاصلہ دعا اور مناجاۃ اور ذکر خدا و تلاوت قرآن مین مشغول ہونا ہے معارف الٰہیہ مین غور کرنا اور عظمت و جبروت خدا

مین فکر کرنا خوف خدا مین رونا بھی تعقیب ہے۔ تعقیب نماز کے بعد سنت ہے
اور تاکید وارد ہے اور اُس مین نماز کا ثواب ملتا ہے۔ روزی کے حق مین
شہرون پھرنے سے بیٹھکر تعقیب مین مشغول ہونا زیادہ مفید ہے دعا
اسوقت قبول ہوتی ہے تعقیب کے لئے کوئی مقدار معین اور محدود نہین۔
منجملہ تعقیبات کے تین مرتبہ ہاتھون کو اُٹھاکر تکبیر کہنا اور تسبیح
فاطمہ زہرا کا پڑھنا ہے۔ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس
مرتبہ سبحان اللہ۔ ایک ہزار رکعت نماز سے یہ تسبیح افضل ہے۔ یہ تسبیح جناب
رسالتمابؐ نے اپنی نورچشم فاطمہ زہرا کو تعلیم فرمائی اور انھین کے نام سے
مشہور ہوئی ایک حدیث مین ہے کہ اگر کوئی دوسری چیز اس سے بہتر
ہوتی تو جناب رسالتمابؐ اپنی بیٹی کو وہی عنایت فرماتے۔ اس تسبیح کو
خاک شفا کی تسبیح پر پڑھنا بالخصوص مستحب ہے۔ اگر تسبیح پختہ ہے تو بھی ثواب
ہوگا۔ جناب فاطمہ زہرا سیدۃ النساء صلوات اللہ علیہا دورسے مین گرہین لگاکر
تسبیح پڑھا کرتی تھین جب حضرت حمزہ نے شہادت پائی تو جناب معصومہ
نے حضرت حمزہ کی قبر کی مٹی سے تسبیح بنائی جب امام حسینؑ درجہ شہادت پر
فائز ہوئے تو خاک شفا کی تسبیح کا رواج ہوگیا اس تسبیح کا یہ ثواب ہے
کہ اگر ہاتھ مین ہو تو اس شخص سے پہلے وہ خود تسبیح مین مشغول ہوتی ہے اور
بغیر پڑھے ہوئے اُس شخص کو فقط حرکت دینے سے سات مرتبہ پڑھنے کا ثواب
ملتا ہے اور حدیث مین ہے کہ زانو بدلنے سے پہلے اگر یہ تسبیح پڑھے تو مغفرت ہوجاتی ہے
تعقیبات جو حضرات معصومینؑ سے منقول ہین بہت کثیر ہین بعض اُن مین نماز

نماز صبح کے مخصوص ہین بعض نماز ظہر یا عصر کے ساتھ بعض نماز مغرب یا عشا کے ساتھ بعض بلا تخصیص ہر نماز کے لئے ہین اور کتب مبسوطہ مین تفصیل مذکور ہین۔ مخصوص دعائین بغیر قصد خصوصیت دوسرے مقام پر پڑھ سکتے ہین۔ صلوات بہترین تعقیبات سے ہے اور برادران ایمانی کی حاجات شرعیہ کے لئے دعا کرنا اپنی حاجت روائی کا باعث ہے۔ دشمنان اہلبیت پر نفرین کرنا بھی بعد نماز کے سنت ہے۔

سجدۂ شکر

نماز واجب ہو یا سنت نماز کے بعد سجدۂ شکر سنت موکدہ ہے اور تعقیب کے بعد سجدۂ شکر بجا لانا بہتر ہے اور بہتر طریقہ اُس کا یہ ہے کہ دونون کلائیان[1] زمین پر رکھے اور کم سے کم تین مرتبہ شکراً للہ کہے پھر دہنا رخسار خاک پر رکھے پھر بایان رخسار رکھے پھر دوبارہ پیشانی خاک پر رکھے اور جو دعائین منقول ہین پڑھے اور جس کام کے لئے چاہے دعا کرے اور سنت ہے کہ بعد سجدہ کے موضع سجدہ پر ہاتھ پھیرے پھر اُس ہاتھ کو منھ اور سینہ پر پھیر لے اور دہنے ہاتھ سے بجا لائے تو بہتر ہے۔

علاوہ نماز کے جب کوئی نعمت حاصل ہو یا کوئی بلا یا مصیبت دفع ہو یا کسی عمل خیر کی توفیق حاصل ہو سجدہ شکر سنت ہے بلکہ جب سابق کی ایسی کوئی حالت یاد آجائے تو بھی سنت ہے۔

[1] سجدۂ شکر مین پیشانی خاک پر رکھے دونو کلائیان پھیلا دے۔ سینہ و شکم زمین سے ملا دے ۱۲

نماز پنجگانہ کے سوا اور واجب نمازوں کا بیان

نماز آیات یہ نماز چاند گہن اور سورج گہن اور زلزلے کے سبب سے اور اور خوفناک ارضی وسماوی حوادث کے سبب سے مثل سیاہ و سُرخ و زرد آندھی کے اور شدید تاریکی ہو جانے کے سبب سے واجب ہوتی ہے جن سے اکثر اور بکثرت آدمی خوف زدہ ہو جائیں۔ اگر یہ حالت نہو تو نماز بھی واجب نہو گی۔ چاند گہن سورج گہن مین خوف کی شرط نہین اور دیگر ستارون کے گہن سے نماز واجب نہین ہوتی۔ گہن مین شروع سے ختم تک نماز کا وقت ہے اور احوط یہ ہے کہ کھُلنا شروع ہونے سے پہلے نماز پڑھ لی جائے۔ اگر ایک رکعت کا وقت ملجائے تو پوری نماز ادا سمجھی جائے گی دیگر امور کے لئے وقت کی حد مقرر نہین۔ جہانتک ہو جلدی کیجائے۔ اگر گہن کی اطلاع ہو اور جان کر نماز نہ پڑھے تو گنہگار ہو گا۔ اور قضا بھی واجب ہو گی۔ اور سہواً نہ پڑھنے مین بھی قضا واجب ہے۔ البتہ اگر اطلاع نہو تو قضا واجب نہین۔ ہان اگر پورا گہن ہو تو پھر بھی قضا واجب ہے۔ دیگر خوفناک امور مین اگر نماز ترک ہو گئی ہے تو اُس کا فوراً ادا کرنا واجب ہی اور جب یاد آئے فوراً پڑھ لے۔

اگر نماز یومیہ کا وقت بھی ہو اور ابھی پڑھنے کی نوبت نہین آئی اور نماز آیات بھی واجب ہو گئی پس اگر دونون کا وقت وسیع ہے تو یومیہ کا پہلے پڑھنا احوط ہی۔ اور اگر دونون کا وقت تنگ ہے تو یومیہ کو مقدم کرے اور اگر ایک کا

وقت تنگ ہے تو جسکا وقت تنگ ہے اُسے مقدم کرے اور جس کا وقت وسیع ہے اُسے آخر مین پڑھے۔

نماز آیات کی کیفیت

یہ نماز دو رکعتی ہے ہر رکعت مین پانچ پانچ رکوع اور دو دو سجدے ہین اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے اور حمد و سورہ پڑھے رکوع مین جائے رکوع سے اُٹھکر پھر حمد اور سورہ پڑھے اور قنوت پڑھکر رکوع مین جائے پھر اوٹھے اور حمد و سورہ پڑھکر رکوع مین جائے۔ پھر اوٹھکر حمد و سورہ اور قنوت پڑھے اور رکوع مین جائے پھر اوٹھکر حمد و سورہ پڑھے اور پانچوان رکوع کرے اور کھڑا ہوکر سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور سجدہ مین جائے دونون سجدہ سے فارغ ہوکر پھر مثل سابق ہر مرتبہ حمد و سورہ پڑھکر پانچ رکوع کرے اور کھڑا ہوکر سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور سجدون کے بعد تشہد و سلام بجا لائے لیکن اس رکعت کے پہلے اور تیسرے اور پانچوین رکوع کے ساتھ قنوت ہوگا۔ یعنی پہلی رکعت مین دو قنوت ہونگے اور دوسری مین تین جسطرح اور نمازون مین دوسری رکعت مین قنوت ہوتا ہے یہان ہر دوسرے رکوع کے ساتھ قنوت ہوگا۔ یہ اختیار ہے کہ ہر مرتبہ ایک ہی سورہ پڑھے یا دوسرا سورہ پڑھے۔ یہ بھی اختیار ہے کہ ایک سورہ کے پانچ ٹکڑے کرے ایک ایک ٹکڑا ہر رکوع کے ساتھ پڑھے اور یہ بھی اختیار ہے کہ دو تین رکوع مین پورے سورے

پڑھے اور باقی رکوعات مین ٹکڑے کرکے کوئی سورہ پڑھے۔ لیکن اگر پورا سورہ پڑھے گا تو بعد کے رکوع مین سورۂ حمد کا پڑھنا بھی لازم ہوگا اور اگر ٹکڑا پڑھا ہے اور بعد کے رکوع مین آسیکا دوسرا ٹکڑا پڑھنا چاہتا ہے تو حمد نہ پڑھے گا لیکن بہرحال پانچ رکوع مین ایک سورہ کامل ہوجانا چاہئے۔

مستحبات قنوت جس کا ذکر ہوا نماز مین سنت ہے اور قنوت سے پہلے اور قنوت کے بعد تکبیر بھی سنت ہے اور سمع اللہ بھی سنت ہے اور بشرط گنجائش وقت نماز کا طول دینا اور دوبارہ پڑھنا بڑے بڑے سورے پڑھنا ہر قیام مین پورا سورہ پڑھنا دن ہو یا رات نماز جہر سے پڑھنا زیر آسمان نماز پڑھنا مساجد مین پڑھنا بجماعت پڑھنا یہ سب امور بھی سنت ہین۔ مسئلہ امور مذکورہ جس جس شہر مین ظاہر ہون وہین کے لوگون پر نماز واجب ہے۔

نماز جمعہ کا بیان

نماز جمعہ اس زمانہ مین کہ زمانہ غیبت ہے واجب عینی نہین ہے اس لئے وجوب عینی کے احکام ترک کئے گئے بلکہ واجب تخییری ہے یعنی نماز ظہر و نماز جمعہ مین سے کسی ایک کا پڑھنا واجب ہے اور مکلف کو اختیار ہے جسے چاہے پڑھے مگر جمعہ افضل ہے اور دونون کا بہ نیت قربت پڑھ لینا احوط ہے یعنی مخصوص وجوب کی نیت کسی مین نکرے نماز جمعہ کا وقت زوال سے اسوقت تک ہے کہ ہر شئے کا سایہ اُسکی برابر ہوجائے۔ اگرچہ زوال کے بعد جلدی پڑھ لینا احوط ہے۔

نماز جمعہ اُس پر واجب ہی جو بالغ ہو عاقل ہو مرد ہو آزاد ہو حضر میں نہو بیمار اور نابینا اور بڈھے اور مسافر اور عورت اور غلام سے ساقط ہے لیکن اگر نماز جمعہ ہو رہی ہو اور عورت کے سوا یہ لوگ حاضر ہو جائیں تو صحیح ہو جائے گی۔

نماز جمعہ کی صحت اس بات پر موقوف ہے کہ دونوں خطبے ممکن ہوں جماعت سے نماز پڑھنا ممکن ہو ایک فرسخ کے اندر دوسری جگہ نماز جمعہ نہو تی ہو کم سے کم پانچ مرد جماعت جمعہ میں شرکت کریں اور امام جمعہ کا بالغ عاقل مومن مختون عادل اور مرد ہونا اور ولد الزنا نہونا شرط ہے اور اس کے لئے احوط یہ ہے کہ مجتہد ہو یا مجتہد کی طرف سے ماذون ہو نماز جمعہ بغیر جماعت کے صحیح نہیں لیکن جو شخص دوسری رکعت میں شریک ہو وہ اپنی دوسری رکعت فرادی پڑھے گا۔ اور قنوت پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسری رکعت میں رکوع کے بعد سنت ہے

نماز جمعہ سے پہلے دو خطبے واجب ہیں۔

پوری ترکیب اول اذان کے بعد کھڑے ہو کر باطہارت نیت کر کے دو خطبے پڑھے خواہ امام خود پڑھے یا کوئی دوسرا شخص اور خطبوں میں حمد و ثنا خدا اور محمد و آل محمد پر صلوات اور وعظ کا ہونا اور درمیان خطبوں کے بیٹھنا اور ایک چھوٹا سورہ پڑھنا چاہیے اور دوسرے خطبہ میں آئمہ پر صلوات اور مومنین و مومنات کے لئے طلب مغفرت بھی کرے پھر اقامت کے بعد نماز شروع کرے اور مثل نماز صبح کے دو رکعت پڑھے لیکن پہلی رکعت میں حمد اور سورۂ جمعہ۔ پھر قنوت جمعہ پڑھنا اور دوسری رکعت میں بعد حمد کے سورہ منافقون پڑھنا اور رکوع کے بعد دوبارہ پھر قنوت پڑھنا سنت ہے خطبہ میں کلام کرنا حرام ہے۔ اور سامعین

کا بحال سکوت غور سے خطبہ کا سننا اور خطیب کا اسقدر بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ پانچ یا سات آدمی سن لین لازم ہے۔ نماز جمعہ جب واجب تخییری ہو تو بیع وشرا اور سفر حرام نہین ہے اگرچہ احوط ترک ہے۔ جمعہ کے دن غسل کرنا اور سر منڈانا کنگھی کرنا عمدہ لباس پہننا عطر لگانا خطبہ مین تلوار یا عصا پر تکیہ کرنا خطیب کا فصیح و بلیغ ہونا قبل خطبہ حاضرین پر سلام کرنا اور نماز جمعہ کے قبل نافلہ جمعہ پڑھنا سنت ہے۔ خطبہ مین نیت و طہارت شرط ہے۔

نماز عیدین

امام یا اُس کے نایب خاص کی موجودگی مین یہ نماز واجب ہے لیکن اس زمانہ مین سنت ہے۔ نماز عید کا وقت صبح سے زوال تک ہے اس کے بعد وقت فوت ہوجاتا ہے اس نماز کی قضا نہین ہے۔

نماز عید کی ترکیب نماز عید دو رکعت ہے ہر رکعت مین بعد حمد کے جو سورہ چاہے پڑھے مگر پہلی رکعت مین سورہ اعلیٰ اور دوسری مین والشمس پڑھنا سنت ہے اور پہلی رکعت مین علاوہ تکبیر رکوع کے پانچ تکبیرین ہین اور دوسری مین چار اور ہر تکبیر کے بعد قنوت ہے اور قنوت عید کی مخصوص دعا پڑھنا بہتر ہے اور یہ نماز فرادی بھی ہوسکتی ہے اور اگر جماعت سے پڑھی جائے تو دو خطبے مثل جمعہ کے یہان بھی پڑھے لیکن یہان خطبے نماز کے بعد ہین اور عید فطر مین شب عید کی نماز مغرب مین اور نماز صبح اور نماز عید کے بعد تکبیرات سنت ہین۔ اور عید قربان مین دس نمازون کے بعد تکبیرات سنت

ہین جسکی روز عید کی ظہر سے ابتدا ہے اور بارھوین تاریخ نماز صبح پر ختم ہے۔

نماز عید کے مستحبات بلند آواز سے پڑھنا تکبیرون مین ہاتھ بلند کرنا۔ مکہ کے سوا اور شہرون مین صحرا مین نماز پڑھنا نماز سے قبل غسل کرنا عمامہ سفید باندھنا خاص زمین پر سجدہ کرنا نماز کے لئے سکون و وقار کے ساتھ جانا۔ پیادہ اور برہنہ پا جانا۔ نماز سے قبل غسل کرنا۔

مکروہات ہتھیار باندہ کر جانا نماز عید سے پہلے اور بعد نافلہ پڑھنا منبر کا صحرا مین لے جانا زیر سقف نماز پڑھنا۔

واجب نمازون مین نماز طواف ہے لیکن اسکا بیان حج کے ساتھ مناسب ہے اور نماز نذر و عہد و یمین اور نماز اجارہ اور باپ کی قضا نماز بڑے بیٹے کے ذمہ یہ بھی واجب ہین نماز نذر وغیرہ مین جو وقت اور جو مکان اور جو شرط نذر مین ملحوظ کریگا اُسکی پابندی لازم ہوگی اور اگر فقط نماز بغیر کسی قید کی نذر کی ہے تو اختیار ہوگا کہ جہان اور جسوقت اور جس ہیئت سے چاہے پڑھے۔

نماز نذر مین نماز کی ہیئت شرعیہ کے خلاف اگر کچھ نذر کرے گا تو نذر باطل ہوگی مثلاً ایک رکعت دو رکوع کے ساتھ یا چار سجدون کے ساتھ۔

اور نماز اجارہ میت کی طرف سے پڑھی جاتی ہے یعنی اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کے ذمہ قضا ہون تو وہ نمازین دوسرے کے بقصد نیابت پڑھ دینے سے بری الذمہ ہوجائے گا خواہ بیٹا پڑھے یا کوئی شخص بغیر اجرت کے تبرعاً پڑھ دے اور اگر کسیکو اجیر کرکے میت کی نمازین ادا کرائی جائین تو

بھی برارت ذمہ ہو جائے گی - جب اجیر بقصد نیابت ادا کرے -
نماز اجارہ زندہ شخص کی طرف سے صحیح نہین بلکہ کوئی عبادت زندہ کی طرف سے دوسرا شخص ادا نہین کر سکتا خواہ تبرعا ہو یا اجارہ البتہ پیر ضعیف کی طرف سے حج بحالت زندگی بشرائط معتبرہ ادا ہو سکتا ہے اور بعض مستحب چیزین بھی مثل زیارت معصومین کے زندون کی طرف سے بہ نیابت ہو سکتی ہین -
اجیر مین شرط ہے کہ جس فعل پر مثل نماز روزے کے اجیر کیا جائے اُسکے مسائل سے باجتہاد یا تقلید واقف ہو اور ایسا ہو کہ ادا کرنے کا اُسپر اطمینان ہو اگرچہ عادل نہو اور لازم ہے کہ میت کی تکلیف کے موافق عمل کیا جائے مثلاً اجیر حضر مین ہے اور نماز میت سے سفر مین قضا ہوئی ہے تو قصر لازم ہوگا - اگر اجیر قیام نکر سکتا ہو یا کوئی عذر ہو تو اسکو اجیر نکرنا چاہیے اور اگر اجیر کیا جائے تو اسکو زوال عذر کے بعد ادا کرنا لازم ہوگا -
نماز اجارہ مین ترتیب کا لحاظ ترک نکیا جائے اگر کسی کو اجیر کیا اور اُسنے ادا نہین کیا تو وہ مشغول الذمہ رہیگا لیکن اس فعل کا دوبارہ ادا کرانا لازم ہوگا اس لئے کہ میت کی برارت ذمہ اجیر کر دینے سے نہین ہوتی بلکہ عمل سے ہوتی ہے اجیر مین شرط ہے کہ اگر نماز یا روزہ کے لئے اجیر کیا جاوے تو خود اُس کے ذمہ اپنا ذاتی نماز روزہ قضا نہو - مرد کی طرف سے عورت اور عورت کی طرف سے مرد نائب ہو سکتا ہے اور جہر و اخفات مین نائب کا اعتبار ہوگا - اجیر دوسرے کو اجیر نہین کر سکتا مگر جب مستاجر کی اجازت ہو یا اجارہ عام طور پر ہوا ہو کہ چاہے خود ادا کرے یا دوسرے سے ادا کرا دے

قصر و اتمام کا بیان

واضح ہو کہ جو نمازین چہار رکعتی ہین اگر قصر کے شرائط نہ پائے جائین تو پوری پڑھی جائینگی لیکن شرائط قصر پائے جانے کے بعد اُن مین قصر لازم ہوگا یعنی آخر کی دو رکعتین ساقط ہو جائینگی اور پہلی دو رکعتون پر سلام ادا کرکے نماز تمام کردی جائیگی البتہ اماکن اربعہ یعنی مسجد نبی اور مسجد الحرام اور مسجد کوفہ اور حائر حسینؑ مین جسکی مقدار علی الاحوط ضریح اقدس کے چارون طرف پچیس ہاتھ تک ہی باوجود شرائط قصر پائے جانیکے بھی اختیار ہی چاہے قصر پڑھے یا تمام اور شرائط قصر چھ ہین

پہلی شرط مسافت شرعیہ کا ارادہ ہی اور مسافت شرعیہ آٹھ فرسخ راہ ہے جو چوبیس میل شرعی کے برابر ہی اور میل شرعی دو ہزار گز کے برابر ہوتا ہی اور وہ میل انگریزی سے دو سو چالیس گز بڑا ہوتا ہی اور اس بنا پر مسافت شرعیہ ستائیس میل انگریزی سے چالیس گز زیادہ کی مقدار ہوتی ہی خواہ یہ مسافت جانے مین پائی جائے یا واپسی مین یا آمد و رفت ملا کر جبکہ اُسی دن یا اُسی رات یا دن رات مین واپسی کا پہلے سے ارادہ کرلیا ہو اور اگر ایک شب یا زیادہ قیام کرکے واپسی کا ارادہ ہو لیکن اقامت عشرہ کا ارادہ نہو تو احوط جمع ہی یعنی قصر بھی پڑھے اور تمام بھی اور روزہ رکھے اور قضا بھی کرے اور اگر تھوڑی مسافت مین چند مرتبہ آمد و رفت کرنے سے مسافت شرعیہ ہو جائے تو اسکا اعتبار نہوگا اور اگر کسی شہر کی دو راہین ہون اور ایک راہ مثلاً سات فرسخ ہو

اور دوسری آٹھ فرسخ یا زیادہ تو جس راہ کو اختیار کریگا اُسی کا اعتبار لازم ہوگا اگر کوئی شخص چار فرسخ کے ارادہ سے سفر کرے پھر وہان پہونچکر چار فرسخ یا زیادہ مگر مسافت سے کم آگے جانیکا ارادہ ہو جاے تو قصر نہوگا البتہ واپسی مین چونکہ مسافت پوری ہو گی اس لیے قصر لازم ہوگا۔

اور مسافت کا شمار چھوٹے شہرون مین آبادی کی انتہا سے اور بڑے شہرون مین محلّہ کی انتہا سے ہوتا ہے۔

جو شخص کسی دوسرے کے ساتھ سفر کرے تو جو اُسکا حکم ہوگا وہی اسکا حکم ہوگا پس اگر مطلع ہو کہ اُسکا قصد سفر شرعی کا ہے تو اُسکو قصر لازم ہوگا ورنہ اتمام کریگا اِس حکم مین زوجہ اور اولاد اور غلام اور خادم اور قیدی اور رفیق سب برابر ہین۔

دوسری شرط یہ ہے کہ قصد مذکور آخر تک باقی رکھے اثناے سفر مین ارادہ بدل نہ دے پس اگر چار فرسخ پہونچنے سے قبل قصد فسخ کردے یا تردد پیدا ہو جائے تو قصر نہوگا اور اگر چار فرسخ کے بعد یہ نوبت پہونچے تو درصورت ارادہ واپسی قصر ہوگا اگر واپسی بغیر اقامت عشرہ مقصود ہے اور اگر اقامت عشرہ کے بعد واپسی کا ارادہ ہو تو قصر نہوگا۔ درصورت عدول نیّت جو نمازین عدول سے قبل پڑھ لی ہون وہ کافی ہونگی۔

تیسری شرط یہ ہے کہ سفر جائز و مباح ہو پس اگر سفر سفر معصیت ہوگا تو قصر جائز نہوگا اور سفر معصیت کی کئی صورتین ہین **اول** یہ کہ نفس سفر حرام ہو مثلاً زوجہ کا بے اذن شوہر اور اولاد کا باوجود ممانعت والدین باستثناے سفر واجب سفر کرنا اور غلام کا آقا سے آبق ہو کر سفر کرنا اور درصورتیکہ

سفر یقینی ضرر کا باعث ہو سفر کرنا **دوم** یہ کہ سفر کی غرض وغایت حرام ہو مثلاً چوری یا قتل یا اعانت ظالم یا زنا کے لیے سفر کرنا لیکن اگر سفر بغرض صحیح ہو اور اثنا مین کسی فعل حرام کا مرتکب ہو تو یہ سفر سفر معصیت نہو گا۔ اگر کوئی شخص غصبی گاڑی کشتی گھوڑے وغیرہ پر سفر کرے تو سفر حرام مین محسوب ہو گا اگر کوئی شخص امر واجب سے گریز کر کے سفر کرے تو قصر و اتمام مین جمع کرنا احوط ہی۔ اگر شروع سفر مین معصیت کا قصد ہو اور درمیان مین قصد معصیت بدل جائے یا اسکا عکس ظہور مین آئے اور ابتداً پوری مسافت کی نیت ہو تو جبتک عصیان کی حالت ہی اتمام لازم ہو گا اور جو حالت عدم عصیان کی ہی اُسمین قصر لازم ہو گا۔

جو سفر صید لہو کے لیے ہو وہ بھی سفر معصیت ہی اور صید لہو سے مراد وہ شکار ہی جو کھیل مین داخل ہو۔ لیکن اگر اپنے اور اپنے عیال کی قوت کے لیے شکار کرے تو سفر جائز اور قصر لازم ہو گا لیکن تجارت کے لیے شکار مین احتیاط جمع مین ہی۔ جو سفر سیر و سیاحت کے لیے ہو وہ حرام نہین ہی اور قصر کا حکم اُسمین جاری ہو گا اگر دیگر شرائط پائے جائین۔

چوتھی شرط حد ترخص تک پہونچ جانا ہی پس جبتک وہان نہ پہونچے قصر جائز نہین اور حد ترخص سے مراد وہ مقام ہی جہان سے معتدل نگاہ سے شہر کے گھرونکی دیوارون کی شکل و صورت نظر نہ آئے اور معتدل کان سے شہر کی اذان کی آواز وہان نہ سُنی جائے بشرطیکہ سماعت و بصارت اور آواز اذان اور شہر کی دیوارین پستی و بلندی مین معمولی حالت مین ہون اور سُننے

اور دیکھنے کے موانع بھی مثل ہوا اور غبار کے موجود نہون لیکن اگر شہر بلاد عظیمہ مین سے ہی تو محلہ کی دیوارون اور محلہ کی اذان کا اعتبار ہوگا

پانچوین شرط یہ ہی کہ سفر کو اپنا پیشہ اور شغل قرار نہ دیا ہوا اور خانہ بدوش نہو پس جسکا پیشہ اور شغل سفر ہو جس طرح ملاح وساربان وقاصد اور گاڑی ڈرائیور وغیرہ یا جو خانہ بدوش ہون وہ اپنے اُس سفر مین جو پیشہ وشغل کی غرض سے ہو قصر نہ کرینگے۔ اور یہ حکم اُنکے لیے اُسوقت تک باقی رہے گا جبتک وہ دس دن کہین قیام نکرین اور قیام کرلینے کے بعد پہلے سفر مین بشرائط معتبرہ قصر کرینگے اور دوسری مین قصر واتمام مین جمع احوط ہی اسکے بعد حکم سابق جاری ہوگا لیکن اگر اُنکا سفر اسکے علاوہ ہو مثلاً حج یا زیارت کو جائین یا کسی اور خاص کام کے لیے سفر کرین تو اُن کے لیے بھی احکام سفر مثل دیگر مسافرین کے ہون گے۔

جو شخص کسی ضرورت سے پے درپے سفر کرے لیکن سفر کرنا اُس نے اپنا کام قرار نہ دیا ہو وہ اس حکم سے خارج ہی اور حکم قصر بشرائط معتبرہ اُسپر جاری ہوگا خواہ ہر مرتبہ نیا سفر اُسے پیش آئے یا اول سے کئی سفرون کا یکے بعد دیگرے ارادہ کرلیا ہو۔

چھٹی شرط یہ ہی کہ اثنائے مسافت مین کسی جگہ دس دن قیام کا یا وطن سے گزر کر جانیکا ارادہ نہو لیکن اگر ایسا خیال اتفاقاً پیش آجائے تو پھر اتمام لازم ہوگا۔

واضح ہو کہ شرائط سفر پائے جانے کے بعد کسی مقام مین دس دن

یا زیادہ قیام کا ارادہ کر لینے یا تیس دن تک قیام و عدم قیام مین متردد رہنے
سے یا وطن پہونچ جانے سے سفر قطع ہو جاتا ہی اقامت عشرہ کا ارادہ جو سفر کو
قطع کر دیتا ہے اُسمین شرط ہی کہ وہ دس دن متصل ہون متفرق نہون اور
پورے ہون کم نہون چاہے شمار رات سے شروع ہو یا دن سے لیکن اگر
دن یا رات کے کسی درمیانی ساعت سے گیارھوین دن کی اُسی ساعت
تک قیام کا ارادہ ہو تو احوط جمع ہی اور لازم ہی کہ قصد اقامت مین محل قیام
ایک شہر یا ایک گانون ہو متعدد مقامون مین قیام کا ارادہ کافی نہین مگر
یہ قید نہین کہ وہان سے باہر نہ نکلنے کا بھی ارادہ رکھتا ہو لہذا اطراف کے
باغ وغیرہ تک جانا آنا بلکہ بقصد مراجعت چار فرسخ کے اندر اندر جانا جو
شہر کے قیام کے عرفاً منافی نہو مضر نہین مسئلہ اگر کوئی شخص نیت اقامت
کے بعد چہار رکعتی نماز اتمام کے ساتھ پڑھ لے اور پھر ارادہ بدل جائے تو جبتک
وہان قیام رہے اتمام لازم ہوگا اور اگر نماز کی نوبت نہ آئی تھی اور قصد
بدل گیا تو قصر کرتا رہیگا اور مسافت شرعیہ طے کرنے کے بعد کسی مقام پہ
توقف ورجوع یا قیام و عدم قیام مین تیس دن بحالت تردد بسر کرنا بھی سفر
کو قطع کر دیتا ہی اور اقامت کا حکم جاری ہو جاتا ہی پس تیس دن تک قصر
اور بعد ازان اتمام لازم ہوگا اور یہی حکم ہی اگر دو چار دن قیام کا ارادہ کیا
پھر جانا نہوا اور چند دن قیام کا پھر ارادہ کر لیا اور اسی طرح ارادہ کرتے کرتے
تیس دن بحالت قصر پورے گزر گئے اس صورت مین بھی اتمام لازم ہو جائیگا
اسی طرح وطن مین پہونچ جانا بھی قاطع سفر ہی۔

وطن کا تفصیلی بیان

وطن سے مراد وہ شہر یا قریہ وغیرہ ہے جسے ہمیشہ کے لیے اپنا مسکن بنا لیا ہو خواہ وہ مان یا باپ کا مسکن ہو یا اپنا جاے ولادت ہو یا ایسا نہو بلکہ اُسنے دائمی مسکن خود قرار دے لیا ہو اس نیت کے ساتھ اسقدر قیام بھی وہان کیا ہو کہ عرفاً صدق وطن ہو جائے خواہ کوئی ملک بھی وہان ہو یا نہو۔ ایک شخص کے ایک وقت مین دو وطن ہو سکتے ہین مثلاً اُس نے قصد کر لیا ہو کہ مین فلان اور فلان مقام مین ہمیشہ رہونگا اور سال کا ایک ایک حصہ ہر مقام کے لیے معین کر لیا ہو مثلاً قصد کیا ہو کہ چھ مہینہ ایک جگہ اور چھ مہینہ دوسری جگہ رہا کرونگا۔

مسئلہ اگر ایک وطن سے دوسرے وطن تک مسافت شرعیہ ہو تو قطع راہ مین قصر لازم ہوگا

مسئلہ اولاد بالغ ہونے کے بعد مان یا باپ کے وطن سے یعنی جو اولاد کی نابالغی کے زمانہ مین اُنکا وطن رہا ہے اگر اعراض نہ کرے تو مان باپ کا وطن اُنکا بھی وطن محسوب ہوگا چاہے وہ خود اُسکے وطن بنانے کا ارادہ کرے یا نہ کرے لیکن درحالیکہ اولاد بالغ ہو اور مان باپ نیا وطن اختیار کرین تو وہ اولاد کے لیے وطن قرار نہ پائیگا جبتک اولاد اُسکے وطن بنانیکا خود قصد نکرے

مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے وطن سے دست بردار ہو جائے تو خواہ وہ دوسرے مقام کو وطن بنائے یا بے وطن رہے حکم وطنیت اس شرط سے اُٹھ جائیگا کہ اس شخص کی کوئی مِلک وہان نہو یا ہو اور قابل سکونت نہو یا قابل سکونت ہو اور دائمی سکونت کے ارادہ سے چھ مہینہ اُسمین سکونت نہ کی ہو

ورنہ احوط ہی کہ وہان قصر و اتمام مین جمع کرے۔
واضح ہو کہ سالہا سال کسی مقام پر رہنے سے وطن صادق نہین آتا جبتک دائمی قیام کی نیت نہ ہو۔
مسئلہ سفر مین نافلہ ظہرین اور نافلہ عشا ساقط ہی اور صبح و مغرب کا نافلہ اور اور نافلہ شب ساقط نہین اور دیگر سنتی نمازین پڑھنا بھی جائز ہی اور ہر نماز قصر کے بعد تیس مرتبہ تسبیحات اربعہ سنت ہین۔
مسئلہ اگر نماز کا وقت حضر مین آجائے اور بغیر نماز پڑھے ہوے سفر کرے تو قصر لازم ہوگا اور اگر سفر مین وقت آجائے اور بغیر نماز پڑھے ہوے حضر مین پہونچ جائے تو اتمام لازم ہوگا اور اگر صورت مذکورہ مین نماز قضا ہو جائے تو بھی آخر وقت کا لحاظ لازم ہوگا اگرچہ احتیاط دونون مقام مین یہ ہی کہ قصر و اتمام دونون طرح پڑھے۔
مسئلہ جاہل مسئلہ اگر بجائے قصر کے پوری نماز پڑھ لے تو اعادہ یا قضا واجب نہین۔

نماز جماعت کا بیان

جماعت سے مراد یہ ہی کہ ایک سے زیادہ آدمی مل کر اس طرح نماز پڑھین کہ ایک امام اور متبوع ہو اور باقی ماموم اور تابع۔ جماعت تمام واجب نمازون مین سنت موکدہ ہے علی الخصوص نماز پنجگانہ مین اور ادا مین زیادہ تاکید ہی اور نماز صبح اور نماز مغربین مین تاکید اور بھی زیادہ ہی اور جو مسجد کے ہمسایہ ہون اور اُن کے کان تک جماعت کی اذان کی آواز

پہونچتی ہو اُنپر سب سے زیادہ تاکید ہی اور جماعت سے نفرت کرنا اور اُسے بے حقیقت جاننا حرام ہی احادیث مین ہی جو شخص بغیر عذر جماعت سے علحدہ نماز پڑھے اوسکی نماز صحیح نہین اور جماعت سے جو متنفر ہو اسکی غیبت جائز ہی اور اُسکی عدالت ساقط ہی اور اُس سے ترک ملاقات لازم ہی اور جو باوجود نصیحت امام کے بھی جماعت مین نہ آئے تو حکم ہی کہ اُسکا گھر جلا دیا جائے امیرالمومنین ع کا ارشاد ہی کہ جو لوگ مسجدون مین ہمارے ساتھ نماز نہین پڑھتے اور نماز جماعت مین حاضر نہین ہوتے یا تو وہ آئین ورنہ اُن کو چاہیے کہ ہمارے ساتھ کھانا اور پینا اور مشورہ کرنا اور سلسلۂ نکاح قائم کرنا چھوڑ دین۔

جماعت کا ثواب مروی ہی کہ جماعت کی نماز بے جماعت کی نماز سے پچیس درجہ زیادہ ہی اور ایک رکعت نماز جماعت کی دوسو غلام آزاد کرنے بہتر ہی اور ایک سجدہ نماز جماعت کا ایک سال کی عبادت سے اور ایک رکعت ایک لاکھ درہم مساکین پر تصدق کرنے سے بہتر ہی جامع الاخبار مین ہی کہ اگر نماز فجر بجماعت نہ ملے تو اُس دن روزہ رکھو اور اگر ظہر فوت ہو تو بین الظہرین نماز پڑھو اور اگر عصر فوت ہو تو تا غروب آفتاب ذکر خدا کرو اور اگر مغرب بجماعت فوت ہو تو بین المغربین نماز پڑھو اور اگر عشا بجماعت فوت ہو تو عبادت خدا مین شب بیداری کرو شاید تلافی مافات ہو جاوے۔

یہ بھی مروی ہی کہ ایک تکبیرۃ الاحرام امام کے ساتھ دنیا وفیہا سے بہتر ہی

یہ بھی مروی ہی کہ ایک رکعت جماعت کی ساٹھ ہزار حج اور ساٹھ ہزار عمرہ سے بہتر ہی اور دنیا و مافیہا سے ستر درجہ بہتر ہی۔

زیادتی ثواب جماعت بحسب زیادتی عدد ماموین

جبریل امین نے رسالتمآب ص سے عرض کیا کہ جماعت مین اگر دو شخص ہون تو ہر ایک کو بعوض ہر رکعت کے ایک سو پچاس نماز کا ثواب ملیگا اور اگر تین ہون تو چھہ سو نماز کا اور اگر چار ہون تو بارہ سو نماز کا اور اگر پانچ ہون تو چوبیس سو نمازون کا اور اگر چھہ ہون تو اڑتالیس سو نمازون کا اور اگر سات ہون تو نو ہزار چھہ سو نمازون کا اور اگر آٹھ ہون تو اُنیس ہزار دو سو نمازون کا اور اگر نو ہون تو چھتیس ہزار چار سو نمازون کا اور اگر دس ہون تو ہر ایک کو ہر رکعت کے عوض مین بہتر ہزار آٹھ سو نمازون کا ثواب ملیگا اور جب دس سے زیادہ ہو جائین تو اگر تمام آسمان سیاہی اور تمام درخت قلم ہون اور تمام جن و انس و ملائکہ لکھین تو ایک رکعت کا ثواب بھی نہ لکھ سکین گے اور اگر جماعت کا امام عالم ہو تو اجر اس حساب سے اور بھی بڑھ جائیگا ع اور اگر مسجد مین جماعت ہو تو بحساب ثواب مسجد ثواب جماعت اور مضاعف ہوتا جائیگا اور چونکہ تضاعف کا کلمہ وارد ہی اور تضعیف عدد کے طریقے مختلف ہین اس لیے بعض طریقون کے حساب سے حد شمار سے زیادتی بڑھ جاتی ہی۔

تنبیہ ضروری شریعت کی طرف سے نماز جماعت کی اسقدر تاکید

ع پھر اگر سید بھی ہو اور تقوی و پرہیزگاری مین بھی زیادہ ہو تو ثواب اور بڑھ جائیگا پھر اگر ماموم بھی صاحب فضیلت ہون تو ثواب اور بھی بڑھ جائیگا ۱۲

اور اہتمام جسکا ذکر ہوا قابل توجہ ہی اور ایمان کا مقتضا یہ ہی کہ بغیر عذر ہرگز جماعت ترک نہ کی جائے اور نہایت افسوسناک حالت اُن لوگون کی ہی جو بالاستمرار جماعت کو ترک کرتے ہین گویا اُنھون نے اِن بیانات اور تاکیدات کو بالکل بے حقیقت سمجھ لیا ہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ ارشاد فرمانے والون کی قدر وعظمت بھی اُن کے دلون مین برائے نام ہی۔

جماعت کے عقلی فوائد آپس مین ملاقات کا زیادہ موقع ملتا ہی۔ اُنس و محبت و اتحاد مین استحکام ہوتا ہی۔ ہمدردی بڑھتی ہی۔ ایک کو دوسرے کی حالت پر اطلاع کا اعلیٰ ذریعہ ہی۔ ایمانی و اسلامی حقوق کے ادا کرنے کا عمدہ طریقہ ہی۔ باہمی نفرت عداوت دور کرنیکا اچھا راستہ ہی مختلف الخیال اور مختلف الحالات آدمیون کی صف بصف بے امتیاز شرکت سے اسلام کی شان بڑھتی ہی مخالفین اسلام پر رعب قائم ہوتا ہی۔ متکبرین کا تکبر زائل ہوتا ہی۔ اخلاق کی درستی ہوتی ہی۔

جماعت کے متعلق چند ضروری مطلب

مطلب اوّل سنتی نمازون مین جماعت نہین ہی فقط نماز استسقا مستثنےٰ ہی البتہ اگر نماز اصل مین واجب ہوا اور استحباب عارض ہوگیا ہو تو جماعت جائز ہی مثلاً نماز یومیہ دوبارہ پڑھی جاے یا کسی میت کی واجبی نماز تبرعًا ادا کی جائے یا نماز عیدین جب شرائط وجوب موجود نہون ادا کیجائے لیکن سنتی نماز اگر نذر کر لینے سے واجب ہوجائے تب بھی احوط یہ ہے کہ

جماعت سے نہ پڑھی جائے۔

مطلب دوم جن نمازون مین جماعت واجب اور شرط صحت ہے

وہ نماز جمعہ ہی خواہ جمعہ واجب عینی ہو یا واجب تخییری دوسرے نماز عید فطر و نماز اضحیٰ ہی اگر شرائط وجوب موجود ہون ان مقامات پر امام کو امامت کی نیت کرنا لازم ہی ورنہ نماز باطل ہی دیگر نمازون مین نیت امامت لازم نہین لیکن ثواب جماعت بغیر اسکے نہ ملیگا مگر اقتدا کرنے والون کی نماز صحیح ہوگی اور ثواب جماعت بھی اُنھین ملیگا اور اُنھین اقتدا کی نیت بہر حال لازم ہی۔

جماعت کبھی نذر یا عہد سے بھی واجب ہوتی ہی۔

مطلب سوم امام اور ماموم کی نماز مین اتحاد نوعیت شرط نہین

لہذا جائز ہی کہ امام نماز پنجگانہ مین سے کوئی ایک نماز پڑھے اور ماموم دوسری پڑھے مثلاً امام کی نماز ظہر کے ساتھ ماموم نماز عصر یا مغرب یا عشا پڑھے یا امام کی نماز عصر کے ساتھ یا نماز عشا کے ساتھ ماموم نماز ظہر یا صبح پڑھے اسی طرح جہری نماز کے ساتھ اخفاتی یا ادا کے ساتھ قضا یا نماز قصر کے ساتھ پوری نماز یا اسکا عکس سب جائز ہی اور یہ بھی جائز ہی کہ امام کی نماز ابتدائی ہو اور ماموم کی نماز اعادہ ہو اور اسکا عکس بھی جائز ہی اسی طرح نماز یومیہ نماز طواف کے ساتھ اور اسکا عکس بھی جائز ہی مگر یہ جائز نہین کہ امام کی نماز یومیہ یا طواف ہو اور ماموم نماز آیات یا نماز عید یا نماز میّت پڑھے اور اسی طرح عکس بھی جائز نہین اور اسی طرح نماز عید نماز آیات کے ساتھ اور اسکا عکس بھی جائز نہین۔

مطلب چھارم ماموم پر لازم ہی کہ جسکی اقتدا کرے اُسے معیّن کرلے اور تعین مین اختیار ہی خواہ نام سے تعیین کرے یا اشارہ سے یا وصف سے بس اگر دو امام قریب قریب نماز پڑھاتے ہون اور ماموم نیت کرے کہ ان دونون مین سے کسی ایک کی اقتدا کرتا ہون تو نماز جماعت صحیح نہوگی اور اگر امام کو زید سمجھکر خاص اُسی کی نیت سے اقتدا کی پھر معلوم ہوا کہ وہ عمرو تھا تو نماز باطل ہی اور اگر یہ نیت کی تھی کہ امام موجود جو کوئی بھی ہو مین اُس کی اقتدا کرتا ہون اگرچہ خیال یہ تھا کہ یہ زید ہی اور اسکے خلاف ظاہر ہوا تو نماز صحیح ہوگی مسئلہ ماموم کو ماموم کی اقتدا جائز نہین مسئلہ اگر ضرورت ہو تو ماموم کو جماعت سے الگ ہو جانا اور انفراد کی نیت کرلینا ہر وقت جائز ہی مگر جسنے منفرداً نماز شروع کرلی ہو وہ اثنائے نماز مین اقتدا کی نیّت نہین کرسکتا اور اسی طرح جو اقتدا کے بعد منفرد ہو جائے وہ بھی دوبارہ اقتدا کی نیت نہین کرسکتا۔

امام جماعت کا بیان

لازم ہی کہ امام بالغ و عاقل و مومن ہو عادل ہو ولد الزنا نہ ہو اور اگر ماموین قیام سے نماز پڑھتے ہون تو یہ بھی شرط ہی کہ امام قیام سے معذور نہ ہو اور اگر وہ بیٹھکر نماز پڑھتے ہون تو امام بیٹھنے سے معذور نہ ہو اور اگر ماموم مرد ہون تو امام عورت اور خنثی نہ ہو۔ اسی طرح اخرس یعنی گونگا امام غیر اخرس کا امام نہین ہوسکتا اور جسکی قرارت درست نہ ہو صحیح القراءۃ کا امام نہین ہوسکتا۔ عورت عورت کی امامت کرسکتی ہی

اور چونکہ امام مین عدالت شرط ہی لہذا فاسق کے پیچھے نماز جائز نہین اور نہ مجہول الحال شخص کے پیچھے جائز ہی بلکہ جس کی عدالت ثابت ہوگی اوسکے پیچھے نماز صحیح ہوگی۔

عادل وہ شخص ہی جسے گناہان کبیرہ سے بچنے اور خلاف مروت باتون سے جن کا عامل بن سے پرہیز اچھا سمجھا جاتا ہی اجتناب کرنے اور گناہ صغیرہ پر اصرار نکرنے کا ملکہ حاصل ہوجائے اور جس کا حال بالتحقیق نہ معلوم ہو مگر ظاہر اُس کا اچھا ہو اور متقی و پرہیزگار معلوم ہوتا ہو پس اگر اُسکے ظاہر حال سے گمان ہوجائے کہ وہ عدالت بمعنی مذکور کے ساتھ متصف ہے تو اسکی اقتدا جائز ہوگی اور اگر دو عادل کسی کے عادل ہونے کی گواہی دیدین تو ثبوت عدالت کیلیے کافی ہی اگر کوئی اور امر مانع نہ ہو۔ اسی طرح جماعت مومنین کی گواہی کافی ہی بشرطیکہ اُن کے کہنے سے اطمینان بھی حاصل ہوجائے۔ اور اگر دو عادلون کو اُسکا اقتدا کرتے ہوے دیکھے یا ایک جماعت اہل فہم اور صاحب بصیرت کو جو قابل وثوق ہون اقتدا کرتے ہوے دیکھے تو بھی کافی ہی **واضح** ہو کہ زنا و لواطہ اور سودخواری اور مال یتیم بظلم کھانا اور جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹ بولنا جادو کرنا عقوق والدین قطع رحم قمار بازی شرابخواری۔ نماز نہ پڑھنا زکوۃ نہ دینا جھوٹی قسم کھانا حقوق مومنین کا حبس کرنا۔ رحمت خدا سے مایوسی۔ اُس کی عقوبت سے بے پروائی۔ قتل نفس اعانت ظالمین یہ سب امور گناہان کبیرہ مین داخل ہین۔

مسئلہ جو شخص اپنی ذات کو غیر عادل جانتا ہو اور ماموم اُسے عادل جانتے ہون پیشنمازی کرسکتا ہی۔ مگر احوط اجتناب ہے

اگر چند پیشنماز جمع ہون اور ہر ایک کا خیال ہو کہ وہی امامت کرے پس اگر بغرض نمود اور بخواہش عز و جاہ یا اور کسی دنیاوی غرض کیلیے نزاع کرین

تو سب سے اجتناب چاہیئے اور اگر بغرض تحصیل ثواب ہی تو جسے بپابندی شرع سب ماموم ملکر مقدّم سمجھین وہ مقدم ہوگا اور اگر ان مین اختلاف ہو تو جس کی قرات سب سے بہتر ہو وہ مقدم ہوگا اور اگر اسمین سب مساوی ہون تو جو فقیہ زیادہ ہو وہ مقدم ہوگا پھر درصورت تساوی جس کا سن اسلام مین زیادہ ہوا ہو وہ مقدم ہوگا پھر اگر اسمین بھی مساوی ہون تو دیگر مرجحات شرعیہ پر بنا کی جائے گی اور آخر مین بنا قرعہ پر ہوگی۔ اور مجتہد غیر مجتہد سے مقدم ہوگا اور امام راتب یعنی جو کسی مسجد مین التزاماً نماز پڑھانے کا عادی ہی غیر راتب پر مقدم ہوگا لیکن اگر غیر راتب اُس سے افضل ہی تو اولیٰ یہ ہی کہ راتب خود اُس کو مقدم کرے اور ہاشمی غیر ہاشمی سے اولیٰ ہی۔

مسئلہ - جائز ہی کہ مجتہد کسی عادل غیر مجتہد کی اقتدا کرے اور یہ بھی جائز ہی کہ ایک مجتہد دوسرے مجتہد کی اقتدا کرے یا ایک مجتہد کا مقلد دوسرے مجتہد کے مقلد کی اقتدا کرے

مسئلہ - صاحب برص و جذام اور جس کا کسی عذر کے سبب سے ختنہ نہ ہوا ہو اور جسنے شرعی حد کے بعد توبہ کرلی ہو اور جسے ماموم ناپسند کرتے ہون اُن سب کو پیشنماز بننا مکروہ ہی اور حجام اور جولاہہ کو اپنے مثل کے سوا اورون کا امام بننا مکروہ ہی اور یہ بھی مکروہ ہی کہ جو تیمم سے نماز پڑھتا ہو وہ طہارت کرنے والون کی امامت کرے

مسئلہ - جماعت مین شریک ہونے کا ہر وقت اختیار ہی اور اگر رکوع مین بھی شرکت ہوجائے اگرچہ ذکر رکوع ختم ہوچکا ہو تو بھی پوری رکعت محسوب ہوجائیگی لیکن اگر کوئی شخص اُسوقت شریک ہو کہ امام نے رکوع سے سر اُٹھایا ہو مگر حد رکوع سے خارج نہ ہوا ہو تو احوط یہ ہی کہ اسکو شرکت نہ سمجھے اور اگر کوئی شخص بارادۂ شرکت رکوع نیت کرکے تکبیر کہے اور رکوع نہ کرنے پایا ہو کہ امام رکوع سے بالکل سر اٹھائے تو اُسکو لازم ہی نیت انفراد کرلے۔

مسئلہ۔ اگر بعد نماز کے معلوم ہوا کہ امام فاسق تھا یا بے طہارت تو ماموم کی نماز صحیح رہے گی۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے تنہا نماز پڑھی ہو اور پھر جماعت کا موقع ملجائے تو اعادہ نماز مستحب ہے خواہ امام بنکر اعادہ کرے یا ماموم بنکر اور جو ماموم یا امام ہو کر جماعت مین پڑھ چکا اُس کا بھی یہی حکم ہے خواہ دوسری جگہ جا کر ماموم بنے یا امام مگر احوط یہ ہے کہ ماموم جدید ہون۔

جماعت کی شرطین

پہلی شرط یہ ہے کہ امام کی جگہ ماموم سے زیادہ اونچی نہ ہو ہان اگر بلندی ایک بالشت سے کم ہو یا زمین مین ڈھال ہو اور امام اونچی طرف کھڑا ہو تو جماعت صحیح ہو جائے گی اور ماموم جتنا بھی بلند ہو جائز ہے۔ دوسرے یہ کہ ماموم امام سے قریب ہو اور اگر کئی صفین ہون تو ہر صف دوسری صف سے قریب ہو اور احوط یہ ہے کہ امام و ماموم یا دو صفون کے درمیان ایک انسانی جسد سے زیادہ فاصلہ نہ ہو اسطرح کہ سجدہ کے وقت پچھلے کے سجدہ کا مقام اور اگلے کے قیام کا مقام قریب رہے۔ اور ایک قدم سے زیادہ فاصلہ کسی طرح نہ ہونے پائے۔ تیسرے یہ کہ ماموم اور امام کے درمیان اور اسی طرح صفون کے درمیان کوئی حائل نہ ہو کہ مشاہدہ کا مانع ہو اگر ایسا حائل نماز کے کسی حال مین واقع ہو جائے گا نماز باطل ہو جائے گی البتہ اگر امام مرد اور ماموم عورت ہو تو باوجود حائل کے نماز صحیح ہو گی بشرطیکہ متابعت مین خلل نہ پڑے۔ چوتھے یہ کہ ماموم کے کھڑے ہونے کی جگہ امام سے

آگے بڑھی ہوئی نہ ہو بلکہ برابر بھی نہ ہو۔

مسئلہ۔ اگر دو ماموم برابر ہون اور ان مین باہم حائل ہو مگر اُنکے اور امام کے درمیان مین حائل نہ ہو تو نماز صحیح ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ تاریکی یا غبار کا حائل ہونا مضر ہو گا۔ شیشہ یا کپڑا حائل سمجھا جائے گا۔ مشکوک چیز سے اجتناب چاہیئے۔

جماعت کے مسائل

اوّل یہ کہ ماموین کو امام سے اتصال ضروری ہو پس چاہیئے کہ امام کے عقب کا شخص اول نیت کرے پھر اُسکے برابر والے اور اسیطرح اسکی پشت والے اور اسیطرح سلسلہ ہے پس اگر دور کے ماموم قریب کے ماموم سے پہلے نیت کرین یا پچھلی صف کے ماموم اگلی صف سے اور اپنے سامنے کے ماموین سے پہلے نیت کرین تو جماعت صحیح نہوگی ایک شخص کا فاصلہ مضر نہین اور جو لوگ آمادہ نیت ہین وہ بمنزلہ نیت کر لینے والون کے محسوب ہین۔ اگر دو نابالغ پہلی صف مین ہون یا ایسے دو شخص ہون جن کی نماز قطعًا باطل ہو تو جو امام کی طرف اُن کے پہلو مین ہین اُنکی نماز صحیح ہوگی اور جو دوسرے پہلو مین ہین اُنکی نماز صحیح نہوگی اسیطرح اگر دو شخص اپنی نماز کو تمام کردین اور آمادہ نیت نہ ہون یا ابتدا ہی سے معطل کھڑے ہون تو دوسرے طرف والون کی اقتدا صحیح نہ ہوگی۔

دوسرے ماموم پر امام کا اتباع تمام افعال نماز مین لازم ہو کسی فعل کا امام سے پہلے بجالانا جائز نہین خواہ سجدہ ہو یا رکوع یا تشہد یا قیام اور اگر عمدًا ایسا کرے جس سے جماعت کی حیثیت مین خلل واقع ہو تو نماز صحیح نہ ہوگی البتہ

اگر سہواً یا اِس خیال سے کہ امام جا چکا ہی امام سے پہلے رکوع یا سجدہ مین چلا جائے اور اسی طرح اگر سہواً یا اس خیال سے کہ امام نے سر اٹھا لیا ہی امام سے پہلے سر اٹھا لے تو واجب ہی کہ پھر پلٹ جائے اور متابعت کرتا رہے اور رکن کی زیادتی جماعت مین معاف ہی صحت نماز کیلیے ضرر نہین اور اگر انتظار کرے یہان تک کہ امام بھی پہونچ جائے تو بھی نماز صحیح ہی لیکن معصیت کا اندیشہ ہی اور احوط اعادۂ نماز ہی یہ حکم تو افعال کا تھا لیکن اقوال و اذکار کا امام کے بجالانے کے بعد بجالانا لازم نہین ہی۔ مگر تکبیرۃ الاحرام ضرور امام کی تکبیر کے بعد بجالانا چاہیے۔ یہ بھی ضرور نہین کہ دونو کا ذکر مقدار مین برابر ہو بلکہ امام سے کم یا زیادہ ذکر کر سکتا ہی اور اذکار مستحبہ مین یہ بھی جائز ہی کہ امام ایک ذکر کرے اور ماموم دوسرا ذکر بجالائے مثلاً قنوت مین امام کی دعا اور ہو اور ماموم کی اور ہو یا امام نے ذکر نہین کیا تو ماموم کو اس کا ترک لازم نہین یہ بھی صحیح ہی کہ امام تسبیح کبیر رکوع مین کہے اور ماموم تین مرتبہ تسبیح صغیر پڑھے یا تشہد و رکوع و سجود مین امام سے زیادہ ذکر و دعا بجالائے۔

تنبیہ۔ امام کے بجالانے سے نماز کا کوئی فعل یا ذکر ماموم سے ساقط نہین ہوتا البتہ پہلی دو رکعتون مین ماموم سے حمد و سورہ کا پڑھنا ساقط ہی پس اگر نماز جہری ہی تو واجب ہی کہ امام کی قرأت سنتا رہے اور اگر بالکل آواز نہ آئے تو قرأت حمد و سورہ بقصد قربت جائز ہی اور اگر اخفاتی ہی تو ذکر خدا بجالائے۔

مسئلہ۔ جو شخص دوسری رکعت مین شریک ہو حمد و سورہ نہ پڑھے مگر امام کی تیسری رکعت مین جو ماموم کی دوسری ہو گی حمد و سورہ مع قنوت آہستہ بجالائے اور اگر گنجایش نہ ہو تو قنوت کو بلکہ سورہ کو بھی ترک کرے اور رکوع و سجود کے

بعد تشہد پڑھے۔ پھر امام کی چوتھی رکعت مین شریک ہو کر ایک رکعت علیحدہ پڑھے اور امام کی دوسری اور چوتھی رکعت کے تشہد مین امام کی تبعیت مین خود بھی تشہد پڑھ سکتا ہی۔ بلکہ سلام بھی پڑھ سکتا ہی۔ بلکہ متابعت امام مستحب ہی اور اِس حالت مین تجافی بھی مستحب ہی۔ یعنی ہاتون کا جسم سے ہٹا کر زمین پر رکھنا۔ اور اگر تیسری رکعت مین شریک ہو یا چوتھی مین تو احوط یہ ہی کہ رکوع مین شریک ہو اور اگر رکوع سے پہلے شریک ہو۔ تو ایسے وقت شریک ہو کہ حمد و سورہ یا فقط حمد پڑھ سکے۔ اگر پہلی دوسری مین شریک ہوا اور خیال ہوا کہ یہ تیسری یا چوتھی ہی اور اِس خیال حمد و سورہ پڑھ لیا پھر خلاف ثابت ہوا تو نماز صحیح ہوگی۔ اور اسی طرح اگر اخیر کی رکعتون مین شریک ہوا اور خیال ہوا کہ یہ پہلی یا دوسری ہی لہذا حمد و سورہ ترک کیا پھر خلاف ظاہر ہوا تو بھی نماز صحیح ہی۔ اور اگر کچھ نہ معلوم ہو کہ امام کس رکعت کو ادا کر رہا ہی چاہئے کہ حمد و سورہ بقصد قربت پڑھے پھر اسکے بعد اگر خلاف ثابت ہوگا تو کچھ ضرر نہین۔

مسئلہ۔ اگر ماموم کے نزدیک امام کی نماز قطعاً باطل ہو تو اقتدا ناجائز ہی اور اگر اثنا مین امام کی نماز کا بطلان یقینی ہو جائے تو وہین سے جدا ہو جانا اور انفراد کی نیت کر لینا لازم ہی۔ اگرچہ امام کے نزدیک وہ نماز صحیح ہو لیکن اگر بعد نماز کے یقین ہو کہ امام کی نماز باطل تھی تو ماموم کی نماز صحیح رہیگی۔ بشرطیکہ متابعت امام مین کوئی رکن اضافہ نہ ہو گیا ہو۔

اگر امام کو بعد ختم نماز اپنی نماز کے بطلان کا یقین ہو جائے تو ماموین کو آگاہ کرنا واجب نہین اور اگر اثنای نماز مین علم ہو جائے مثلاً یاد آجائے کہ نماز بے وضو کے

پڑھ رہا ہون تو ماموین کو آگاہ کردینا واجب ہے۔

مستحبات پہلی صف مین ان لوگون کا ہونا مستحب ہی جو اہل علم وفضل وصاحب تقوی وپرہیزگاری ہون اور پہلی صف کے داہنے حصہ مین اُن لوگون کا ہونا سنت ہے جو اِن مین زیادہ مرتبہ رکھتے ہون۔ جہانتک ممکن ہو امام سے قریب ہونا اور ہر صف کی دہنی طرف ہونا افضل ہے۔ اور سنت ہی صفون کا سیدھا رکھنا۔ اور قریب قریب رکھنا۔ اور جبتک وہ ماموین جو پہلی رکعت کے بعد شریک ہوے ہین نماز سے فارغ نہ ہوجائین امام کا بصورت نمازگذار بیٹھا رہنا۔ اور یہ بھی سنت ہی کہ امام نماز کو طول ندے اور ماموین مین جو ضعیف ہین اُن کا لحاظ رکھے ہان اگر سب ماموین کی خواہش طول دینے کی ہو تو مضایقہ نہین نیز سنت ہی کہ جب امام سورہ حمد ختم کرے تو ماموم الحمدللہ کہے اور جب امام کو محسوس ہو کہ کوئی شخص رکوع مین شریک ہونا چاہتا ہی تو سنت ہی کہ امام انتظار کرے اور رکوع کو طول دے۔

مکروہات صف اوّل مین لڑکون کو جگہ دینا مکروہ ہی اگرچہ وہ ممیز ہون اسیطرح یہ کہ ماموم اپنی آواز امام تک پہونچائے مکروہ ہی اور نیز ماموم کا اکیلا کھڑا ہونا باوجودیکہ صفون مین جگہ ہو مکروہ ہی

نماز قضا کا بیان

نماز یومیہ اگر اپنے وقت پر ترک ہوجائے خواہ عمداً یا سہواً۔ خواہ بیماری وضعف کی وجہ سے یا پورے وقت تک آرام کی نیند سولینے کی وجہ سے تو قضا یعنی وقت

معین کے بعد بجا لانا واجب ہے۔ جن لوگوں نے نماز تو پڑھی ہو مگر شرائط کو دیدہ و دانستہ بحالتِ امکان چھوڑ دیا ہو۔ مثلاً کافر کے ہاتھ کے دھوئے ہوئے نجس کپڑے پہنکر یا نجس غذا کھانے کے بعد اعضا کی تطہیر نہ کی ہو۔ اور نماز پڑھ لی ہو یا بقدر واجب قرات سے ادا کرنا اور اس کا سیکھنا ممکن تھا اور بے پروائی کرکے اسی طرح نماز پڑھ لی ہو تو اس کی بھی قضا لازم ہوگی۔ کافر سے مسلمان ہوکر زمان کفر کی نمازوں کی قضا ساقط ہے اور نابالغی اور جنون کے زمانہ کی قضا واجب نہین اور جو شخص پورے وقت نماز تک بیہوش رہے اُسپر بھی قضا نہین اور عورتوں پر حیض ونفاس کے زمانہ کی بھی قضا نہین لیکن اگر باشرائط نماز کی بقدر وقت باقی ہو کہ نابالغ بالغ ہوجائے اور مجنون کو افاقہ ہوجائے یا بیہوش ہوش مین آجائے اور پھر نماز بجا نہ لائے تو قضا لازم ہوگی اور اسی طرح اگر اتنا وقت اوّل مین گذر گیا ہو جس مین نماز باشرائط ہوسکتی تھی مگر پڑھی نہ تھی اور اُسکے بعد جنون و بیہوشی وغیرہ لاحق ہوئی تو بھی قضا لازم ہے۔ مُسلمان ہوجانیکے بعد مرتد پر زمان ارتداد کی نمازون کی قضا واجب ہے۔ خواہ وہ فطری ہون یا مُرتد ملّی۔ اور اگر کوئی مسلمان شیعہ ہوجائے اور اُس نے اس سے قبل نمازین ادا کی تھین تو اُسپر ان نمازون کی قضا واجب نہین البتہ اگر پڑھی نہون یا غلط اور اپنے مذہب کے خلاف پڑھی ہون تو قضا واجب ہوگی۔

اگر نماز سفر مین ترک ہوجائے تو قصراً قضا کی جائیگی اور اگر حضر مین ترک ہوئی ہے تو تماماً قضا کی جائے گی۔ قضا کیلیے کوئی وقت معین نہین بلکہ دن من رات مین یومیہ نماز سے پہلے اور بعد ہر وقت پڑھسکتے ہین روزانہ جو نوافل سنّت ہین اُنکی قضا بھی

سنّت موکدّہ ہی بلکہ اگر قضا نہو سکے تو دو دو رکعت کے بدلے ایک مُدصدقہ دینا اور جب یہ بھی نہ ہو سکے تو تمام دن کی سنّت نمازونکے بدلے ایک ایک مُدصدقہ دینا سُنّت ہی۔ نمازیومیہ کے سوا اور واجب نمازین اگر وقت پر ادا نہون اُن کی بھی قضا واجب ہی۔ مگر عیدین کی نماز اگر واجب بھی ہو تو اُس کی قضا نہین۔

مسئلہ۔ زندہ شخص کی نماز کوئی دوسرا شخص نہین پڑہ سکتا چاہے وہ شخص قادر ہو یا مجبور۔ مسئلہ۔ نماز قضا بجماعت ہو سکتی ہی خواہ امام بھی قضا پڑھتا ہو یا ادا۔ مسئلہ۔ بیمار یا معذور کے لیے احوط ہی کہ بحالت عذر قضا نہ پڑھین ہان اگر زوال عذر کی امید نہو تو جسطرح ہو پڑھ لینا چاہیے مسئلہ۔ بچون کو بھی قضا بجالانے کا عادی کرنا سنت ہی مسئلہ۔ جن کے ذمے نماز قضا ہو۔ انھین سنت نماز بجالانے سے بہتر یہ ہی کہ قضا بجالائین لیکن اگر قضا کی طرف التفات نکرین اور سنت پر آمادہ ہون تو اس مین تامل ہی۔

قضا نمازون کی ترتیب کا بیان

نماز یومیہ کے سوا دیگر نمازون کی قضا مین ترتیب نہین ہی۔ مگر نماز یومیہ کی قضا مین ترتیب واجب ہے۔ جو پہلے ترک ہوئی ہی اُس کو پہلے قضا کرنا چاہیے اور جو بعد مین ترک ہوئی ہی اُسے بعد مین قضا کرنا چاہیے لیکن اگر ترتیب یاد نہو تو اِس طرح پڑھنا چاہیے کہ جمیع احتمالات پر ترتیب حاصل ہو جائے۔ مثلاً اگر ایک نماز ترک ہو اور یاد نہو کہ کونسی نماز تھی تو تین نمازین پڑھنی چاہیین ایک دو رکعتی یا سہ رکعتی ایک چہار رکعتی جس مین ما فی الذمّہ کی نیت کی جائے۔

اوراسمین جہر و اخفات کا اختیار ہوگا اور اگر یہ بھی یاد نہو کہ وہ نماز پوری تھی یا قصر تو دو رکعتی نماز مین بھی ما فی الذمہ کی نیت کرنا چاہیے۔

اگر ترتیب حاصل کرنے مین زحمت و مشقت زیادہ ہو تو ترتیب ساقط ہو جائیگی

شکیات و سہویات کا بیان

شک اور سہو اور نسیان کے احکام بہت زیادہ ہین لیکن یہان فقط وہ احکام لکھے جاتے ہین جن کی ضرورت زیادہ پیش آتی ہے۔

شک کا بیان

شک یا رکعات سے متعلق ہے یا افعال نماز سے پس اگر افعال سے متعلق ہے تو اُسکی دو صورتین ہین یا ایسے وقت ہے کہ دوسرا فعل شروع کرچکا ہے یا ابھی شروع کرنے نہین پایا پس اگر دوسرا فعل شروع نہین کیا تو مشکوک فعل کا بجالانا واجب ہے مثلاً حمد کے باب مین شک ہوا ایسے وقت کہ سورہ شروع ہونے نہین پایا یا رکوع یا قنوت سے قبل سورہ مین شک ہوا تو حمد کا پہلی صورت مین اور سورہ کا دوسری صورت مین بجالانا واجب ہے اور اگر دوسرا فعل شروع کرچکا ہے تو یہ شک قابل التفات نہ ہوگا پس سورہ پڑھتے مین حمد مین شک اور رکوع مین جانیکے بعد سورہ مین شک قابل التفات نہوگا اور اسی طرح حمد یا سورہ کی کسی آیت مین شک اُسکے بعد والی آیت پڑھنے کی حالت مین معتبر نہ ہوگا۔ پہلا اور دوسرا فعل عام ہے اس سے کہ واجب ہو یا سنت ہو۔ دونون حالتون مین حکم ایک ہے ہو البتہ اگر اُٹھنے کی حالت مین سجدہ مین شک ہو تو کرلینا واجب ہے۔ اور اگر کسی فعل کے صحیح یا غلط ادا ہونے مین شک ہو تو اُس کا کچھ اعتبار نہین چاہے دوسرا فعل شروع کردیا ہو یا نکیا ہو لیکن صورت اخیرہ مین

تمام کرنے کے بعد اعادۂ نماز بھی احوط ہی۔ جن صورتون مین فعل کا بجا لانا واجب ہے
اگر بجا لانے کے بعد یقین ہو جائے کہ فعل مشکوک ادا ہو گیا تھا اور یہ مکرر واقع ہوا
پس اگر یہ فعل رکن تھا تو نماز باطل ورنہ صحیح ہو گی اور دو سجدۂ سہو لازم ہونگے۔
اور جس صورت مین التفات نہ کرنے کا حکم بیان ہوا اگر التفات ترک کرکے نماز پڑھلی
اور پھر یاد آیا کہ وہ فعل یقیناً رہ گیا تھا تو اگر بجا لانے کا موقع باقی ہی مثلاً اسکے بعد
رکن کی نوبت نہین آئی تو اُس کو بجا لائے اور اگر موقع گذر گیا اور وہ فعل مشکوک
رکن تھا تو نماز باطل ہی ورنہ صحیح ہو گی اور یہان بھی سجدہ سہو لازم ہو گا۔ اور
اگر شک رکعات مین ہو تو اُس کی دو صورتین ہین۔ ایک وہ جس سے نماز باطل ہو جاتی
ہی۔ دوسرے وہ شک جس کے تدارک کی ضرورت ہی۔
جن شکوک کا اعتبار نہین اُن مین وہ شک ہی جو کثیر الشک کو ہو۔ دوسرے
امام کا شک جبکہ ماموم کو یاد ہو۔ تیسرے ماموم کا شک جب کہ امام کو یاد ہو چوتھے
نماز نافلہ کی رکعتون کا شک۔ پانچوین نماز احتیاط مین شک۔ چھٹے ختم نماز کے
بعد اگر شک ہو۔ ساتوین وہ شک جو غور کرنے کے بعد زائل ہو جائے اور کسی ایک بات کا
یقین یا گمان ہو جائے۔ واضح ہو کہ کثیر الشک وہ شخص ہی جو ہر بات مین شک
کرنے کا عادی ہو جو شخص برابر تین نمازون مین شک کرے یا ایک نماز مین تین
مرتبہ شک کرے وہ کثیر الشک کہا جائے گا۔ اور اطلاق عرفی پر بنا کرنا بہتر ہے

جن شکوک مین نماز باطل ہی

کئی ہین اوّل نماز صبح کی رکعتون کا شک دوسرے
نماز مغرب کی رکعتون کا شک تیسرے نماز قصر کی
رکعتون مین شک چوتھے چار رکعتی نماز کی رکعتون کا شک جن مین پہلی رکعت شامل

ہو مثلاً پہلی دوسری مین یا پہلی اور تیسری مین شک یا پہلی اور چوتھی مین شک پانچوین چار رکعتی نماز مین رکعتون کا شک جن مین دوسری رکعت شامل ہو اور یہ شک اکمال سجدین سے پہلے ہو۔ چھٹے دو اور پانچ مین شک اگرچہ سجدون کے بعد بھی ہو۔ ساتوین رکعتون کا وہ شک جسمین بالکل نہ معلوم ہو کہ کونسی رکعت ہے ان صورتون مین اگر تامل کے بعد شک رفع ہو جائے اور کسی بات کا یقین یا گمان حاصل ہو جائے اُسپر عمل واجب ہو گا ورنہ نماز باطل ہو جائے گی۔

جن شکوک مین تدارک کے بعد نماز صحیح رہتی ہے

وہ بھی کئی ہین اوّل دو اور تین مین شک اکمال سجدتین کے بعد اس کا حکم یہ ہے کہ اس رکعت کو تیسری رکعت قرار دیکر نماز تمام کرے اور نماز کے بعد نماز احتیاط بجا لائے خواہ ایک رکعت کھڑے ہو کر یا دو رکعتین بیٹھکر۔ دوسرے تین اور چار مین شک یعنی جو رکعت پڑھ رہا ہون یہ تیسری ہے یا چوتھی اس صورت مین حکم یہ ہے چاہے قبل سجدتین شک ہو یا بعد سجدتین اُس رکعت کو چوتھی رکعت قرار دے اور نماز تمام کرے بعد انکے دو رکعت کھڑے ہو کر نماز احتیاط بجا لائے تیسرے دو اور تین اور چار مین اکمال سجدتین کے بعد شک اور اُس کا حکم یہ ہے کہ اس رکعت کو چوتھی رکعت قرار دے کر نماز تمام کرے اور بعد نماز دو رکعت ایستادہ اور دو رکعت نشستہ نماز احتیاط بجا لائے چوتھے دو اور چار مین شک بعد اکمال سجدتین اور حکم اس کا یہ ہے کہ اس رکعت کو چوتھی رکعت قرار دے کر نماز تمام کرے اور کھڑے ہو کر دو رکعت نماز احتیاط بجا لائے پانچوین چوتھی اور پانچوین مین شک اور اُسکی دو صورتین ہین۔ ایک یہ کہ

رکوع سے قبل شک ہو اور اسکا حکم یہ ہو کہ بیٹھ جائے اور نماز کو تمام کرے اور تیسری
چوتھی کے شک کیطرح ایک رکعت استادہ یا دو رکعت نشستہ نماز احتیاط پڑھے
اور احتیاطاً دو سجدۂ سہو بھی کرے اور نماز کا بھی اعادہ کرے۔ دوسرے یہ کہ سجدون
کے بعد شک ہو بس نماز ختم کرکے سجدۂ سہو وجوباً بجا لائے۔

نماز احتیاط کا بیان

نماز احتیاط کا طریقہ یہ ہی کہ نیت کرکے تکبیرۃ الاحرام کے بعد سورۂ حمد پڑھے اور رکوع
و سجود و تشہد و سلام بجا لائے اور اگر دو رکعتی نماز احتیاط ہو تو پہلی رکعت کے بعد
دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کیطرح حمد کے ساتھ پڑھ کر تشہد و سلام بجا لاے اسکی نماز
مین دوسرا سورہ اور قنوت اور اذان و اقامت کچھ نہین ہی البتہ جو شرائط نماز
کے ہین وہ سب یہان بھی معتبر ہین البتہ اس نماز مین جہ نہین اگرچہ جہری نماز کی احتیاط
ہو۔ بجاے حمد کے اس نماز مین تسبیحات کافی نہین اور اصلی نماز اور نماز احتیاط کے درمیان
مین اُن چیزون کا بجا لانا جو نماز کے منافی ہین جائز نہین اور اگر عمداً وہ منافیات
واقع ہون تو نماز احتیاط اسیطرح پڑھ لینا احوط ہے لیکن اصل نماز کا اعادہ لازم
ہی۔ اس نماز کو اصل نماز کے بعد فوراً بجا لانا چاہیے۔ اگر نماز احتیاط سے پہلے
یقین ہو جائے کہ اصل نماز کامل و درست تھی اور نماز احتیاط کی ضرورت نہ تھی
تو نماز احتیاط کا بجا لانا واجب نہین ہے۔

سہو کا بیان

سہو کی ایک قسم وہ ہی جس سے نماز باطل ہو جاتی ہی دوسری قسم وہ ہی جس سے نماز باطل

نہین ہوتی لیکن فراموش شدہ فعل کا یاد آتے ہی نماز مین بجا لانا لازم ہوجاتا ہی۔ تیسری قسم وہ ہی جس کے سبب سے فقط سجدہ سہو کی ضرورت ہوتی ہی اور فراموش شدہ فعل معاف ہوجاتا ہی۔ چوتھی قسم وہ ہی جسکے سبب سے سجدہ بھی لازم ہوتا ہی اور بھولے ہوے فعل کا بعد نماز بجا لانا بھی واجب ہوتا ہی۔

پہلی قسم نیت یا تکبیرۃ الاحرام کا فراموش کرنا اگرچہ حمد پڑھتے مین یاد آجائے۔ کسی رکن کا فراموش کرنا اور دوسرے رکن مین داخل ہونے کے بعد یاد آنا دوسری قسم وہ مقامات ہین جہان مصلی کسی فعل واجب رکن یا غیر رکن کو بھولجائے اور رکن مین داخل ہونے سے پہلے یاد آجائے مثلاً حمد کو بھول گیا اور سورہ پڑھتے مین یا پڑھنے کے بعد یاد آیا تو حمد کا بجا لانا اور سورہ کا دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا یا رکوع بھول گیا اور سجدے مین جانے سے پہلے یاد آگیا تو رکوع کرنا لازم ہوگا اور یہی حکم سجدہ کا ہی کہ اگر قبل رکوع یاد آجائے یا تشہد بھول جائے اور رکوع سے پہلے یاد آجائے۔ تیسری قسم کسی واجب غیر رکن کا فراموش کرنا جو بعد والے رکن مین داخل ہونے کے بعد یاد آئے یا ایسے وقت یاد آئے کہ اگرچہ رکن مین داخل تو نہین ہو الیکن اگر اس واجب کو بجا لاتا ہی تو رکن بڑھا جاتا ہی مثلاً حمد یا سورہ بھول گیا اور رکوع مین جانیکے بعد یاد آیا یا ذکر رکوع بھول گیا اور کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا پس فراموش شدہ فعل معاف ہی اور اور بعد نماز کے دو سجدہ بجا لانا لازم ہی۔ چوتھی قسم ایک سجدہ کا یا تشہد کا فراموش کرنا یا فقط صلوات کا فراموش کرنا ہی کہ اگر رکوع مین یاد آے یا ختم نماز کے بعد یاد آئے تو بعد نماز اوّل فراموش شدہ فعل کو بجا لائے یہ نیت کرکے کہ مین فلان فعل فراموش

شدہ کو قربۃً الی اللہ بجالاتا ہون پھر اسکے بعد دو سجدۂ سہو کرے لیکن اگر آخری تشہد فراموش ہوا ہی اور بعد نماز کے یاد آیا ہی تو تشہد بجالاے اور سلام بھی بجالائے اور دو سجدۂ سہو زیادتی سلام کے سبب سے ادا کرے۔ علاوہ اسکے چند مقام اور ہین جہان سجدہ سہو واجب ہوتا ہی اوّل سہوًا بیجل سلام کے سبب سے۔ دوسرے سہوًا بیجل کھڑے ہو جانے سے یعنی قیام بیجا کے سبب سے تیسرے سہوًا بیجل بیٹھ جانے سے چوتھے قران و دعا کے علاوہ سہوًا کلام کرنے سے پانچوین ہر زیادتی یا کمی کے سبب سے۔

مسئلہ۔ سجدہ سہو کا متصل نماز بجالانا واجب ہی اگر عمدًا تاخیر کرے تو گناہگار ہوگا۔ اور اگر سجدۂ سہو کا بجالانا بھول گیا تو جب یاد آئے فورًا بجا لانا چاہیے۔ **مسئلہ**۔ اگر کئی امر موجب سہو واقع ہوے ہون تو ہوسکتا ہی کہ اخیر والے کیلیے سجدہ اوّل کرے اور اول کیلیے آخر مین کرے لیکن اگر کئی فعل ایسے فراموش ہوے ہون جن کا بعد نماز بجالانا واجب ہی تو انمین ترتیب لازم ہی جو پہلے ترک ہوا ہی اسے پہلے بجالائے اور جو بعد ترک ہوا ہی اُسے بعد بجالائے۔

سجدۂ سہو کا طریقہ تکبیر کہکر سجدہ مین جائے اور کہے بسم اللہ و باللہ اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد۔ پھر بیٹھکر تشہد و سلام بجالائے اور تشہد خفیف احوط ہی اور اسکی صورت یہ ہی اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدًا رسول اللہ اللھم صل محمد و آل محمد اور احوط ہی کہ جتنی چیزین نماز کے سجدہ مین قابل لحاظ ہین یہان اُن سب کا لحاظ کرے۔ اور تکبیر بھی احوط ہی اگرچہ واجب نہین۔

سنّت نمازوں کا بیان

نوافل یومیہ کے علاوہ بیشمار نمازیں سنت ہیں اور اُن کی کئی قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہے جن کے اوقات معیّن ہیں مثل نوافل رجب و شعبان و رمضان اور نماز نوروز و غدیر و مباہلہ وغیرہ کے - ایک قسم وہ ہے جن کے اسباب معیّن ہیں مثل نماز شکر و تحیۃ مسجد و نماز زیارت کے - ایک قسم وہ ہے جو بغیر کسی سبب خاص کے مستحب ہیں مثل نماز رسالت مآب و نماز فاطمہؑ و علیؑ و نماز جعفر کے ایک قسم وہ ہے جو خاص ضرورتوں کے لیے ہیں مثل نماز حاجت و نماز ادای دین و نماز طلب رزق و نماز استسقا وغیرہ کے ایک قسم وہ ہے جسکے لیے نہ کوئی سبب ہے نہ کوئی وقت نہ کوئی ضرورت بلکہ اسلیے پڑھی جائیں کہ نماز پڑھنا عمدہ عبادت ہے ان نمازوں کو نوافل مبتدءہ بھی کہتے ہیں سنتی نمازوں کے ادا کرنے میں خاص خاص ثواب وارد ہیں اور ہر ایک کی فضیلت میں تفصیل ہے جس کا بیان کتب اعمال میں قابل ملاحظہ ہے

سنّت نمازوں کے خاص احکام

سنت نماز بغیر سورہ کے بھی صحیح ہوگی اور کئی سورے بھی اسمیں پڑھ سکتے ہیں - بشرطیکہ اسکی ترکیب شرع میں خاص طور پر نہو بیٹھکر بھی پڑھ سکتے ہیں ایک سورے سے دوسرے سورے کی طرف عدول بھی کرسکتے ہیں سورہ کا ایک حصّہ بھی پڑھ سکتے ہیں سواری پر پڑھ سکتے ہیں - راہ چلنے میں پڑھ سکتے ہیں نماز کو قطع کرنا بھی جائز ہے - اگر ماں باپ منع کریں اور غلام کو آقا منع کرے تو نماز سنتی باطل ہوگی

سورہای عزائم کا پڑھنا بھی جائز ہی اور جب آیہ سجدہ کی تلاوت کرے سجدہ کرلینا لازم ہی سنتی نمازون کیلیے درصورت شک سہو نہ نماز احتیاط ہی نہ فراموش شدہ اذکار کی قضا نہ سجدہ سہو اور نہ رکعتون کے شک سے نماز کا بطلان ہوتا ہی اور اختیار ہی چاہے اقل پر بنا کرے یا اکثر پر۔ تمام سنتی نمازین دو دو رکعت کرکے پڑھی جاتی ہین کمی زیادتی رکعتوں کی جائز نہین۔ نماز وتر و نماز اعرابی مستثنی ہی نماز استسقا کے سوا کسی سنتی نماز مین جماعت جائز نہین سنتی نمازین بغیر عذر بھی بیٹھکر پڑھ سکتے ہین۔ مگر سنت ہی کہ جلوس کی دو رکعتون کو ایک رکعت استادہ کی جگہ شمار کرے۔ یہ بھی جائز ہی کہ ایک رکعت مین قیام کرے اور دوسری مین جلوس۔

خاتمہ شرائط قبول مین

ابتک جو بیان کی گئین وہ وجوب یا صحت نماز کی شرطین تھین جنکی پابندی سے برات ذمہ حاصل ہو جائے گی لیکن یہ ضروری نہین کہ جو نماز صحیح ہو جائے وہ درجہ قبول تک بھی پہونچ جائے۔ عمل کے صحیح ہونے کا اثر اسیقدر ہے کہ ترک عمل کا عقاب نہوگا اعادہ یا قضا کی ضرورت نرہے گی لیکن قبول سے مُراد یہ ہی کہ حکم دینے والا اُس عمل کو منظور کرلے اور راضی و خوشنود ہو جائے مثال اسکی یہ ہی کہ آقا اپنے غلام کو کچھ لکھنے کا حکم دے پس اگر اُس غلام نے تمام ضروری باتون کا لحاظ کرکے نوشتہ حاضر خدمت کردیا تو اُس کا ذمہ بری ہو جائے گا اور وہ فرمانبردار سمجھا جائے گا لیکن وہ اِس بات کا مستحق نہ ہوگا کہ خوشنودی مزاج کا پروانہ بھی اُسے دیدیا جائے البتہ اگر نفیس کاغذ پر خوشخطی کے ساتھ عمدہ سیاہی سے لکھکر نہایت ادب اور تہذیب سے بخضوع و

فروتنی اُسے پیش کرے گا تو البتہ پروانہ خوشنودی کا بھی مستحق ہو جائے گا مرتبہ قبول نہایت عظیم الشان مرتبہ ہی اور اسکے شرائط بھی خاص ہین ہر مومن کو چاہیے کہ ہر عمل و ہر عبادت مین علی الخصوص نماز مین جو عمدہ عبادات ہی اُن امور مین کامل اہتمام کرے جو قبول عمل کا ذریعہ ہین اور اُن امور سے اجتناب کرے جو قبول کے موانع ہین۔

قبول عمل کا قوی مانع اکل حرام ہی اسیطرح شرب مسکرات اور کذب اور عقوق ولد اور نشوز زوجہ اور اباق غلام اور غیبت و حسد و تکبر اور حقوق واجبہ کا حبس کرنا۔ زکوۃ و خمس نہ دینا بلکہ تمام وہ چیزین جو پرہیزگاری کے خلاف ہین سب موانع قبول ہین **اور عمل** کے قبول ہونیکا عمدہ ذریعہ خشوع و خضوع اور اخلاص اور اقبال قلب ہی جسکے لیے چند امر ضروری ہین حضور قلب معبود کی عظمت کا تذکر حیا و شرم خوف و رجا فہم معانی ہیبت الٰہیہ۔ اور اقبال قلب کا ادنی درجہ یہ ہی کہ دل دنیاوی افکار سے پاک و صاف ہو۔ اور اپنے تئین بارگاہ خداوندی مین حاضر سمجھے اور اعلی درجہ ہمارے تصور سے بھی بالاتر ہی اور وہ درجہ جناب رسالتماٰب اور ولایتماٰب علیہم السلام کا ہی اور ان دونون کے مابین درجات کثیرہ ہین جو بحسب درجات معرفت مختلف ہین۔ **دوسری شرط** ورع و تقوی ہی جسکے لیے خداوند عالم نے بطور حصر فرمایا ہی۔ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ یعنی سوائے متقین کے خداوند عالم کسیکا عمل قبول نہین کرتا پس جسکو یہ بات منظور ہو کہ اسکے اعمال درجۂ قبول پر فائز ہون اور بارگاہ الٰہی مین مقبول ہو جائین اُسے لازم ہی کہ ہمیشہ تقوی و پرہیزگاری کا پابند رہے **تیسرے** یہ کہ جن امور سے نماز کے اجر مین کمی ہو جاتی ہی اجتناب کرے۔ مثلاً جلدی کرنا بول و براز ضبط کرکے نماز

پڑھنا چوتھے یہ کہ توبہ واستغفار کی تجدید کرے ۱۲۔ پابندی کیساتھ امید قوی ہے کہ نماز خلعت قبول سے آراستہ ہوجاے۔ مگر چونکہ یہ مرتبہ ہر شخص کیلیے حاصل ہونا دشوار ہے اسلیے خدا کی رحمت نے قاصرین کا محروم رہنا بھی گوارا نہ کیا اور اسکی تلافی نوافل کے ذریعے سے فرمائی۔ پس جس کی نماز شرائطِ مذکورہ سے خالی ہو اور وہ نوافل کا پابند ہو تو اُس کی نماز بے شرائط بہ سبب پابندی نوافل کے قبول ہوجائےگی یہ بھی جاننا چاہیے کہ بعض چیزیں خدا نے ایسی بھی مقرر فرمائی ہیں جن سے نماز کی شان زیادہ ہوجاتی ہے مثلاً عقیق کی انگوٹھی پہننا خوشبو لگاکر نماز پڑھنا مسواک اور کنگھی کے بعد نماز پڑھنا الیٰ غیر ذلک۔ خداوند عالم ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ ہم ہمیشہ اپنی نمازیں شرائط معتبرہ کی پابندی کے ساتھ ادا کرتے رہیں اور اسطرح اہتمام کریں کہ ہماری عبادت بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوجائے۔

مندرجہ ذیل کتب مطبع نور المطابع لکھنؤ سے مل سکتی ہین ۔

الکاظم - یعنی سوانح عمری امام ہفتم حسین
حضرت کے مبارک حالات - آپکے علوم -
اعجاز اور کرامتین - علم مغیبات - آپکی
زباندانی علم منطق الطیر آپ کے پُر اثر
حرز اور مستجاب دعائین وغیرہ نہایت تفصیل
سے درج کی گئی ہین بہت خوشخط اوصاف
چھپی ہوئی ٹائٹل کئی رنگون سے چھپا ہوا ہم
۳۱۰ صفحہ - قیمت مجلد عہ غیر مجلد ۱۲ر

انیس المتہجد جسمین نماز شب کا مفصل بیان
ہی مولفہ جناب مولوی سید محمد ہارون
صاحب قبلہ صدر الافاضل - ۱۲ر

انحساء - مناظرے مین بیمثل کتاب ہے
حجم ۶۰۴ صفحہ قیمت عہ

تہذیب اسلام یعنی اردو ترجمہ
حلیۃ المتقین نہایت خوشخط دبل سفید
کاغذ - قیمت للعہ مجلد للعہ

جامع عباسی پنج بابی مختار سر
شریعتمدار آقا السید محمد باقر صاحب قبلہ ۴ر

محاربۂ حق و باطل - جناب امیر و خلفائے
ثلثہ کے محاربات مین فرق دکھایا گیا ہی

منابر الاسلام مصنفہ حجۃ الاسلام مولانا
المفتی السید محمد عباس صاحب قبلہ طاب ثراہ
قیمت ہر دو جلد عہ

شمع المجالس مصنفہ مولانا موصوف ۴ر

تعلیقہ انیقہ حاشیہ شرح لمعہ " " ۵ر

ید بیضا - مصنفہ " ۴ر

حاشیہ حمد اللہ از عبد الحق خیرآبادی ۹ر

شرح مواقف بحاشیہ مولوی فضل حق
رامپوری عہ

فقہ مجلسی عہ ۴ر

جواہر غالیہ ۱۲ر

زبدۃ الاصول ۴ر

اطباق الذہب ۸ر

منار الہدے ۔ ۓ

المشتہر سید نور الحسن مالک مطبع نور المطابع - تھوئی ٹولہ لکھنؤ